My Telegram Channel : New Madarsa

اردو زبان کی

تیسری کتاب

تالیف: مولانا محمد اسماعیل خان صاحب میرٹھیؒ

ولادت: ۱۸۴۴ء - وفات: ۱۹۱۷ء

تسہیل: ابو بکر بن مصطفےٰ پٹنی

ادارۃ الصدّیق، ڈابھیل گجرات

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اردو زبان کی

تیسری کتاب

تالیف: مولانا محمد اسماعیل خان صاحب میرٹھیؒ

تسہیل: ابوبکر بن مصطفےٰ پٹنی

ادارۃ الصدیق، ڈابھیل گجرات

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب:..اردو زبان کی تیسری کتاب
تالیف:..............................مولانا محمد اسماعیل خان صاحب میرٹھیؒ
تسہیل:..ابوبکر بن مصطفےٰ پٹنی
کمپوزنگ وسیٹنگ:..............................محمد ساجد بن مصطفےٰ پٹنی

PUBLISHER

IDARATUSSIDDEEQ

P.O.DABHEL, DIST. NAVSARI,
GUJARAT, INDIA (396415)
CELL: +91 9913319190 / 9904886188
Email:idaratussiddiq@gmail.com

ملنے کے پتے

مکتبۃ الاتحاد (دیوبند) +91 9897296985
مکتبہ ابوہریرہ (کھروڈ) +91 9925652499
مفتی صدیق اسلامپوری (اُدگاؤں) +91 9922098249

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

فہرست عناوین

نمبر شمار	عنوان		صفحہ
ا	افتتاحیہ		۷
ب	ترقیم کے چند قواعد و رموز		۱۰
۱	خدا کی تعریف	(نظم)	۱۵
۲	پرہیز گاری		۱۶
۳	اطاعت		۱۷
۴	ریشم		۱۸
۵	ایک مور اور کلنگ	(نظم)	۲۰
۶	ناریل کا درخت		۲۱
۷	ورزش		۲۲
۸	ایک ایمان دار لڑکا	(نظم)	۲۳
۹	گھوڑا		۲۴
۱۰	حکایت		۲۶
۱۱	حسد		۲۸
۱۲	چائے		۲۹
۱۳	دلیری		۳۰
۱۴	تھوڑا تھوڑا بہت ہوجاتا ہے	(نظم)	۳۲
۱۵	ایک عرضی		۳۳
۱۶	پھر کوشش کرو		۳۵
۱۷	نیل		۳۹
۱۸	حکایت		۴۱

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۱۹	کھانا پینا اور سونا	۴۱
۲۰	اب آرام کرو (نظم)	۴۴
۲۱	پانی کی شکلیں	۴۵
۲۲	ایک کسان	۴۷
۲۳	راجہ بکر ماجیت	۴۹
۲۴	دھات	۵۱
۲۴	(۱) پلاٹینم	۵۲
۲۴	(۲) سونا یا طلا	۵۲
۲۴	(۳) چاندی	۵۴
۲۴	(۴) پارہ یا سیماب	۵۴
۲۴	(۵) تانبا	۵۵
۲۴	(۶) جست	۵۶
۲۴	(۷) لوہا	۵۷
۲۴	(۸) سیسا	۵۸
۲۴	(۹) رانگ	۵۹
۲۵	ایک وقت میں ایک کام (نظم)	۵۹
۲۶	ہوا چلی (نظم)	۶۰
۲۷	انسان کا بدن	۶۱
۲۸	دال کی فریاد (نظم)	۶۳
۲۹	ایک خط	۶۵
۳۰	رات (نظم)	۶۶

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۳۱	گنتا	۶۸
۳۲	مطالعہ اور آموختہ	۷۰
۳۳	حکایت	۷۴
۳۴	معافی اور انتقام	۷۶
۳۵	معاش	۷۹
۳۶	نمک	۸۲
۳۷	صبح کی آمد (نظم)	۸۴
۳۸	سچ کی تاثیر	۸۷
۳۹	سچ اور جھوٹ (نظم)	۸۹
۴۰	ماں کی مامتا (نظم)	۹۰
۴۱	تندرستی	۹۲
۴۲	ہوا	۹۳
۴۳	پانی	۹۴
۴۴	غِذا	۹۵
۴۵	لباس	۹۶
۴۶	موسم	۹۸
۴۷	زمین	۹۸
۴۸	مکان	۹۸
۴۹	غسل	۱۰۰
۵۰	آدمی (نظم)	۱۰۱
۵۱	ملمع کی انگوٹھی (نظم)	۱۰۲

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۵۲	ریل گاڑی (نظم)	۱۰۴
۵۳	زراعت	۱۰۶
۵۳	(۱) کھیتی کے کام	۱۰۶
۵۳	(۲) ہل اور جوتائی	۱۰۷
۵۳	(۳) سراون اور میائی	۱۰۸
۵۳	(۴) بیل	۱۰۹
۵۳	(۵) بیج اور بوائی	۱۱۰
۵۳	(۶) کھاد	۱۱۱

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

افتتاحیہ

الحمد لله الذي خلق الإنسان، علمه البيان. والصلاة والسلام على من أوتي جوامع الكلم وعلى اله وصحابته أجمعين.

امابعد! نئی مسلم پود کے لیے حضرت مولانا محمد اسماعیل خان صاحبؒ نے پانچ حصص پر مشتمل، جو''اردو زبان کی کتاب'' نامی نصاب تیار فرمایا تھا، اُس کی گوناگوں خصوصیات، محاسن ومحامد پر ایک نظر ڈالنے کے بعد کوئی شخص اُسے''گلہائے رنگارنگ کا حسین گل دستہ'' نام دے گا، تو کوئی اُس کو''کشکولِ معلومات'' یا''اردو ادب کا انسائیکلوپیڈیا'' کہے گا؛ مگر میرے قدر شناس قلب وجگر کو تب قرار آئے گا جب میں اُسے''گلستانِ اردو'' نام دوں۔ شیخ سعدیؒ کی''گلستاں'' جہاں فارسی زبان کا معجزہ ہے وہیں یہ کتاب اردو کا کلامِ مُعجِز ہے۔ مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا کفایت اللہ صاحبؒ نے یہاں جامعہ ڈابھیل ہی میں کسی صاحب کے استفسار پر کہ: گلستاں اور بوستاں اپنے علوِّ مرتبہ کے تقاضے سے عربی کے منتہی طلبہ کو پڑھائی جانی چاہیے؛ حالاں کہ ہمارے مدارس میں یہ کتابیں بالعموم فارسی کے مبتدی طلبہ کو پڑھائی جاتی ہیں؟ حضرت نے جواب میں فرمایا تھا کہ:''لڑکپن میں پڑھو اور بڑے ہو کر سمجھو'' حضرت کا یہ ارشاد گرامی مولانا میرٹھیؒ کی اِس کتاب پر بھی سو فی صد صادق آتا ہے کہ، درحقیقت یہ کتاب بچوں سے زیادہ بڑوں کے کام- یعنی ان کے پڑھنے اور برتنے- کی چیز ہے؛ کیوں کہ یہ کتاب انسانی زندگی کے سارے احوال وشؤون کو محیط ہے، اِس میں زندگی کے ہر شعبے سے وابستہ لوگوں کی ضرورتوں کا خیال رکھا گیا ہے، اُن کی دل چسپیوں اور تفریحِ طبع کا بھی سامان ہے، مختلف پیشوں اور حرفتوں کا تعارف بھی ہے۔

الغرض یہ کتاب ایک اعلیٰ درجے کا ادبی شاہ کار ہے، اُس کے نثری وشعری مضامین دل کو چھو جاتے ہیں، کسی بھی سبق کو لے لیجیے اُس میں انسانیت کا سبق ہوگا، علم

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

وحکمت کی تعلیم ہوگی، ادب اور شائستگی کی تربیت ہوگی، ہر سبق میں لطف اور مزہ ہوگا، چاشنی اور شیرینی ہوگی، علوِ ہمت اور بلند حوصلگی ہوگی، اخلاقی پاکیزگی ہوگی، زبان کی صفائی ہوگی اور ذوق کی نفاست ہوگی۔

اِس کے پڑھنے سے دلی خیالات کی بہترین تعبیر وترجمانی کا گُر اور سلیقہ آئے گا، اِس کے قاری کی عقل میں بالیدگی آئے گی، وہ متمدِّن، شائستہ، خوش گفتار، بلند کردار، حوصلہ مند، کریم وشریف اور باذوق ادیب ونثر ادبن سکتا ہے۔

اِس کتاب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اِس میں نہ تو کوئی اعتقادی گندگی ہے، اور نہ ہی اخلاقی خرابی؛ اگر اس کی طرف کسی کم زوری، عیب یا نقص کا انتساب ہوتا، تو صرف اس بات کا کہ اُس کی زبان کہیں کہیں مشکل ہے، اور چند کلموں کے معانی کا سمجھنا کچھ کچھ دشوار ہے؛ اسی بات کا احساس جب راقم الحروف کو ہوا تو اس کی تسہیل کا ارادہ کیا پھر ہمت کرلی، اور اللہ کی نصرت ومدد پر بھروسہ کر کے یہ (بہ ظاہر چھوٹا مگر درحقیقت دراز نفس اور وقت طلب، اور بادی النظر میں معمولی مگر فی الواقع عظیم، اور خاص کر اس ہیچ مداں کے لیے نہایت دشوار گزار) کام شروع کر دیا گیا، تو توفیقِ الٰہی نے دست گیری فرمائی، اور اس کے ابتدائی دو حصوں کی تسہیل وتحشیہ کا کام مکمل ہو کر اور زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر مقبول خاص وعام ہو چکی۔ فالحمد للّٰہ علی ذلك.

آپ کے ہاتھوں میں موجود یہ حصہ اسی زرین سلسلہ کی تیسری کڑی ہے، اس کے بارے میں بھی یہی توقع کی جاتی ہے، کہ اس کے پہلے دو حصوں کی طرح ہی قبولیت عامہ حاصل کرے گی۔ وما ذلك علی اللّٰہ بعزیز.

اس حصے میں بھی ان تمام امور کا خیال رکھا گیا ہے جن کا سابقہ دو حصوں میں رکھا گیا تھا، مزید برآں اردو اِملا کے مروّجہ جدید قواعد، اور اس کے رموزِ اوقاف کا ایک اجمالی خاکہ ”ترقیم کے چند قواعد ورموز“ کے عنوان سے ایک مضمون کا اس افتتاحیہ کے بعد اضافہ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کیا گیا ہے؛ تاکہ اس کتاب کے پڑھنے والے طلبہ بچپن سے ہی ان کا پاس ولحاظ رکھیں، اور ان کو برتنے کے عادی ہوجائیں۔ فباللہ التوفیق.

اس کتاب کے اِملا میں برتے گئے بعض امور

۱ کلمہ کے درمیان میں واقع جس ''واؤ'' یا ''یا'' پر '' ْ '' کی صورت میں جزم آئے اس کو معروف پڑھیں گے، جیسے: سُوْراخ اور جِھیْل۔

۲ جس ''واؤ'' یا ''یا'' پر '' ہ '' کی صورت میں جزم لگا ہوا ہو تو اُس کو مجہول پڑھیں گے، جیسے: ڈھوہ را اور فریفتہ، بیہل۔

۳ جس واوِ ساکن یا یائے ساکن سے پہلے زبر ہے، تو اس کو ''واوِ لین'' یا ''یائے لین'' پڑھیں گے، جیسے: بَوْچھار اور سَیْف۔

۴ کسی کسی جگہ ایک حرف پر دو دو حرکتیں لگائی گئی ہیں، جو ان کے دونوں طرح کے استعمال کی جانب غمازی کر رہی ہیں۔

اس وقت میں جب کہ شکریہ کے چند الفاظ لکھنے جا رہا ہوں، مجھے یاد آرہے ہیں وہ متعدد محسنین ومعاونین جن کا اس کام میں مجھے کسی بھی طرح کا تعاون میسر ہوا۔ فجزاهم الله أحسن الجزاء.

فالحمدلله رب العالمين أولا وآخرا، وصلى الله على النبي الكريم واله وصحبه وسلم.

کتبہ
ابوبکر عفی عنہ پٹنی
مدرس جامعہ اسلامیہ، ڈابھیل۔ سملک
۱۷/ جمادی الثانیہ ۱۴۲۷ھ = ۱۴/ جولائی ۲۰۰۶ء

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ترقیم کے چند قواعد و رموز

ذیل میں اردو املا نویسی سے متعلق ہم کچھ ضروری قواعد و رموز، حضرت مولانا نور عالم خلیل امینی مدظلہ کی کتاب "حرف شیریں" سے ان کے شکریے کے ساتھ نقل کر رہے ہیں، جن کا خیال رکھنا نہایت ناگزیر ہے، لہٰذا ہماری ہر قاری کتاب سے ان کے برتنے کی پُر زور درخواست ہے۔

املا کے ضروری قواعد

ماہرینِ املائے اردو کے یہاں یہ بات مسلّم ہے، کہ اردو الفاظ کو اس کے تلفظ کے اعتبار سے ہی املا کیا جائے۔

۱ انھیں، جنھیں، تمھیں، تمھارا، تمھارے، تمھاری، ابھی، کبھی، جبھی، سبھی، کمھار، ننھا، ننھیال، گیارھواں، بارھواں، تیرھواں وغیرہ کو موجودہ ہی شکل میں یعنی: ہائے مخلوط (دوچشمی ھ) سے لکھنا چاہیے۔

۲ لیے، دیے، کیے، جیے، سنیے، چاہیے، دیجیے، لیجیے، کیجیے، اٹھیے، بولیے، بیٹھیے، کھولیے، تولیے: "ی" سے لکھے جائیں گے؛ لیکن گئے، گئی، نئے وغیرہ کو ہمزے سے لکھا جائے گا۔ اس سلسلہ میں قاعدہ یہ کہ "ے" سے پہلے والا حرف مکسور ہے، تو ہمزہ نہیں آئے گا "ی" لکھی جائے گی، تو گویا دو یا جمع ہو جائیں گی "ی" (معروف) "ے" (مجہول) جیسا کہ (ل+ی+ے=لیے) میں آپ نے دیکھا۔

۳ فارسی کے پانچ مصادر ہیں: گذشتن، گذاشتن، گذاردن، پذیرفتن، گزاردن۔ شروع کے چار مصادر میں "ذ" ہے اور آخری مصدر میں "ز" ہے، اول الذکر چاروں سے جو الفاظ بنیں گے ان میں "ذ" ہی ہوگا۔ گذشتن، گذاشتن، گذاردن سے مثلاً مندرجۂ ذیل الفاظ بنتے ہیں: گذشتہ، یارانِ گذشتہ، زمانۂ گذشتہ، سرگذشت، گذرگاہ، درگذر، راہ گذر، عمرِ گذراں، گذار، گذراں وغیرہ۔ چلنے، چھوڑنے اور پار کردینے کے معنی میں تمام الفاظ گذاردن، گذاشتن اور گذشتن سے بنیں گے اور "ذ" سے لکھے جائیں گے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بوئے گل، رنگِ چمن اور یہ عمر گذراں	سب ٹھہر جائیں گے، کوئی اسے روکے تو سہی
بیٹھے ہیں دل کو بیچنے والے ہزارہا	گزری ہے اس کی راہ گذر پر لگی ہوئی

گزاردن ''ز'' والے کلمے سے جو الفاظ مشتق ہوں گے وہ ''ز'' ہی سے لکھے جائیں گے، اس کے معنی پیش کرنا، ادا کرنا اور شرح کرنا کے ہیں، جیسے: گزارش، نماز گزار، تہجد گزار، خدمت گزار، مال گزار، مال گزاری، شکر گزار، عبادت گزار۔

منظور ہے گزارشِ احوالِ واقعی	اپنا بیانِ حسنِ طبیعت نہیں مجھے
موجِ خوں سر سے گزر ہی کیوں نہ جائے	آستانِ یار سے اٹھ جائے کیا؟
اے شمع! تیری عمر طبعی ہے ایک رات	ہنس کر گزار، یا اسے رو کر گزار دے

پذیرفتن سے جو الفاظ آئیں گے ''ذ'' سے لکھے جائیں گے: پذیرائی، دل پذیر، خلل پذیر، اثر پذیر، پذیرفتہ وغیرہ۔

۴ ''کہ'' جو کہنا سے ہے، اس کا املا اسی طرح ہوگا؛ البتہ ''کہ'' بیانیہ، جیسے: ''میں نے پوچھا کہ تم کہاں جا رہے ہو؟'' اس دوسرے لفظ ''کہ'' کی ہا بغیر لٹکن کے لکھی جائے گی۔ اکثر لوگ غلطی سے ''کہنا'' کے امر ''کہ'' کو کہنی دار ''ہ'' سے ''کہہ'' لکھتے ہیں، جو غلط ہے؛ اس لیے کہ کہنی دار ''ہ'' ہمیشہ بیچ میں آتی ہے، جیسے: کہنا، سہنا، بہنا وغیرہ۔ لفظ کے آخر میں کبھی نہیں آتی۔ دوسری غلطی ''کہ'' کو ''کہہ'' لکھنے میں یہ ہے کہ اس طرح دو ''ہ'' جمع ہو جاتی ہیں۔

۵ ہائے مختفی سے پہلے والے حرف پر عموماً زبر ہوتا ہے، جب ایسا لفظ مُحرَّف ہوتا ہے (یعنی جب اس کے بعد حرف جار آتا ہے، یا اس کی جمع بنائی جاتی ہے، یا دیگر صورتیں پیدا ہوتی ہیں) تو ہائے مختفی ''ے'' سے بدل جاتی ہے، اور اس سے پہلے حرف کا زبر زیر سے بدل جاتا ہے۔ جیسے: پردہ، جلوہ، عرصہ، مے خانہ، افسانہ، پیمانہ، غصہ، مدرسہ، پٹنہ، کلکتہ، غنچہ کو پردے، جلوے، بندے، عرصے، مے خانے، افسانے، پیمانے، غصے، مدرسے، پٹنے، کلکتے، غنچے لکھا جائے گا۔

غنچے! تری زندگی پہ دل ہلتا ہے	بس ایک تبسم کے لیے کھلتا ہے

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

رموزِ اوقاف

رموزِ اوقاف	اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
،	سکتہ (چھوٹا ٹھہراؤ)	الشَّولَة	Comma
؛	وقفہ (ٹھہراؤ)	الشَّولَةُ المَنْقوطَة	Seme Colon
۔ = - .	ختمہ (وقف تام) ۔	النُّقطَة .	Full Stop
:	رابطہ	النُّقطَتان	Colon
؟	سوالیہ نشان	عَلامةُ الاسْتِفْهام	Sign Of Interogation
!	ندائیہ، فجائیہ	عَلامةُ الانْفعال	Note Of Exclamation
–	خط	الشَّرطَة	Dash
” “	واوین	التَّضبِيب	Inverted Commas
( )	بین القوسین	القَوسان أوالهِلالان	Brackets

١ (،): یہ مختصر ترین وقفے کی علامت ہے، متکلم اس جگہ اپنی سانس توڑتا تو ہے؛ لیکن ٹھہرتا نہیں۔ یہ علامت سب سے زیادہ کثیر الاستعمال ہے۔ (الف) خصوصاً الفاظ معطوفہ کے درمیان۔ جیسے: محبت، اخلاق، نرم خوئی اور دل جوئی کے ذریعے، مشکل سے مشکل کام آسان ہوجاتا ہے۔ (ب) مختلف جملہ ہائے معطوفہ کے درمیان۔ جیسے: قرآن پاک خدا کی آخری کتاب ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی ہیں، اسلام خدا کا آخری دین ہے۔ (ج) شرط اور جزاء کے درمیان۔ جیسے: اگر ہم جانتے داغِ جدائی، نہ کرتے اتنی الفت تم سے بھائی۔ (د) کسی طویل جملے کے مختلف اجزا کے درمیان۔ جیسے: میں گھر سے بازار گیا، بازار سے بس اڈے گیا، اب اسٹیشن سے گھر واپس جاتا ہوں۔ (ہ) کسی عبارت اور شعر کے اندر طوالت، یا الفاظ کے الٹ پھیر سے پیدا ہونے والی پیچیدگی دور کرنے کے لیے۔ جیسے: تار ریشم کا نہیں، ہے یہ رگِ ابرِ بہار۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

نہیں بہار کو فرصت، نہ ہو، بہار تو ہے	طراوت چمن و خوبی ہوا، کہیے

۲ وقفہ (؛): یہ وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں متکلم یا قاری کے لیے سکوت کے ساتھ، سانس لینی بھی جائز ہو۔ (الف) متعدد لفظوں کے درمیان جب سکتے کی علامت (،) لگی ہو، تو جملے کے آخری جزو سے پہلے وقفے کی علامت استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جیسے: دہلی، بمبئی، کلکتہ، مدراس؛ یہ سبھی ہندوستان کے بڑے شہر ہیں۔ (ب) اگر جملہ کے مختلف اجزا پر زیادہ زور دینا ہو، تو وہاں بھی وقفہ استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: جو جاگے گا، سو پائے گا؛ جو سوئے گا، وہ کھوئے گا۔ (ج) جب جملوں کے درمیان ایسے دو حصوں کو ایک دوسرے سے علاحدہ کرنا ہو جن میں اندرونی طور پر سکتہ موجود ہو، تو ان کے درمیان وقفے کی علامت استعمال ہوتی ہے۔ جیسے: گنگا، جمنا، گھاگھرا اور گومتی شمالی ہند کی؛ مہاندی، گوداوری، کرشنا اور کاویری؛ جنوبی ہند کی بڑی ندیاں ہیں۔

۳ ختمہ (-) اردو کے لیے = (.) عربی اور انگریزی کے لیے: اس علامت کا استعمال جملے کے مکمل ہونے کے وقت کیا جاتا ہے، جہاں قاری کے لیے بھرپور ٹھہراؤ کی گنجائش ہو۔ جیسے: کسی کمال کے حصول کے لیے پیہم محنت ضروری ہے۔ انسان اسی وقت ترقی کرتا ہے، جب وہ آرام و راحت کو تج دیتا ہے۔

۴ رابطہ (:): اس علامت کا استعمال کسی کے قول یا کہاوت کی نقل، نیز جملے کی تفصیل سے پہلے یا مفصل کے اجمال سے پہلے ہوا کرتا ہے۔ جیسے: بزرگوں کا قول ہے:

"صبح کا بھولا شام کو گھر آئے، تو بھولا نہیں کہتے"۔

۵ سوالیہ نشان (؟): یہ علامت سوالیہ جملوں کے اخیر میں لگائی جاتی ہے۔

جیسے: کیا آپ حج کو جا رہے ہیں؟ کیا کل مدرسے میں چھٹی ہے؟۔

۶ ندائیہ-فجائیہ (!): (الف) یہ علامت، منادی-یعنی جس کو پکارا جائے- کے بعد لگائی جاتی ہے۔ جیسے: حضرات!، سامعینِ باتمکین!، دوستو!، پیارے بچو!، لوگو!۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

(ب) ان الفاظ اور جملوں کے بعد بھی استعمال کرتے ہیں، جن سے کسی جذبے کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ جیسے: ناراضگی، حقارت، استعجاب، خوف یا نفرت وغیرہ۔ اس صورت میں اس علامت کو ''فجائیہ'' کہا جاتا ہے۔ جیسے: مَیں اور بزمِ مے سے یوں تشنہ کام آؤں!، سبحان اللہ!، بہت خوب!، معاذ اللہ!، اُفوہ!، وہ اور رحم! اس کی امید فضول ہے۔

۷ خط (-): (الف) اس علامت کا استعمال جملہ معترضہ کے شروع اور آخر میں کیا جاتا ہے۔ جیسے: میری رائے ہے- اگر چہ میں کیا اور میری رائے کیا!- کہ آپ اس سلسلے میں جلدی نہ کریں۔ (ب) جب کئی لفظ کسی سابقہ لفظ کی تشریح میں لکھے جائیں، تو وہاں بھی یہ علامت لگائی جاتی ہے۔ جیسے: سارا شہر- درخت، مکانات، سڑکیں- کہرے کی لپیٹ میں آ گیا تھا۔

۸ واوین ('' ''): (الف) کسی کتاب اور تحریر کا کوئی اقتباس نقل کرنا ہو یا کسی کا قول اسی کی زبان میں لکھنا ہو، تو اس کے شروع اور آخر میں واوین لگاتے ہیں۔ جیسے: خواجہ الطاف حسین حالی میر تقی میؔر کے اس شعر کے متعلق لکھتے ہیں:

اب کے جنوں میں فاصلہ شاید ہی کچھ رہے	دامن کے چاک اور گریباں کے چاک میں

''میؔر نے باوجود غایت درجے کی سادگی کے، ایسے متبذل اور پامال مضمون کو اچھوتے، نرالے اور دل کش اسلوب میں بیان کیا ہے''۔ (ب) کسی خاص اصطلاح، کتاب کے نام، انسانوں، جگہوں اور شہروں کے نام کو بھی واوین میں لکھا جاتا ہے۔ جیسے: حالی نے مرزا غالب کو ''حیوانِ ظریف'' کہا ہے۔ ہمارے بہت سے علما، مولانا سید محمد میاں دہلویؒ کو ''حیوانِ کاتب'' کہتے اور لکھتے تھے۔

۹ قوسین ( ) [ ]: (الف) طویل جملۂ معترضہ- جس کے درمیان سکتوں کا استعمال کیا گیا ہو- کے شروع و آخر میں یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ (ب) کسی وضاحتی جملے یا لفظ کو، نیز کسی عبارت کو جس کی طرف توجہ مبذول کرانی مقصود ہو، قوسین کے درمیان لکھتے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱ خدا کی تعریف

تعریف اُس خدا کی جس نے جہاں بنایا	کیسی زمیں بنائی کیا آسماں بنایا
پیروں تلے بچھایا کیا خوب فرشِ خاکی	اور سَر پہ لاجُوردی اِک سائباں بنایا
مِٹّی سے بیل بُوٹے کیا خوش نُما اُگائے	پہنا کے سبز خِلعت اُن کو جواں بنایا
خوش رنگ اور خوش بو گُل پھول ہیں کھلائے	اِس خاک کے کھنڈر کو کیا گلستاں بنایا
میوے لگائے کیا کیا خوش ذائقہ رسیلے	چکھنے سے جن کے ہم کو شیریں دہاں بنایا
سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی روشنی بھی	کیا خوب چشمہ تو نے اے مہرباں! بنایا
سورج بنا کے تو نے رونق جہاں کو بخشی	رہنے کو یہ ہمارے اچھا مکاں بنایا
پیاسی زمیں کے منھ میں مینہ کا چُوایا پانی	اور بادلوں کو تو نے مینہ کا نشاں بنایا
یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چہکتی	قدرت نے تیری اِن کو تسبیح خواں بنایا
تنکے اٹھا اٹھا کر لائیں کہاں کہاں سے	کس خوب صورتی سے اپنا پھر آشیاں بنایا
اونچی اُڑیں ہوا میں بچوں کو پر نہ بھولیں	اُن بے پَروں کا اِن کو روزی رساں بنایا

جہاں: دنیا۔ تلے: نیچے۔ فرشِ خاکی: زمین۔ لاجُوردی: نیلا۔ سائباں: چھت۔ خِلعت: لباس، پوشاک (خصوصاً وہ پوشاک جو بادشاہ یا اُمراء کی طرف سے بطور عزت افزائی ملے)۔ کھنڈر: ویران مکان، خرابہ، گرا پڑا۔ گلستاں: باغ۔ خوش ذائقہ: مزے دار۔ شیریں دہاں: میٹھا منھ، میٹھی زبان۔ چشمہ: زمین سے پانی اُبلنے کی جگہ۔ رونق: روشنی، چمک۔ چُوانا: ٹپکانا۔ تسبیح خواں: تسبیح پڑھنے والا۔ آشیاں: گھونسلا۔ پر: لیکن۔ روزی رساں: روزی پہنچانے والا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کیا دودھ دینے والی گائے بنائی تو نے	چڑھنے کو میرے گھوڑا کیا خوش عِناں بنایا
رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتیں مُیَسّر !	اِن نعمتوں کا مجھ کو کیا قدرداں بنایا!
آبِ رواں کے اندر مچھلی بنائی تو نے	مچھلی کے تیرنے کو آبِ رواں بنایا
ہر چیز سے ہے تیری کاری گری ٹپکتی	یہ کارخانہ تو نے کب رائگاں بنایا

۲ پرہیزگاری

جب انسان کی صحت میں خلل پڑتا ہے تو وہ تمام لذّتوں، خوشیوں اور مفید نعمتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

ہم کو نہایت احتیاط کے ساتھ اپنی تندرستی کی حفاظت کرنی چاہیے؛ کیوں کہ یہ حفاظت اُس مصیبت سے آسان ہے جو بیماری کے دُور کرنے میں بھگتنی پڑتی ہے۔

تندرستی کی حفاظت اِس طرح ہو سکتی ہے، کہ ہم اُن باتوں اور اُن چیزوں سے بچتے رہیں جو تندرستی میں خلل ڈالنے والی ہیں: بری آب و ہوا، ناموافق غذا، بے موقع محنت اور بے اندازہ کھانے پینے سے ہم کو ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے۔

جس طرح ظاہر کی بد پرہیزی سے انسان کے بدن میں دکھ درد پیدا ہو جاتا ہے، اِسی طرح باطن کی بد پرہیزی سے اُس کے دل کو طرح طرح کے روگ لگ جاتے ہیں۔

خوش عِناں: خوش رفتار، فرماں بردار۔ مُیَسّر: موجود، حاضر۔ قدرداں: قدر کرنے والا۔ آبِ رواں: بہتا ہوا پانی۔ رائگاں: بے کار۔ صحت: تندرستی۔ محروم ہونا: دور ہونا۔ ناموافق: نامناسب۔ بے اندازہ: بے حد، زیادہ۔ بد پرہیزی: بے احتیاطی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جو شخص بری بات، بے ہودہ کام اور ناقص خیال سے پرہیز نہیں کرتا اُس کا دل درست نہیں رہتا، نہ اُس کو نیکی میں مزہ آتا ہے، نہ اُس کو نیک کام سے خوشی حاصل ہوتی ہے؛ بلکہ بدی، شرارت اور گنہ گاری سے اُس کو رغبت ہو جاتی ہے۔

ہم کو ظاہر اور باطن دونوں قسم کی پرہیز گاری اختیار کرنی چاہیے؛ کیوں کہ پرہیز گاری ہی تمام نیکیوں اور خوبیوں کی اصل ہے۔

۳ اطاعت

اطاعت بھی عجیب چیز ہے، اِسی کی بہ دولت وحشی جانور انسان کے گروہ میں جگہ پاتے ہیں؛ ہاتھی، اونٹ، گھوڑے، گدھے وغیرہ کو آدمی کیوں عزیز رکھتا ہے؟ کس لیے اُن کی خدمت کرتا ہے؟ اِسی واسطے کہ وہ آدمی کے مُطیع ہو جاتے ہیں، اُس کی مرضی کے مطابق کام دیتے ہیں۔

انسانوں میں وہی عزت، دولت، رتبہ، منصب پاتا ہے جو اپنے بزرگوں اور حاکموں کی اطاعت، آقاؤں اور استادوں کی فرماں برداری کرتا ہے، اُن کی مرضی کے آگے اپنی مرضی نہیں چلاتا۔

جو بچے ماں باپ کا کہنا مانتے ہیں وہ سب آفتوں سے امن میں رہتے ہیں، جو استادوں کی مرضی پر چلتے ہیں وہ آدمیت اور انسانیت اور علم و ہُنر سیکھتے ہیں، جب جوان ہو جائیں گے بڑا رتبہ پائیں گے، جو بچے مرضی کے خلاف کرتے ہیں

رغبت: شوق۔ اصل: جڑ، بنیاد۔ اطاعت: فرماں برداری۔ بہ دولت: ذریعہ، وجہ۔ وحشی جانور: جنگلی جانور۔ مُطیع: فرماں بردار۔ منصب: عہدہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

وہ کیسے ہی ذہین اور چالاک ہوں، ہمیشہ بے ہُنر اور بے نصیب رہیں گے۔

عیش، خوشی اور چین چان اُسی گھر میں ہوتا ہے جس گھر کے چھوٹے اپنے بزرگوں کی اطاعت دل سے کرتے ہیں، جس خاندان میں بزرگوں کا لحاظ نہیں وہاں اتفاق اور محبت بھی نہیں، سب کی زندگی بے لطفی سے گذرتی ہے۔

نوکر، ملازم، ماتحت وہی کام کا ہے جو اپنے آقا اور افسر کی ہدایت پر چلتا ہے، اُس کے حکم کی تعمیل بلا عذر کرتا ہے، وہی فوج فتح پاتی ہے جو اپنے سردار کے اشاروں پر کام کرتی ہے، وہی کارخانہ رَونق پاتا ہے جس کے ملازم مالک کی اطاعت کرتے ہیں۔

وہی ملک مالا مال اور نِہال ہوتا ہے جہاں کی رِعایا اپنے بادشاہ کا ادب، حاکموں کی اطاعت اور قانون کی پابندی کرتی ہے، جہاں کی رعایا سرکش اور نافرمان ہوتی ہے وہاں بے امنی، تباہی، بربادی اور مُفلسی کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔

۴ ریشم

ریشم ایک کیڑے کے مِعدے کا لُعاب ہے: اُس کیڑے کو "کِرم پیلہ" کہتے ہیں، وہ بہت ہوشیاری اور احتیاط سے شہتوت کے درختوں پر پالا جاتا ہے، جب اُس کی پتیاں کھا کر خوب موٹا تازہ ہو جاتا ہے تو اُس کے منھ سے ایک مَہین تار نکلنے لگتا ہے۔

ذہین: ہوشیار۔ بے ہنر: نِکما۔ بے نصیب: محروم۔ عیش: آرام۔ لحاظ: ادب۔ بے لطفی: بے مزگی۔ ماتحت: تابع، زیرِ فرمان۔ افسر: سردار۔ تعمیل کرنا: عمل کرنا۔ فتح پانا: کام یاب ہونا۔ نِہال: خوش حال، کامیاب۔ سرکش: طوفانی۔ بے امنی: بے چینی۔ مفلسی: غریبی۔ معدہ: پیٹ کے اندر کی تھیلی جس میں کھانا رہتا اور ہضم ہوتا ہے۔ لُعاب: تھوک۔ کِرم پیلہ: ریشم بنانے والا کیڑا۔ مَہین: باریک، پتلا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اب کرم پیلہ پتے پر گھر بنانا چاہتا ہے؛ اِس لیے اپنے منھ سے تار تننا شروع کرتا ہے، اور اپنے تاروں کے تانے بانے میں خود پوشیدہ ہوجاتا ہے؛ مگر اندر ہی اندر اپنا کام جاری رکھتا ہے، یہاں تک کہ وہ فاختہ کے انڈے کے برابر ہوجاتا ہے۔

اُس گول چیز کو ریشم کا کویا کہتے ہیں جس کے اندر کیڑا مرجاتا ہے، اور جو اُس کا گھر تھا وہی اُس کا مقبرہ بن جاتا ہے؛ لیکن کبھی کیڑا صحیح سلامت بھی نکلتا ہے، جب وہ زندہ رہتا ہے تو پردار بن کر کوئے کو کاٹ کر باہر آتا ہے، اِس صورت میں کویا ناکارہ ہوجاتا ہے، اُس کا ریشم نہیں بنتا۔

کوئے کو اول گرم پانی میں جوش دیتے ہیں، پھر چرخی میں اوٹ لیتے ہیں، وہی ریشم کہلاتا ہے، اُسی کے تاروں سے عمدہ، نفیس اور بیش قیمت ریزے تیار ہوتے ہیں: اَطلس، گلبدن، قناویز وغیرہ ریشم ہی سے بُنے جاتے ہیں، جو امیروں، رئیسوں کے لباس میں کام آتے ہیں۔

بنگالے میں ریشم پیدا کرنے کے کارخانے کئی جگہ ہیں؛ لیکن قدیم زمانے سے چین کا ریشم مشہور و معروف ہے، وہیں سے دنیا کے دور دراز حصوں میں جاتا ہے۔

تننا: کھینچنا۔ تانا: سوت کا تاگا جو کپڑا بننے میں لمبائی کی طرف ہو۔ بانا: سوت کا تاگا جو کپڑا بننے میں چوڑائی کی طرف ہو۔ فاختہ: مٹیالے رنگ کا پرندہ۔ کویا: ریشم کے کیڑے کا خول۔ مقبرہ: قبرستان۔ ناکارہ: بے کار، نکما۔ چرخی: روئی کو بنولوں (کپاس کے بیج) سے صاف کرنے کا آلہ۔ اوٹنا: روئی کو بنولوں سے جدا کرنا۔ عمدہ، نفیس: اچھا، خوب، بھلا۔ بیش قیمت: زیادہ قیمتی۔ ریزہ: ریشمی کپڑے کا تھان۔ اَطلس: ایک قسم کا چمکیلا ریشمی کپڑا۔ گلبدن: مختلف وضع کا دھاری دار اور پھول دار ریشمی اور سوتی کپڑا، جو کسی زمانہ میں وسط ایشیا کے علاقہ سے بہ راہِ کابل ہندوستان میں آتا تھا۔ قناویز: مختلف رنگ کے تانے بانے سے سادہ پھول دار بنا ہوا ریشمی کپڑا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کسی زمانہ میں رُوم، یعنی: اِٹلی کے باشندے بڑے دولت منداور عیش پسند تھے، نہایت رغبت اور خواہش کے ساتھ ایشیا کے ملکوں سے ریشمی کپڑا منگاتے اور اپنی پوشاکیں بناتے تھے، روم کے ایک بادشاہ کو خیال آیا کہ اگر یہ بیش بہا چیز ہمارے ہی ملک میں پیدا ہونے لگے تو بڑی منفعت حاصل ہو۔

اِس منصوبے کے پورا کرنے کو شاہِ روم نے دو قاصد چین کی طرف روانہ کیے، انھوں نے بڑی چالاکی سے اپنا مقصد حاصل کیا، چند کیڑے وہاں سے چُرائے اور ایک بانس کی لاٹھی میں چھپا کر اپنے ملک میں لائے، کہتے ہیں: کہ اُس وقت سے روم میں بھی ریشم پیدا ہونے لگا۔

۵ ایک مور اور کُلنگ

از مؤلف

دُم مور نے پھول کر دکھائی	اور بولا کُلنگ سے: کہ بھائی!
کیا خوب ہیں نقش اور کیا رنگ!	دُنیا مجھے دیکھ کر ہوئی دَنگ!
میری سی کہاں ہے آپ کی دُم	کر سکتے نہیں مقابلہ تم
بولا اُس سے کلنگ ہنس کر:	ہاں! آپ کے لاجواب ہیں پر
لیکن نہیں کچھ بھی کام آتے	بچوں ہی کے دل کو ہیں لُبھاتے
اُڑنے نہیں دیتی دُم تمھاری	لیتے ہیں پکڑ تمھیں شکاری

عیش پسند: آرام طلب۔ پوشاک: کپڑے، لباس۔ بیش بہا: زیادہ قیمتی۔ منفعت: فائدہ، نفع۔ منصوبہ: پلان، مقصد۔ قاصد: ایلچی، سفیر۔ پھولنا: مغرور ہونا، خوش ہونا۔ کُلنگ: ایک مٹیالا لمبی گردن کا پرندہ۔ دنگ: حیران۔ مقابلہ: برابری، ہمسری۔ لاجواب: بے مثال۔ لُبھانا: للچانا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

یہ کہہ کے پروں کو پھڑپھڑا کے	بولا اونچا ہوا پہ جا کے:
آؤ کریں آسماں کا پھیرا	کچھ دَم ہے تو ساتھ دو نہ میرا
مُنہ اپنا سا لے کے رہ گیا مور	تھا اُس میں کہاں اُڑان کا زور!
بھاتا ہے جنھیں ذرا دِکھاوا	وہ لوگ ہیں مور کے بھی باوا
بس اُن کو ہے ٹیپ ٹاپ کی دُھن	شیخی کے سوا نہیں کوئی گُن
دیکھیں کسے یاد ہے زبانی	مور اور کلنگ کی کہانی

۶ ناریل کا درخت

ناریل کا درخت جزیرہ لنکا میں کثرت سے ہوتا ہے، اُس کی شکل تاڑ سے مشابہ ہے، اول اِس میں کلیاں آتی ہیں، پھول کھلتے ہیں، پھر پھل لگتا ہے جو گولا سا ہوتا ہے، وہ گولا ایک سخت خول لکڑی کا ہے جس کے اوپر ریشہ دار غلاف چڑھا رہتا ہے، اُس کے اندر سفید عرق دودھ کے مانند بھرا ہوتا ہے، وہ عرق رفتہ رفتہ غلیظ ہو کر جم جاتا ہے، وہ کھوپرا کہلاتا ہے اور بہ طور میوے کے کھایا جاتا ہے۔

لنکا والوں کی زندگی کا بڑا دار و مدار اِسی درخت پر ہے، اِس کا عرق پیتے ہیں، کھوپرا کھاتے ہیں، کھوپرے کا روغن نکالتے ہیں، اِس کو گھی کی جگہ چاولوں

پھڑپھڑانا: پروں کو تیزی سے حرکت دینا۔ دَم: طاقت، زور۔ مُنہ اپنا سا لے کے رہ جانا: شرمندگی اٹھانا، نادم ہونا۔ ذرا: صرف، فقط، محض۔ باوا: باپ، گُرو، سردار۔ ٹیپ ٹاپ: آرائش، سنگھار، خودنمائی۔ شیخی: بڑائی، گھمنڈ۔ گُن: ہنر، خوبی، بھلائی۔ جزیرہ: ٹاپو۔ تاڑ: کھجور کی طرح ایک درخت۔ کلی: بن کھلا پھول، شگوفہ۔ خُول: چھلکا، اوپر کا غلاف، پوست۔ ریشہ دار: وہ چیز جس میں ریشے (تار) ہوں۔ غلاف: خول، کَوَر۔ عرق: رَس۔ غلیظ: گاڑھا۔ دار و مدار: قرار، سہارا، ٹھہراؤ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

میں ڈال کر نوش کرتے ہیں، اِس کے ہرے پتوں پر کھانا کھاتے ہیں، پتّوں کی رَسّی بنا کر کنویں سے پانی کھینچتے ہیں، اس کا ریشہ کوٹ کر جال بُنتے ہیں، اِس کے عرق سے تاڑی اور سرکہ بھی تیار کرتے ہیں، عرق سے ایک قسم کی شکر بھی بناتے ہیں، قہوے کے ساتھ ناریل کی شکر اور ناریل ہی کا دودھ ملا کر پیتے ہیں، ناریل کے خول سے حُقّہ، چائے نوشی کے پیالے اور چراغ بناتے ہیں، اور چراغ میں ناریل ہی کا تیل جلاتے ہیں، شادیوں میں اِس کے پھولوں کے ہار پہنتے ہیں، اِس کی شاخوں کے ڈنٹھل کو کھود کر ڈِبیاں بناتے ہیں۔

ستر برس کے بعد یہ درخت بڈھا ہو جاتا ہے، بڑھاپے کی علامت یہ ہے کہ پھر اس میں پھل نہیں آتا، اُس وقت یہ پرانا خادم کاٹا جاتا ہے، اِس کی لکڑی سے کڑیاں اور ستون بناتے ہیں؛ دروازے، کھڑکیاں، کرسیاں، صندوقچے اور دوسری کارآمد چیزیں تیار کرتے ہیں، غرض یہ درخت لنکا کے باشندوں کا بڑا ہی شفیق و مُربّی ہے۔

۷ ورزش

ورزش انسان اور حیوان سب کے لیے مفید ہے، وہ اعضا کی قوت اور جسم کی صحت کو برقرار رکھتی ہے۔

جب اعضا بے کار رہتے ہیں تو اُن کی قوت روز بروز زائل ہونے لگتی ہے، اِسی طرح ایک قسم کی محنت کرتے کرتے اُکتا جاتا ہے، طبیعت سست اور

نوش کرنا: پینا۔ ڈنٹھل: وہ شاخ جس پر پھول آتے ہیں۔ کڑی: چھت کی لکڑی۔ شفیق: مہربان، ہم درد۔ مربی: پالنے والا۔ ورزش: جسمانی محنت۔ اعضا: (عضو کی جمع) بدن کے حصے۔ زائل: ختم۔ اُکتا جانا: گھبرا جانا، تنگ دل ہونا، دل برداشتہ ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کُند ہو جاتی ہے؛ مگر ورزش کرنے سے اعضا کی قوت بہ حال رہتی ہے، اور بُجھی طبیعت میں تازگی آجاتی ہے۔

تازہ اور صاف ہوا میں ورزش کرنے سے ہاضمے کی قوت بڑھتی ہے، ہاضمے کی درستی سے تمام جسم چُست وقوی رہتا ہے، جن لوگوں کو جسمانی مَشقّت یا ورزش کی عادت نہیں اُن کو اکثر بھوک کم لگتی ہے؛ اِسی لیے ضعیف وناتُواں رہتے ہیں۔

جو آدمی نفیس غذائیں کھاتے ہیں مگر جسمانی رِیاضت نہیں کرتے، وہ اُن لوگوں سے کمزور ہوتے ہیں جو سادہ غذا کھاتے ہیں؛ مگر ایسی مشقت کرتے ہیں جس میں تمام اعضا پر زور پڑتا ہے۔

کاشت کار اور مزدور اِسی سبب سے زیادہ مضبوط اور طاقت ور ہوتے ہیں، کہ وہ اپنے پیشے کی ضرورت سے کشادہ میدان کے اندر جسمانی محنت میں مصروف رہتے ہیں؛ غرض سودوا کی ایک دوا ورزش ہے۔

دوا کوئی ورزش سے بہتر نہیں	یہ نسخہ ہے کم خرچ بالانشیں

۸ ایک ایمان دار لڑکا

ایک لڑکا ہے بڑا ایمان دار	آزمائش ہوچکی ہے چند بار
ایک دن وہ نیک دل اور باحیا	اپنے ہمسایہ کے گھر میں تھا گیا

کُند ہو جانا: سست وکاہل ہو جانا۔ بہ حال رہنا: درست رہنا، ٹھیک رہنا۔ ہاضمہ: ہضم کرنے کی قوت۔ رِیاضت: محنت، نفس کشی۔ نسخہ: کاغذ کا وہ پرچہ جس پر دوائیں وزن اور ترکیب استعمال لکھ کر بیمار کو دیتے ہیں۔ بالانشیں: اونچا، بلند۔ آزمائش: امتحان، جانچ۔ باحیا: شرم دار۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

آدمی بالکل نہیں واں نام کو	کیوں کہ ہمسایہ گیا ہے کام کو
تازہ تازہ بیر ڈلیا میں بھرے	بے حفاظت گھر کے اندر ہیں دھرے
آگیا اتنے میں ہمسایہ وہاں	کھیل میں مصروف ہے لڑکا جہاں
اپنے بیروں میں نہ پائی کچھ کمی	ہو کے خوش لڑکے سے بولا آدمی:
بیر یہ تم نے چرائے کیوں نہیں؟	کیوں چُراتا چور تھا کیا میں کہیں!
چور جب بنتے کہ کوئی دیکھتا	دیکھنے کو میں ہی خود موجود تھا
کچھ برائی آپ میں گر پاؤں میں	پانی پانی شرم سے ہوجاؤں میں
واہ وا شاباش! لڑکے واہ وا	تو جَواں مردوں سے بازی لے گیا

۹ گھوڑا

گھوڑا نہایت باتمیز، قوی، چالاک اور خوب صورت چوپایہ ہے، اِس سے انسان کو بہت کچھ منفعت اپنے کاروبار میں حاصل ہوتی ہے: سواری بھی دیتا ہے، باربرداری کے بھی کام کا ہے، گاڑی اور توپ گھسیٹتا ہے، یورپ میں وہی ہل چلاتا ہے، لڑائی کے میدان میں انسان کا بڑا رفیق ہے۔

اِس کے اَیال اور دُم ہوتی ہے، اپنے چاروں پاؤں سے چلتا ہے، اِس

واں: وہاں کا مخفف۔ ڈلیا: چھوٹی ٹوکری۔ دھرنا: رکھنا۔ مصروف: مشغول۔ شرم سے پانی پانی ہوجانا: (محاورہ) نہایت شرمندہ ہونا۔ جَواں مرد: بہادر، بلند حوصلہ۔ بازی لے جانا: غالب آنا، جیت جانا۔ باتمیز: سلیقہ مند۔ باربرداری: بوجھ اٹھانا۔ اَیال: ہر چوپائے خصوصاً گھوڑے کی پُشت گردن کے لٹکے ہوئے بال۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کی چال رَہوار، دُلکی، پُویا اور سَرپٹ کہلاتی ہے، اِس کے سُم بیلوں کی طرح دولخت نہیں ہوتے، وہ پتھریلے اور سخت رستوں میں چلنے سے گھِس جاتے ہیں، سُم کی حفاظت کے لیے لوہے کے نعل جڑ دیے جاتے ہیں۔

اِس کے مختلف رنگ ہوتے ہیں اور اکثر وہ اپنے رنگ کے نام سے بولا جاتا ہے، جیسے: کُمیت، سُرنگ، سَمَند، سَبزہ، شَرغہ، نُقرہ، اَبلق، مُشکی؛ کبھی گھوڑا اپنے ملک کے نام سے مشہور ہوتا ہے، مثلاً: تُرکی، تازی، عراقی، پہاڑی، کاٹھیاواڑی وغیرہ۔

عرب کا گھوڑا تازی کہلاتا ہے، وہ بے نظیر مشہور ہے، بڑا چالاک،

رَہوار: گھوڑے کی ایک چال کا نام جس میں وہ نہایت تیز اور ہموار قدم اٹھاتا ہوا چلتا ہے، تیز چلنے والا گھوڑا۔ دُلکی: گھوڑے کی درمیانی تیز چال جس میں اگلا سیدھا قدم بائیں پچھلے قدم کے ساتھ اور اگلا بایاں قدم دائیں پچھلے قدم کے ساتھ اٹھتا ہے، دوگام۔ پُویا: گھوڑے کی ایک تیز رفتار چال جس میں وہ پچھلے دونوں پیر ایک ساتھ اٹھا کر کودتا ہوا چلتا ہے، اِسی طرح اگلے دونوں پیر بھی ایک ساتھ اٹھاتا اور آگے کوڈالتا ہے، چوکڑی، سرپٹ سے ہلکی چال۔ سَرپٹ: گھوڑے کی ایک تیز رفتار چال جس میں وہ سر اوپر اٹھا کر پیر ایک ساتھ اٹھا کر دوڑتا ہے۔ سم: کُھر۔ دولخت: دو حصے، دو ٹکڑے۔ نعل: گھوڑے بیل وغیرہ کے کُھر میں لگانے کا آہنی حلقہ۔ کُمیت: وہ گھوڑا جس کا رنگ عُنّاب یا تازی کھجور کے مانند سیاہی مائل سرخ ہو، گھوڑے کا یہ رنگ تمام رنگوں میں افضل سمجھا جاتا ہے، اُس رنگ کا گھوڑا گرمی سردی اور سفر کی تکالیف کا بہت متحمّل ہوتا ہے، اور بہت لمبی منزلیں طے کرتا ہے۔ سُرَنگ: شعلہ رنگ گھوڑا جس کی رنگت میں گُلِ انار یا زعفران کے رنگ کی سی جھلک ہو، اُس سُرخ رنگ کا گھوڑا جس کی اَیال اور دُم کے بال بھی سخت ہوں۔ سَمَند: وہ گھوڑا جس کے جسم کا رنگ بادامی اور اَیال و دُم و زانو سیاہ ہوں، یا زانو اور اگلے پچھلے پاؤں کے بال سیاہ ہوں۔ سَبزہ: وہ گھوڑا یا گھوڑی جس کا رنگ سیاہی مائل سفید ہو۔ شَرغہ (ش کا فتح وکسرہ): بادامی یا صندلی کھال کا گھوڑا (چاہے دُم اور اَیال ہم رنگ ہوں یا زردی مائل)۔ نُقرہ: سفید گھوڑا۔ اَبلق: وہ گھوڑا جس کی کھال پر بڑے بڑے سیاہ و سفید دھبّے ہوں، چتکبرا گھوڑا۔ مُشکی: سیاہ رنگ کا گھوڑا۔ تازی: عربی گھوڑا۔ بے نظیر: لاجواب، بے مثال۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جان دار اور نہایت اَصیل ہوتا ہے، ایسا گھوڑا دنیا کے کسی اور خطّے میں نہیں پایا جاتا؛ عرب کے لوگ گھوڑے کو نہایت احتیاط اور ہوشیاری سے پرورش کرتے ہیں، اِس کو اولاد کی طرح عزیز رکھتے ہیں، کبھی چابُک نہیں مارتے؛ بلکہ آواز یا باگ کے اشارے سے کام لیتے ہیں، اور قومیں جو عمدہ طریقہ پر پرورش نہیں جانتیں وہ اپنے گھوڑوں کو زدوکوب کرکے بدمزاج اور ٹرّا بنا دیتی ہیں۔

اب دنیا میں صحرائی گھوڑے بہت کم رہ گئے ہیں، صرف ایشیا اور امریکہ کے بعض حصوں میں صحرائی گلّے پائے جاتے ہیں، جب اِن کے سونے کا وقت ہوتا ہے تو دو ایک گھوڑے تمام گلہ کی پاسبانی کیا کرتے ہیں، کوئی خطرہ پیش آتا ہے تو فوراً سوتوں کو ہوشیار کردیتے ہیں۔

۱۰ حکایت

ایک گھوڑا اور ہرن دونوں ایک ہی چراگاہ میں چرا کرتے تھے، کسی بات پر باہم نفاق ہوگیا، ہرن نے اپنے نُکیلے سینگوں سے مار کر گھوڑے کو چراگاہ سے خارج کردیا، اب اُس کو یہ فکر ہوئی کہ کسی طرح دشمن سے انتقام لیجیے۔

گھوڑے نے سوچا میں تنہا اپنے مخالف پر غالب نہ آسکوں گا؛ اِس لیے انسان سے مدد کا طالب ہوا، انسان نے اُس کے دشمن کو واجبی سزا دینے کا اقرار کیا؛ لیکن اِس

اَصیل: اچھی نسل کا گھوڑا۔ چابُک: کوڑا، ہنٹر۔ باگ: لگام۔ زدوکوب: مار پیٹ۔ ٹرّا: شریر، ضدّی۔ صحرائی: جنگلی۔ گلّہ: چوپایوں کا ریوڑ۔ پاسبانی: رکھوالی، چوکیداری۔ چراگاہ: وہ جگہ جہاں جانوروں کو چرایا جاتا ہے، سبزہ زار۔ نفاق: عداوت، رنجش، اندرونی رنجش۔ نکیلے: نوک دار۔ انتقام: بدلہ۔ واجبی سزا: معقول سزا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

شرط پر کہ اُس کے منہ میں لگام دے، پشت پر زین کسے، اور اُس پر سوار ہو کے چلے۔

گھوڑے کے دل میں فتنے کی آگ بھڑک رہی تھی، وہ اِن سب باتوں پر رضامند ہو گیا اور انسان کو اپنی پشت پر سوار کر کے دشمن کے مقابلے کو لایا، اور بہت جلد اُس کو شکست دے کر تمام چراگاہ پر قبضہ کر لیا۔

جب اِس طرح گھوڑے کی دلی مُراد بر آئی، تو اُس نے انسان کی حمایت اور رَفاقت کا بہت بہت شکریہ ادا کر کے رخصت چاہی، انسان نے اُس کی باگ پکڑ لی اور کہا: اے رفیق! میں تیری خوبیوں سے محض ناواقف تھا، آج تجربہ ہوا کہ تو ایسا مفید اور کارآمد جانور ہے، میں چاہتا ہوں کہ تجھ کو اپنی خدمت میں رکھوں، اور یوں جنگل میں آوارہ نہ پھرنے دوں۔

غرض انسان نے گھوڑے کو اَگاڑی پچھاڑی لگا تھان پر باندھ لیا، گھاس دانے کا راتِب مقرر کیا، اور اُس سے سواری اور بار برداری کا کام لینے لگا، اُس وقت گھوڑے کو معلوم ہوا، کہ خصومت اور نفاق کا نتیجہ یہ ہے کہ ہم دونوں اُس عیش و آزادی سے محروم ہو گئے جو چراگاہ میں حاصل تھی۔

پشت: پیٹھ، کمر۔ شکست: ہار۔ بَر آنا: حاصل ہونا، پورا ہونا (امید، ارمان کے لیے مستعمل ہے)۔ حمایت: طرف داری، ہم دردی۔ رَفاقت: دوستی، خیر خواہی۔ آوارہ: تنِ تنہا، اکیلا۔ اگاڑی پچھاڑی لگانا: رسیوں میں جکڑ دینا۔ اَگاڑی: گھوڑے کے اگلے پیروں کی دورسّیاں جو دائیں بائیں دو کھونٹیوں سے باندھی جاتی ہیں۔ پچھاڑی: وہ رسّی جو چوپائے کے پچھلے پاؤں میں باندھتے ہیں، (اگاڑی کی ضد)۔ تھان: اصطبل، جانور باندھنے کی مستقل جگہ۔ راتِب: شیر، کتّے، بلّی، ہاتھی وغیرہ کا کھانا جو روزانہ ایک مقرر معمول کے مطابق دیا جائے۔ خصومت: دشمنی، جھگڑا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

رُباعی
از مؤلف

جب تک کہ سبق مِلاپ کا یاد رہا	بستی میں ہر ایک شخص دل شاد رہا
جب رشک وحسد نے پھوٹ اُن میں ڈالی	دونوں میں سے ایک بھی نہ آباد رہا

۱۱ حسد

جو آدمی تنگ دل ہوتے ہیں وہ اوروں کی بہتری دیکھ نہیں سکتے، خاص کر اپنے عزیزوں، دوستوں یا ہم پیشوں کو اچھی حالت میں پاتے ہیں تو جل بھُن کر خاک ہوجاتے ہیں، ایسے آدمیوں کو "حاسد" اور اس کم بخت عادت کو "حسد" کہتے ہیں۔

حاسد آدمی اپنے سوا سب پر آفت وزوال چاہتا ہے، لیکن اُس کا چاہا نہیں ہوتا؛ اِس لیے وہ ہمیشہ رنج وکُلفت میں مبتلا رہتا ہے۔ اُس کی یہ بری عادت ایک خدائی مار ہے، جو ہر دم اُس کی گردن پر سوار ہے۔

حاسد جو اوروں کی تباہی اور بربادی چاہتا ہے وہ اکثر اپنی بھلائی اور ترقی میں کوشش نہیں کرتا، اُس کو اپنے بنانے کی اتنی فکر نہیں ہوتی جتنی دوسروں کے بگڑنے کی آرزو ہوتی ہے؛ اِس لیے وہ روز بروز کاہل ہوتا جاتا ہے، اور یہ کاہلی اُس کو خدا کی نعمتوں سے محروم رکھتی ہے۔

مِلاپ: میل جول، اتفاق۔ دل شاد: دل خوش۔ رشک: کسی شخص کی چیز کے متعلق یہ آرزو کرنا کہ ایسی مجھے بھی مل جائے۔ حسد: کسی کی نعمت کا زوال چاہنا۔ ہم پیشہ: پیشہ میں شریک، ایک ہی طرح کے کام کرنے والے باہم "ہم پیشہ" کہلاتے ہیں۔ جل بھُن کر خاک ہوجانا: سخت ناراض ہونا، حسد کے مارے کسی کی بھلائی نہ دیکھنا۔ زوال: بربادی؛ ترقی یا عروج کے کم ہونے یا ختم ہونے کی کیفیت۔ کُلفت: تکلیف، مصیبت۔ کاہل: سست، آرام طلب، کام چور۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جب حسد کی بیماری زور پکڑ جاتی ہے تو حاسد علانیہ لوگوں کی بدخواہی کرتا ہے، وہ لوگوں کے گِلے شِکوے، غیبت اور بدگوئی میں مصروف رہتا ہے، تہمت لگانے اور بہتان باندھنے سے بھی نہیں چُوکتا، اِس لیے حسد کا انجام عداوت ہے، اور عداوت بھی ایک دو سے نہیں؛ بلکہ ہر خوش نصیب اُس کا دشمن ہے۔

شعر (ناسخ)

حاسد کو ایک دم نہیں راحت جہان میں	رنج و حسد ہے جان ہے جب تک کہ جان میں

١٢ چائے

چائے ایک درخت کی پتی ہے جس کی کاشت ملکِ چین میں کثرت سے ہوتی ہے، وہاں ہر آدمی چائے کا ایک باغیچہ رکھتا ہے، جتنی چائے اپنے گھر کے صَرف سے بچ رہتی ہے اُس کو فروخت کر کے اور ضروری سامان خرید لیتا ہے۔

کچھ مدت سے ملکِ آسام اور دامنِ ہمالہ کے بعض مقامات میں چائے کے باغ لگائے گئے ہیں، وہاں سے لاکھوں روپے کی چائے دوسرے ملکوں کو جاتی ہے۔

چائے کا درخت بڑی حفاظت اور کوشش سے پرورش پاتا ہے: اول ایک قطعہ میں بیج بو کر پودہ تیار کرتے ہیں، پھر اُس کو اکھیڑ کر بڑے وسیع قطعوں میں

علانیہ: ظاہر، آشکارا، کھلم کھلا، سب کے سامنے۔ بدخواہی: برا چاہنا، مخالفت۔ گلہ شکوہ: شکوہ شکایت۔ بہتان: جھوٹا الزام۔ چُوکنا: باز رہنا، غیر متوقع طور پر بھول جانا۔ خوش نصیب: خوش قسمت۔ جان میں جان ہونا: زندگی پائی جانا۔ کاشت: کھیتی باڑی۔ صرف: خرچ۔ دامنِ ہمالہ: ہمالہ: دنیا کے سب سے اونچے پہاڑ کا نام جو برِّ صغیر پاک و ہند کے شمال میں واقع ہے۔ دامنِ ہمالہ: مذکورہ پہاڑ کا کنارہ اور اُس سے ملا ہوا حصہ۔ قطعہ: (زمین کا) ٹکڑا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

برابر فاصلے پر قطار در قطار جما دیتے ہیں، وہی چائے کا باغ کہلاتا ہے۔

جب اُس کا درخت تین سال کا ہوجاتا ہے تو پتّی چُننی شروع کرتے ہیں، صدہا مزدور: عورتیں اور مرد اِس کام میں مشغول رہتے ہیں، سال میں تین بار پتّی چُنی جاتی ہے، پھر ہری پتّی کڑھاؤ میں ڈال کر بھونتے ہیں، ایک آنچ دے کر میزوں پر پھیلا دیتے اور اُس کے گولے گولے بنا کر مٹھیوں سے خوب نچوڑ دیتے ہیں، نچوڑنے کے بعد اُس کو ہَوا میں پھَریرا کر کے دوسری بار کڑھاؤ میں بھونتے ہیں، اب پیتاں چُرمُر ہوکر ایسی ہوجاتی ہیں جیسی تم بکتی ہوئی دیکھتے ہو۔

چائے کی زِراعت نہایت خوش نما ہوتی ہے، اُس کا پھول نہایت خوشبودار اور سَفید مثل جنگلی گلاب کے ہوتا ہے، جب پھول کھلتے ہیں تو دور تک جنگل مُعَطّر ہوجاتا ہے، ہَوا کے جھونکے چلتے ہیں تو عجب بھینی بھینی بو آتی ہے، چائے کی دو قسمیں ہیں: ایک سیاہ، دوسری سبز؛ چینی سیاہ کو پسند کرتے ہیں، اور روسی سبز کو۔

۱۳ دلیری

جس وقت کوئی دشواری یا خطرہ پیش آئے یا آفت ومصیبت کا سامنا ہو، اگر انسان اُس وقت اپنی ذات پر بھروسہ کر کے اور اپنی رائے اور تدبیر سے اُن خطروں اور آفتوں کے دفع کرنے پر آمادہ ہو، تو اِس خصلت کو دلیری کہتے ہیں۔

قطار در قطار: صف درصف، صف بند۔ آنچ دینا: گرم کرنا۔ پھریرا: کسی قدر خشک۔ چُرمُر ہونا: ریزہ ریزہ ہونا۔ بھینی بھینی بو: تازہ پھولوں کی بو، ہلکی خوش گوار بو۔ تدبیر: حکمت، عقل مندی۔ آمادہ: تیار۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

دلیری سے ثابت قدمی اور استقلال پیدا ہوتا ہے، استقلال کے وسیلے سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں، جس کام کو آدمی شروع کرتا ہے اُس کو تمام کر کے چھوڑتا ہے، دلیری انسان کو بڑے بڑے کاموں کا حوصلہ دلاتی اور کامیابی کی راہیں سُجھاتی ہے، دلیری ہی وہ چیز ہے جو آدمی کو ادنیٰ درجے سے اعلیٰ رتبے پر پہنچاتی ہے۔

دلیری دشمنوں کے حملے، ظالموں کے ظلم اور شریروں کی شرارت سے بچاتی ہے، دلیری ہی سے انسان اپنے نفع، اپنے حق اور اپنی عزّت و حُرمت کی حفاظت کرتا ہے، دلیری سے صبر و تحمّل پیدا ہوتا ہے جو آدمی کو مصیبتوں پر غالب اور فتح مند بنا دیتا ہے۔

شاید تم نے دیکھا ہو کہ اِنجن کے نیچے آگ جلاتے ہیں جس سے بھاپ بنتی ہے، بھاپ کی روک تھام سے باقاعدہ حرکت پیدا ہوتی ہے، اِس حرکت سے بڑے بڑے کام نکلتے ہیں، اِسی طرح غصّہ آدمی کے دل میں ایک طاقت پیدا کرتا ہے، جب عقل اس طاقت کو اپنے قابو میں رکھتی ہے تو آدمی سے دلیری کی خصلت ظاہر ہوتی ہے۔

جب غصہ حد سے زیادہ بڑھتا ہے تو عقل سلامت نہیں رہتی، انجام کا فکر اور نیک و بد کی تمیز اُٹھ جاتی ہے، اِس جوش میں وہ ایسی نامعقول حرکتیں کر بیٹھتا ہے کہ غصہ فَرو ہونے کے بعد اُس کو خود ندامت ہوتی ہے، بدلہ اور انتقام کا خوف دل پر چھا جاتا ہے، ایسے آدمی سے دوست، آشنا نفرت کرنے لگتے ہیں، دشمن اُس کی بے ہودگی پر ہنستے اور خوش ہوتے ہیں۔

ثابت قدمی: جمے رہنا، عہد کا پکا ہونا۔ استقلال: مضبوطی، مستقل مزاجی۔ حوصلہ: جرأت، ہمت۔ سجھانا: آگاہ کرنا، دکھانا۔ ادنیٰ: چھوٹا، کم۔ اعلیٰ: بڑا، اونچا۔ حرمت: آبرو۔ تحمّل: برداشت۔ فتح مند: کامیاب۔ حرکت: جنبش۔ فرو ہونا: ختم ہونا، کم ہونا۔ ندامت: شرمندگی۔ آشنا: جانا پہچانا۔ بے ہودگی: بدتمیزی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

غصے کی حرارت کا بالکل مرجانا بھی بُرا ہے، جب یہ حرارت آدمی کے دل کو نہیں اُبھارتی تو وہ بودا اور ڈرپوک، کم ہمت، سست اور بے غیرت بن جاتا ہے، اگر دشمن اُس کی حق تلفی یا ہتک کرے تو وہ ذِلّت کے ساتھ گوارہ کرتا ہے۔

کوئی آفت یا خطرہ سامنے آئے تو اُس کے اَوسان خطا ہو جاتے ہیں، ایسا آدمی کسی دشوار کام کو انجام نہیں دے سکتا؛ اِس لیے انسانیت کی تمام خوبیوں سے محروم رہتا ہے۔

نہ حلوا بن، کہ چٹ کر جائیں بھوکے	نہ کڑوا بن کہ جو چکھے سو تھوکے

۱۴ تھوڑا تھوڑا بہت ہو جاتا ہے!

بنایا ہے چڑیوں نے جو گھونسلا	سو ایک ایک تنکا اکٹھا کیا
گیا ایک ہی بار سورج نہ ڈوب	مگر رفتہ رفتہ ہوا ہے غروب
گئیں لحظے لحظے میں عمریں گزر	قدم ہی قدم طے ہوا ہے سفر
سمُندر کی لہروں کا تانتا سدا	کنارے سے ہے آکے ٹکرا رہا
اِسی طرح دریا سے اُٹھتی ہے موج	سدا کرتی رہتی ہے دھاوا یہ فوج
کناروں کو آخر گراہی دیا	چٹانوں کو بالکل صفاچٹ کیا
برستا جو مینہ موسلا دھار ہے	سو یہ ننھّی بوندوں کی بُوچھار ہے
درختوں کے جھُنڈ اور جنگل گھنے	یوں ہی پتے پتے سے مل کر بنے

حرارت: گرمی۔ بودا: بزدل، کمزور۔ حق تلفی: حق مارنا۔ ہتک: رُسوائی۔ اَوسان خطا ہو جانا: ہوش وحواس درست نہ رہنا۔ حلوا بننا: میٹھا بننا۔ چٹ کر جانا: سب کچھ کھا جانا۔ لحظہ: پل، گھڑی۔ تانتا: سلسلہ۔ سدا: لگاتار، مسلسل۔ دھاوا: حملہ، وار۔ صفاچٹ: صفایا۔ جھُنڈ: بہت سے درخت جو ایک جگہ اُگے ہوں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ہوئے ریشے ریشے سے بَن اور جھاڑ	بنا ذرّے ذرّے سے مل کر پہاڑ
اگا دانے دانے سے غلّے کا ڈھیر	پڑا لمحے لمحے سے برسوں کا پھیر
جو ایک ایک پل کرکے دن کٹ گیا	تو گھڑیوں ہی گھڑیوں برس گھٹ گیا
لکھا لکھنے والے نے ایک ایک حرف	ہوئیں گڈّیاں کتنی کاغذ کی صرف
ہوئی لکھتے لکھتے مُرتّب کتاب	اِسی پر ہر ایک شے کا سمجھو حساب
جُلاہے نے جوڑا ہے ایک ایک تار	ہوئے تھان جس کے گزوں سے شمار
ہر ایک علم وفن اور کرتب ہنر	نہ تھا ابتدا ہی سے اس ڈھنگ پر
مگر بڑھتے بڑھتے ترقی ہوئی	جو نیزہ ہے اب تھا وہ پہلے سوئی
یوں ہی پھوئیوں پھوئیوں بھرے جھیل تال	یوں ہی کوڑی کوڑی ہوا جمع مال
اگر تھوڑا تھوڑا کرو صبح وشام	بڑے سے بڑا کام ہووے تمام

۱۵ ایک عرضی

بہ حضور صاحب کلکٹر بہادر، ضلع: بلند شہر

بہ درخواست عہدہ: پٹواری گری

جناب عالی!

کمترین کا باپ مُسمّیٰ دھرم نارائن، جس نے ۲۰ سال تک پٹواری گری کی

ذرّہ: ریزہ۔ گڈّی: بنڈل۔ مُرتّب: ترتیب دی ہوئی۔ شے: چیز۔ کرتب: فعل، کمال، ہنر۔ پھوئی: قطرہ۔ کوڑی کوڑی: ایک ایک پیسہ اور ایک ایک پائی۔ پٹواری گری: پٹواری کا کام (پٹواری: گاؤں کے رقبے، پیمائش، پیداوار، لگان اور مال گزاری کی جانچ پڑتال کرنے والا)۔ کمترین: بہت ہی کم درجہ کا۔ مُسمّیٰ: جس کا نام رکھا گیا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

خدمت نیک نامی کے ساتھ انجام دی تھی، پانچ سال کا عرصہ گذرا کہ وہ قضائے الٰہی سے فوت ہو گیا، اُس وقت فِدوی مدرسے میں تعلیم پا رہا تھا، اتنی عمر اور لیاقت نہ رکھتا تھا، کہ اپنے باپ کی خدمت کو کافی طور سے انجام کر سکتا؛ اِس لیے حاکموں کے حضور میں اپنی پرورش کی درخواست کرنا فضول سمجھا؛ لیکن اِمسال فدوی نے ''مِڈل کلاس'' کا امتحان پاس کیا، اور اُسی وقت سے پیمائشِ نقشہ کشی اور کاغذات پٹواری کے مُرتَّب کرنے کا طریقہ اپنے ایک رشتے دار سے۔ جو اِس کام میں بہ خوبی ہوشیار ہے۔ سیکھتا رہا، اور اِس بات کا منتظر تھا کہ کسی مناسب موقع پر حضور میں درخواست اپنی پیش کرے، اب دریافت ہوا ہے کہ موضع جلال پور اور جھاجھر کے پٹواری کا عہدہ خالی ہوا ہے؛ اِس لیے کمترین نہایت ادب کے ساتھ التماس کرتا ہے، کہ جس وقت موضعِ مذکور کے لیے پٹواری تجویز کیا جائے، تو فدوی کے خاندانی استحقاق پر، اور نیز اُس کی ناچیز لیاقت پر جو سندوں کے ملاحظہ سے ظاہر ہوگی، توجہ فرمائی جائے۔

فقط ۲۰ مارچ ۱۸۹۵ء

عرضی گزار

فدوی کیشو رام: پسرِ دھرم نارائن (متوفی)

پٹواری موضع داتا نگر، تحصیل: خورجہ۔

فِدوی: بندہ، فدا ہونے والا، جاں نثار، قربان ہونے والا۔ عموماً درخواست وغیرہ میں درخواست گزار لکھتا ہے۔ لیاقت: صلاحیت، قابلیت۔ پیمائش: ناپنا۔ نقشہ کشی: نقشہ کھینچنا۔ منتظر: انتظار کرنے والا۔ التماس کرنا: عرض کرنا۔ موضع: جگہ۔ تجویز کرنا: چُننا، منتخب کرنا، مقرر کرنا۔ استحقاق: حقداری۔ عرضی گزار: تحریری درخواست دینے والا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۱۶ پھر کوشش کرو

ذہن اور حافظہ دماغی قوتیں ہیں، بعضے دماغ قدرت نے ایسے بنائے ہیں، کہ اُن میں یہ قوتیں تیز ہوتی ہیں اور بعض میں مَدَّھم، جس کا ذہن تیز ہوتا ہے وہ بات کو جھٹ پٹ سمجھ سکتا ہے، جس کا حافظہ قوی ہوتا ہے وہ فوراً یاد کر لیتا ہے اور دیر تک یاد رکھ سکتا ہے۔

ذہن و حافظے کی خوبی ایک خداداد نعمت ہے؛ مگر جب تک کہ انسان اِس نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا، کوئی فائدہ اِس سے حاصل نہیں کرسکتا، اِس کا شکر محنت اور کوشش ہے، دیکھو! ایک چالاک گھوڑا ایک میل کا سفر بھی طے نہیں کرتا جب تک تھان پر بندھا ہے، ایک عمدہ پُرزوں کی گھڑی ہرگز وقت نہیں بتاتی جب تک کوُکی نہیں جاتی، ایک تیز رَو کشتی دریا کے کنارے کبھی نہیں پہنچتی جب تک اپنے مقام سے حرکت نہیں کرتی، یہی حال ذہن اور حافظے کا ہے، وہ کیسا ہی اچھا ہو مگر بِدُون کوشش اور محنت کے کچھ سودمند نہیں۔

ایک معمولی ذہن اور حافظے کا آدمی اگر پورے طور سے برابر کوشش کیے جائے، تو وہ ترقی کی دوڑ میں اچھے ذہن اور حافظے والوں سے پیچھے نہیں رہتا؛ لیکن بڑی بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ جن کو خدا نے اچھا ذہن اور حافظہ عطا کیا ہے وہ اکثر اپنی تیزی کے غرور میں کافی محنت اور پوری کوشش نہیں کرتے، اِسی سبب سے

خداداد: خدا کی دی ہوئی، قدرتی۔ تھان: اصطبل۔ پُرزہ: مشین کا چھوٹا حصہ۔ کوُکنا: چابی دینا۔ تیز رَو: تیز رفتار، تیز چلنے والا۔ بِدُون: علاوہ، بغیر۔ سودمند: فائدہ مند۔ غرور: گھمنڈ، تکبّر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

وہ مات کھا جاتے ہیں؛ مگر جو محنت ہی کو راحت سمجھتے ہیں اور اپنے کام کی دُھن میں لگے رہتے ہیں، وہ کیسے ہی غبی ہوں پھر بھی بازی جیت لیتے ہیں۔

آؤ! ایک صحیح صحیح قصہ سنائیں جس کو پڑھ کر تم خود سمجھ لوگے، کہ کوشش کے ذریعے سے ایک غبی لڑکا اپنے مدرسے میں کیوں کر نام ور ہو گیا۔

وہ قصہ یہ ہے:

کسی قصبے کے مدرسے میں ایک لڑکا تھا نہایت غبی، نہایت کند ذہن، جس کو آموختہ کبھی یاد نہیں رہتا تھا، وہ عادت خصلت کا بُرا نہ تھا، کھلاڑی اور شریر بھی نہ تھا، بدشوق بھی نہ تھا؛ البتہ اپنے ذہن اور حافظے کی کمی پورا کرنے کا طریقہ نہیں جانتا تھا، اِسی سبب سے وہ نہایت رنجیدہ اور بے دل رہتا تھا۔

شاید ہی کوئی روز ایسا ہوتا ہو کہ اُس کو استاد کی ناراضی سے شرمندہ ہونا نہ پڑتا ہو، یہ ایک ایسی ذلت تھی کہ وہ اپنے ہم جماعت لڑکوں سے بھی ہر وقت جھینپتا تھا، یہاں تک کہ اُس کو کھیل کے گھنٹے میں اور لڑکوں کی سی خوشی اور دل لگی ہرگز نصیب نہیں ہوتی تھی، روز بہ روز اُس کی ناامیدی بڑھتی جاتی تھی، اور وہ اکثر یوں خیال کرتا تھا کہ غالباً خدا نے مجھ کو لکھنے پڑھنے کے واسطے پیدا نہیں کیا۔

ایک روز صبح سویرے مکتب میں حاضر ہوا، اگرچہ اُس کے حق میں یہ صبح سب سے زیادہ سخت اور ہول ناک تھی؛ مگر خدا کی مرضی یوں تھی کہ یہی صبح اُس کی

مات کھا جانا: ہار جانا۔ دُھن: دھیان، سرگرمی۔ غبی: کند ذہن۔ بازی جیت لینا: کامیاب ہونا۔ نام ور: مشہور۔ کند ذہن: کمزور سمجھ والا۔ رنجیدہ: غم گین۔ بے دل: رنجیدہ، اُداس، دل گیر۔ ذلت: رسوائی۔ جھینپنا: شرمانا۔ دل لگی: ہنسی، مذاق۔ ہول ناک: خوف ناک، خطرناک۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

خوش نصیبی کی پہلی صبح ہوگئی، آج اُس کو آموختہ بالکل یاد نہ تھا، استاد نے جتنے سوال کیے اُن میں سے ایک کا بھی صحیح جواب نہ دے سکا، جب کام ختم ہوا تو استاد نے معمول سے زیادہ غیرت دلائی، اور صاف کہہ دیا کہ تم خوب کوشش نہ کروگے تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ تم دنیا میں کسی قابل نہ بن سکوگے۔

وہ لڑکا یہ باتیں سن کر نہایت غم زدہ سا ایک طرف جا بیٹھا، اور اوپری دل سے اِس بھولے ہوئے سبق کو پھر دیکھنے لگا؛ کیوں کہ اُس کے دل پر سخت صدمہ تھا، تمام بدن پسینے پسینے ہورہا تھا، نہایت مایوس ہوکر اپنے ساتھی سے جو اُس کے قریب بیٹھا تھا چپکے چپکے کہنے لگا: کیا کوشش کروں! مجھ کو یاد تو رہتا ہی نہیں؛ شاید پڑھنا میرے مقسوم میں نہیں۔

اُس کے ہم سبق نے کہا: بھائی جان! یاد نہیں رہتا تو کچھ مضائقہ نہیں! کوشش کرو اور پھر کرو؛ مگر خدا کے واسطے ہمت نہ ہارو، لڑکے نے جواب دیا: صاحب کوشش تو کرتا ہوں مگر سب اَکارت ہوجاتی ہے، اب اِس کے سوا کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ پڑھنا چھوڑ دوں، اُس کے نیک دل ہم سبق نے پھر نرمی اور مہربانی سے کہا: اے عزیز! جو ہو سو ہو، ایک بار تو اور کوشش کر دیکھ۔

اگرچہ اُس غبی لڑکے کا دل ٹوٹ گیا تھا؛ مگر مہربان ہم نشین کی اِس صدا نے

غیرت: شرم۔ غم زدہ: غم گین۔ اوپری دل: ظاہرداری، نمائشی۔ صدمہ: رنج، تکلیف۔ مقسوم: قسمت، حصہ۔ مضائقہ: حرج۔ اَکارت: بے کار، بے فائدہ۔ جو ہو سو ہو: جو کچھ ہونا ہے ہوجائے گا۔ دل ٹوٹنا: مایوس ہوجانا، ہمت ٹوٹ جانا۔ ہم نشین: پاس بیٹھنے والا۔ صدا: آواز۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کہ: ''پھر کوشش کرو! پھر کوشش کرو!'' اُس کا ڈھارس بندھایا، اب وہ ایک بار اور کوشش کرنے پر مُستَعِد ہوگیا، رفتہ رفتہ اُس نے معلوم کیا کہ الفاظ اور فقرے ذہن نشین ہونے لگے، پھر تو اُس کی ہمت بڑھ گئی، اور تھوڑی دیر میں سارا سبق اَز بر کرلیا۔

وہ اِس کامیابی سے ایسا بَشّاش ہوا کہ گویا اُس نے ایک بڑا بھاری خزانہ پالیا، اُس کو زیادہ خوشی اِس بات کی تھی، کہ وہ آئندہ بھی اپنے ہر ایک سبق کو اِسی طرح جی لگا کر کوشش کرے گا تو یاد کر سکے گا، وہ جلدی سے اٹھا، اور بہت ادب کے ساتھ استاد کے سامنے جا کھڑا ہوا۔

استاد: اب کیا چاہتے ہو؟

لڑکا: جناب میں چاہتا ہوں کہ مہربانی فرما کر میرا سبق پھر سن لیجیے۔

استاد: تم کس بِرتے پر درخواست کرتے ہو؟ آدھ گھنٹہ بھی تو نہیں گذرا کہ تم سنانے کھڑے ہوئے تھے، مگر ایک لفظ بھی نہ سنا سکے۔

لڑکا: بے شک جناب! اُس وقت مجھ کو یاد نہ تھا؛ مگر اب تو خدا کے فضل سے میں اچھی طرح سنا سکتا ہوں، اور امید ہے کہ آپ جو کچھ دریافت فرمائیں گے اُس کا ٹھیک جواب دے سکوں گا۔

استاد: خیر، سناؤ!

لڑکے نے تمام سبق اِس سرے سے اُس سرے تک فَر فَر سنا دیا، اور سب

ڈھارس: سہارا، آسرا، تسلی۔ ڈھارس بندھانا: تسلی دینا، سہارا دینا۔ مستعد: تیار۔ فِقرا: عبارت کا ایک ٹکڑا، جملے کا کوئی حصہ۔ اَزبر: حفظ، نوکِ زبان۔ بَشّاش: خوش۔ بِرتے: لیاقت، بھروسہ۔ فَرفَر: جلدی جلدی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ٹھیک سنایا: نہ کچھ بھولا نہ کہیں رُکا، جو بات پوچھی گئی اُس کا معقول جواب دیا، استاد نے بہت خوشی ظاہر کی اور کہا: کہ اگر اِسی طرح آئندہ بھی کوشش کرو گے تو میں امید کرتا ہوں کہ تم ایک لائق طالب علم بن جاؤ گے، پھر تو اُس کا یہ حال ہو گیا کہ مدرسہ میں کوئی لڑکا ایسا نہ تھا جو اُس سے بہتر سبق یاد کر کے لاتا ہو۔

۱۷ نِیل

نیل کا پودا کچھ بہت اونچا نہیں ہوتا، تخمیناً دو گز کے قریب بلند ہوتا ہے، اُس کے پتوں کی شکل کچھ بیضوی سی ہوتی ہے، پتوں کے جوڑے شاخ کی دونوں طرف نکلتے ہیں۔

جب پودے میں کلیاں پھوٹنے کا وقت آجاتا ہے تو اُس کو کاٹ لیتے ہیں، اور گٹھے گٹھے باندھ کر ایک بڑے حوض کے اندر ڈال دیتے ہیں، جو خاص اِسی غرض کے لیے چونے گچ سے تعمیر کیا جاتا ہے، وہ گٹھے اتنی مقدار سے ڈالے جاتے ہیں کہ تین چوتھائی حوض بھر جائے۔

نیل کے گٹھے جو حوض کے اندر ڈالے جاتے ہیں اُن کے اوپر لمبی لمبی بھاری کڑیاں وغیرہ لادی جاتی ہیں؛ تاکہ وہ اُن کے بھاری بوجھ سے دبے رہیں اور جب حوض میں پانی چھوڑا جائے تو اُس کی سطح پر تیرنے نہ لگیں، پھر حوض کو پانی سے اِس قدر بھرتے ہیں، کہ وہ پودے جو کڑیوں کے نیچے دبائے گئے ہیں بالکل پانی میں غرق ہو جائیں۔

معقول: مناسب، درست۔ تخمیناً: تقریباً۔ بیضوی: انڈے جیسی۔ گٹھے گٹھے باندھ کر: گٹھا: گھاس وغیرہ کا پشتارہ۔ گٹھا باندھنا: متفرق چیزوں کو یک جا کرنا۔ کڑی: شہتیر۔ سطح: کسی چیز کا بالائی حصہ۔ غرق ہونا: ڈوبنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جب پودوں کو بھیگے ہوئے چند روز ہو جاتے ہیں تو اُس پانی کی رنگت میں زردی جھلکنے لگتی ہے، اُس وقت موری کی ڈاٹ جو حوض کی تہ میں ہوتی ہے کھول دی جاتی ہے، اور تمام پانی حوض میں چلا جاتا ہے، پہلے حوض کی بہ نسبت نشیب میں بنا ہوتا ہے۔

اب اِس زردی مائل پانی کو جو نیچے کے حوض میں آ گیا ہے لمبی لکڑیوں اور بانسوں کے ذریعے سے بِلوٗنا شروع کرتے ہیں، اِس ترکیب سے باہر کی ہوا پانی میں شامل ہو جاتی ہے، اور زرد رنگ کے ذرّوں کو جو پانی کے اندر گھُلے ہوئے ہیں نِیلا بنا دیتی ہے۔

جب پانی خوب نیلا ہو جاتا ہے تو اُس کو چھوڑ دیتے ہیں؛ تا کہ نیل کے ذرّے تہ نشین ہو جائیں، پھر اوپر اوپر کا صاف پانی ایک موری کی راہ سے باہر نکال دیا جاتا ہے، اور نیلی گاد باقی رہ جاتی ہے جس کو جوش دے کر پانی سُکھا لیتے ہیں۔

اب نیل کی ٹِکیاں دبا دبا کر بنائی جاتی اور بہت حفاظت کے ساتھ وزن کر کے لکڑی کے صندوقوں میں بند کی جاتی ہیں، اور جہاں اُن کی گاہکی ہوتی ہے وہاں سر بند صندوق روانہ کر دیے جاتے ہیں۔

نیل رنگنے کے کام آتا ہے، اُس کی بڑی قیمت ہوتی ہے، کبھی کبھی دو سو، اڑھائی سو روپیہ مَن کے حساب سے فروخت ہوتا ہے، جس سال نیل گِراں بِکتا ہے نیل کے کارخانے والوں کو بڑی منفعت حاصل ہوتی ہے؛ مگر جب

زردی: پیلا پن۔ جھلکنا: چمکنا، ظاہر ہونا۔ موری: نالی، پانی کے نکاس کا راستہ۔ ڈاٹ: سوراخ بند کرنے کی چیز۔ تہ: نچلا حصہ، تلا۔ نشیب: نیچائی۔ بِلوٗنا: پے در پے حرکت دینا۔ تہ نشین: نیچے بیٹھنے والا۔ گاد: تلچھٹ۔ گاہکی: تجارت۔ سر بند: منھ بند، پیک کیا ہوا، ڈھکن دار۔ گِراں: مہنگا۔ منفعت: نفع۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اَرزاں ہو جاتا ہے یا پیداوار اچھی نہیں ہوتی تو خسارہ بھی بہت ہوتا ہے؛ یہاں تک کہ کارخانہ پَٹ ہو جاتا ہے۔

نیل خاص کر ہندوستان میں پیدا ہوتا ہے، بنگالے میں اِس کی کاشت بہت ہوتی ہے، اور وہاں نیل بنانے کے بہت سے کارخانے ہیں، اب کسی قدر ملکِ امریکہ کے گرم حصوں میں بھی بویا جانے لگا ہے۔

۱۸ حکایت

کوئی شکاری ایک تنگ منھ والے برتن میں تھوڑی سی مٹھائی ڈال کر جنگل میں رکھ آیا، ایک بندر نے اُس کو دیکھا، پاس جو گیا تو مٹھائی نظر آئی، فوراً برتن کے منھ میں ہاتھ ڈالا اور مُٹّھی بھر کے مٹھائی نکالنی چاہی؛ لیکن اب نکلے تو کیوں کر نکلے؟ نہ برتن کا منھ کشادہ ہو سکتا ہے نہ وہ بندھی مُٹّھی کھولتا ہے، اُس کو نہ طمع اجازت دیتی ہے، نہ عقل رہ نمائی کرتی ہے کہ مٹھائی سے دست بردار ہو اور اپنی جان بچائے، آخر شکاری آیا اور بندر کو گرفتار کر لیا۔ بِعینہٖ یہ مثال اُن لوگوں پر صادق آتی ہے جو مال کی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں؛ یہاں تک کہ وہ بڑا صَیّاد یعنی: موت اُن کو گرفتار کر کے لے جاتا ہے۔

۱۹ کھانا پینا اور سونا

انسان غذا کی بہ دولت تازہ وتوانا ہوتا اور بڑھتا ہے، اُس کی خوراک کی

اَرزاں: سستا۔ پَٹ ہو جانا: بند ہو جانا۔ کشادہ: کھلا ہوا، چوڑا۔ دست بردار ہونا: ہاتھ کھینچ لینا، چھوڑ دینا۔
بِعینہٖ: ہو بہو۔ صادق آنا: چسپاں ہونا، ٹھیک ہونا۔ صَیّاد: شکاری۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

خاص چیزیں: گیہوں، چنا، چاول، میوہ، ساگ پات، دودھ، گھی ہیں۔

انسان بہ خوبی زندہ رہ سکتا ہے اگر حیوانی اور نباتی غذا ملا کر کھاتا رہے: حیوانی غذائیں وہ ہیں جو حیوانات کے جسم سے حاصل ہوتی ہیں، مثلاً: دودھ، گھی وغیرہ؛ نباتی غذائیں وہ ہیں جو درختوں سے یا سبزہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

درخت اور سبزہ سے جو خوراک آدمی کو ملتی ہے اُن میں سے بعض تُخم ہیں، مثلاً: گیہوں، چنا، مٹر، ماش، مونگ وغیرہ؛ بعض پھل ہیں، مثلاً: کدّو، تُرئی، بینگن، خربوزہ، تربوز وغیرہ؛ بعض جڑیں ہیں، جیسے: گاجر، آلو، شَلغَم، چُقندر، پیاز وغیرہ؛ بعض پتّے ہیں، جیسے: میتھی، پالک، سویہ، پودینہ، ہرا دھنیا وغیرہ؛ بعض پھول ہیں، جیسے: گوبھی کا پھول، کچنال کی کلیاں وغیرہ۔

حیوانی غذائیں اور غلہ آدمی کی اصلی خوراک ہیں؛ کیوں کہ اِن سے گوشت، پوست اور ہڈّی کو مدد پہنچتی ہے؛ مگر ترکاریاں اور ساگ اِیندھن کا کام دیتی ہیں، وہ بدن میں حرارت بڑھاتی ہیں، اُس حرارت سے کھانا ہضم ہوتا ہے اور آدمی زندہ رہتا ہے، اگر ہری ترکاری بالکل نہ ملے تو بعض بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

دودھ نہایت لطیف و نفیس غذا ہے، اِس میں وہ سب چیزیں شامل ہیں جو انسان کی زندگی قائم رکھنے کے واسطے ضروری ہیں، قدرت نے کیا حکمت سے یہ مفید عَرق تیار کیا ہے جس میں کھانا اور پانی دونوں شامل ہیں، اور انسان کو ہر حالت میں نفع بخشتا ہے: بچہ، جوان، بڈھا، تندرست، بیمار سب کے مزاج کے موافق ہے۔

ساگ پات: سبزی، بھاجی۔ تُخم: بیج۔ پوست: کھال، جلد۔ لطیف: نرم، پاکیزہ۔ نفیس: عمدہ۔ حکمت: دانائی، عقل۔ عَرق: شیرہ، رس۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ معدے میں پہنچ کر پکتی ہے، اُس میں سے جو کارآمد حصہ ہے وہ خون بن کر بدن میں رہ جاتا ہے، باقی فضول حصے خارج ہو جاتے ہیں؛ مگر ایک بار جس قدر خون بنتا ہے وہ ہمیشہ کے لیے کافی نہیں؛ کیوں کہ ہر وقت صَرف ہوتا رہتا ہے، کچھ حصہ سانس اور پسینے کی راہ سے باہر نکل جاتا ہے۔

آدمی کے بدن میں سے کچھ نہ کچھ ہر وقت گھٹتا اور تحلیل ہوتا ہے، اِس لیے اُس کو تازہ مدد پہنچانے کی ضرورت ہے، اِس ضرورت کی خبر ہم کو بھوک دیتی ہے؛ گویا بھوک معدے کی آواز ہے کہ اب مجھ کو غذا پہنچاؤ، معدے کو بے اندازہ بھرنا نہ چاہیے، اِس سے ہضم میں فُتور پڑتا ہے، غذا معدے کے اندر سڑ جاتی ہے، اُس وقت آدمی سست اور بیمار ہو جاتا ہے۔

نہ کھاؤ اتنا زیادہ کہ ڈال دے بیمار	نہ اتنا کم ہو کہ ناطاقتی ہی ڈالے مار

پانی بھی انسان کے لیے ضروری چیز ہے، بغیر اِس کے غذا معدے میں گلتی اور گُھلتی نہیں، جب معدہ اور بدن کو پانی کی خواہش ہوتی ہے تو ہم کو پیاس لگتی ہے، نہایت صاف ستھرا اور ٹھنڈا پانی پینا چاہیے، گندا اور ناصاف پانی آدمی کی صحت میں خلل ڈالتا ہے، چائے اور قہوے کا پینا بھی مفید ہے؛ مگر نشیلی چیزوں کا پینا نہایت مُضر ہوتا ہے، اِس سے ہمیشہ پرہیز واجب ہے۔

بعض آدمیوں کو تمبا کو پینے یا کھانے کی لت پڑ جاتی ہے، اِس سے کچھ

کارآمد: کام میں آنے والا۔ فضول: بے فائدہ، بے کار۔ تحلیل: گھل جانا۔ فُتور: خرابی، نقص۔ ناطاقتی: طاقت کا نہ ہونا۔ مُضر: نقصان دینے والا۔ لت پڑنا: بری عادت پڑنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

فائدہ نہیں، جو دام اُس میں صَرف ہوتے ہیں وہ محض بے کار جاتے ہیں، اِس کے علاوہ بڑی مَضَرَّت یہ ہے کہ وہ آدمی کے دماغ اور نگاہ کو خراب کرتا ہے، خاص کر بچوں کو نہایت احتیاط لازم ہے، کبھی بھول کر حُقّے کو منہ نہ لگائیں۔

آدمی کی زندگی کے لیے سونا بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسے کہ کھانا اور پینا، سونے سے بدن راحت پاتا اور ترو تازہ ہو جاتا ہے، اگر راحت مُیَسَّر نہ آئے تو آدمی مرجائے، جوان کی بہ نسبت بچوں کو سونے کی زیادہ حاجت ہے، بچہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے اُسی قدر زیادہ سوتا ہے، سوتے میں ہم اکثر خواب دیکھتے ہیں، خواب کیا ہے؟ وہ ہمارے ہی خیالات ہیں جو اِس وقت ہمارے دماغ میں گذرتے ہیں۔

۲۰ اب آرام کرو!

جھُٹ پُٹا سا ہوگیا ہے شام کا	صاحبو! یہ وقت ہے آرام کا
قصد چڑیوں نے بسیرے کا کیا	ڈھونڈتی ہیں اپنا اپنا گھونسلا
دیکھنا سورج ہے چھپنے کے قریب	تھم گئے چلتے مسافر بھی غریب
لو! کبوتر بھی گرے پر جوڑ کر!	لیں گے اپنے چھوٹے بچوں کی خبر
شام کو بستی سے جنگلوں کی طرف	اُڑ چلے کوّے بھی مل کر صف بہ صف
دن میں جو آواز تھی مَدّھم پڑی	بِھنبِھناہٹ مکھّیوں کی کم پڑی!

مضرت: نقصان۔ جھُٹ پُٹا: صبح تڑکے یا سرِ شام کی ہلکی تاریکی۔ بسیرا: آرام، قیام، رات کو ٹھہرنے کی جگہ۔ پر جوڑنا: پروں کو ملانا، جب پرندے بلندی سے تیزی سے اترنا چاہتے ہیں تو پر جوڑتے ہیں۔ (اُڑتے چلے جاتے ہیں منہ موڑ کر ❁ باغ پہ گر پڑتے ہیں پر جوڑ کر)۔ بِھنبِھناہٹ: مکھّیوں کے اُڑنے کی آواز۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جانور دن بھر قُلانچیں بھر چکے	اپنا اپنا کام پورا کر چکے
وہ جو کُٹ کُٹ کر رہی تھیں مرغیاں	ڈھونڈتی ہیں اپنے ڈَربے کا نشاں
بھیڑ، بکری، اونٹ، گھوڑا، گاؤ، خر	آن پہنچے اپنے اپنے تھان پر
اب ہَوا کے تیز جھونکے رُک گئے	سو گئے پیڑ اور پتّے جھک گئے
لو سویرے تک ہمارا بھی سلام	وقت ہے ناوقت کیا کیجیے کلام
اب کہاں باقی ہے موقع کام کا	صاحبو! یہ وقت ہے آرام کا

۲۱ پانی کی شکلیں

ہوا اور روشنی کے مانند دنیا میں پانی بھی ایک عام چیز ہے، سُمَندروں اور جھیلوں میں بھرا پڑا ہے، روئے زمین کا تین چوتھائی حصہ پانی میں پوشیدہ ہے۔

پہاڑوں سے چھوٹے چھوٹے نالے، ندیاں، سیلاب جاری رہتے ہیں، وہی باہم مل جُل کر بڑے دریا بن جاتے ہیں، پانی تالابوں اور حوضوں میں بھی بھرا رہتا ہے: کہیں اس کو کُنواں کھود کر نکالتے ہیں، کہیں چشموں اور سوتوں سے اُبلتا ہے۔

وہ حرارت پا کر بھاپ بن جاتا ہے، آفتاب کی گرمی دن بھر تری اور خشکی کو تپاتی اور پانی کو بھاپ بنا کر ہوا میں اڑاتی ہے، جب وہ ہوا میں شامل ہو کر نظر سے غائب ہو جاتا ہے تو ہم اُس کو بُخار کہتے ہیں۔

قُلانچ بھرنا: چوکڑیاں بھرنا، اچھلنا، کودنا۔ ڈَربہ: مرغیوں اور کبوتروں کے بند کرنے کا گھر۔ تھان: اصطبل۔ نالا: برساتی نہر۔ ندی: چھوٹا دریا۔ سیلاب: پانی کی رَو، بہاؤ۔ سوت: پانی نکلنے کی جگہ، زمین کے وہ سوراخ یا نالیاں جن سے ندی یا دریا میں پانی ابلتا ہے، چشمہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جوں جوں رات بھیگتی ہے خنکی ہوتی جاتی ہے، اُس وقت پانی کے اَبخرے جو ہَوا میں شامل ہیں کسی قدر دریاؤں، جھیلوں اور گھاٹیوں کے آس پاس ہوا میں اِدّھر رہتے ہیں، اُن کو کُہر کہتے ہیں، کسی قدر پہاڑیوں کی چوٹیوں پر جم جاتے ہیں، اُن کو پالا بولتے ہیں؛ مگر پانی کی بڑی مقدار دُھنی ہوئی روئی کے پہلوں کی مانند ہوا میں اڑتی پھرتی ہے، اُس کو ہم بادل یا اَبر کہتے ہیں۔

تم نے بوڑھیوں کی زبانی ضرور سُنا ہوگا کہ بادل سمُندر سے پانی پی کر آتے ہیں، کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ کوئی جانور ہیں! یہ خیال بالکل غلط ہے، بادل حقیقت میں چھوٹے چھوٹے قطرے اُسی پانی کے ہیں جس کو تم پیتے اور کام میں لاتے ہو۔

پانی کے چھوٹے قطرے جو اَبر کی شکل میں نظر آتے ہیں، جب وہ باہم مِل جُل کر موٹے اور وزنی ہونے لگتے ہیں تو پھر ہَوا اُن کا بوجھ سنبھال نہیں سکتی، اُس وقت وہ پھُہار یا بُوندوں کی صورت میں زمین پر گرنے شروع ہوتے ہیں، اُسی کو ہم مینہ یا بارش کہتے ہیں۔

جب سخت سردی ہوتی ہے تو پانی جم کر پتھر کی مانند ہو جاتا ہے، اُسی کو ہم برف کہتے ہیں، سرد ملکوں میں جب کڑاکے کا جاڑا پڑتا ہے، تو سمُندر، جھیل، تالاب اور ندی کی سطح پر ایک طبقہ برف کا بن جاتا ہے، کبھی پانی اوپر ہی سے جما جمایا برستا ہے،

رات کا بھیگنا: رات کا نصف سے زائد حصہ گذرنا۔ بھیگی رات: آدھی رات گذر جانے کے بعد رات کا باقی حصہ۔ جوں جوں رات بھیگتی ہے: جوں جوں رات گذرتی ہے۔ خنکی: ٹھنڈی۔ ابخرے: (بخار کی جمع) بھاپ۔ گھاٹی: دو پہاڑوں کا درمیانی راستہ۔ پہلوں: (پہل کی جمع) دھنی ہوئی روئی کا چھوٹا سا گچھا۔ سرد: ٹھنڈے۔ کڑاکا: سخت، کڑاکے کا جاڑا: سخت سردی۔ طبقہ: درجہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اُس کو ہم اولا کہتے ہیں، اور جب پانی کی بھاپ جم جاتی ہے تو وہ پالا کہلاتی ہے۔

اِس بیان کو پڑھ کر تم سمجھ لوگے کہ گرمی، سردی کی تاثیر سے پانی کیا کیا شکلیں بدلتا ہے: بھاپ، کُہرا، اوس، بادل، اولا، برف؛ یہ سب اِسی کی شکلیں ہیں، کیا قدرت ہے خدا کی جو ایک ہی چیز کو اتنی شکلوں میں ظاہر کرتا ہے!۔

۲۲ ایک کسان

چند سال گذرے کہ ایک کسان گنگا کے کنارے کسی چھوٹے سے مَزرَعہ میں آباد تھا، اُس غریب کے پاس ایک گائے تھی، ایک برس ایسا سخت قحط پڑا کہ گائے کے واسطے گھاس کا تنکا بھی مُیسَّر نہ آیا۔

کسان کو سخت تردّد ہوا، کہ گائے مرگئی تو کیوں کر زندگی بسر ہوگی؟ پھر اتنا سہارا بھی عیال واطفال کو نہ رہے گا، کہ دودھ پی کر دم تھام لیں، کچھ دیر تک ہر قسم کی تدبیریں سوچتا رہا، آخر کار اِس کے سوا کوئی چارہ نظر نہ آیا، کہ چارہ کہیں سے چُرا کر لائے یا گائے سے ہاتھ اُٹھائے۔

وہ رات کے وقت ایک ہمسایہ کسان کے کھیت میں جا گُھسا، اور اُس کی گَرِّی میں سے چارہ چُرانا شروع کیا، جب یہ ناجائز کام کر رہا تھا، خود اُس کی زبان سے نکلا:

ایمان بڑی چیز ہے دنیا میں پر افسوس!	کیا کیجیے جب جان کی جوکھوں نہ سہی جائے

مَزرَعہ: کھیتی، گاؤں۔ تردّد: فکر، پریشانی۔ عیال واطفال: بیوی بچے۔ دم تھام لینا: جان بچانا۔ ہاتھ اٹھانا: کھو بیٹھنا۔ گَرِّی: سوکھی گھاس کا ڈھیر۔ پر: لیکن۔ جوکھوں: جوکھم، خطرہ، اندیشہ، جان کی جوکھو: خطرہ جان۔ مصیبت، تکلیف۔ سہنا: برداشت کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اب گائے کو رکھتا ہوں، تو ایمان ہے جاتا
ایمان کو رکھتا ہوں، تو ہاتھوں سے چلی گائے

اُس نے پھر تامّل کیا کہ میں کیا کام کر رہا ہوں! فوراً جہاں سے چارہ اٹھایا تھا وہیں رکھ دیا اور کہنے لگا:

ایمان سلامت ہے تو ہے آس خدا سے
مرتی ہے اگر گائے تو مر جائے بلا سے!

بھوکی گائے کو یاد کر کے پھر اُس کا جی بھر آیا، اور سوچنے لگا کہ ہائے! کیوں کر اِس کی جان بچاؤں؟ اِس کو مر جانے دوں تو بچوں کو کیا کھلاؤں؟ یہ سوچ کر پھر گٹھری میں سے چارہ نکالا اور مُستَعِد ہوا کہ بوجھ سر پر لے چلے، جس وقت وہ بوجھ اٹھانے کو جُھکا ہے، ایک آواز کان میں آئی:

ہے برا یہ کام او نادان! نہ کر
چارے پر ایمان کو قربان نہ کر

غریب کسان کو معلوم نہ ہوا کہ یہ آواز کس کی ہے؟ مگر جو ہدایت اِس غیبی آواز میں بھری ہوئی تھی وہ اُس کے دل میں اثر کر گئی، حیا کی خصلت جو انسان کو ہر برے فعل سے بچاتی ہے، اُس کی طبیعت میں تازہ ہوگئی، وہ چوری سے باز رہا اور اپنے آپ کو ملامت کرتا گھر کی طرف چل دیا۔

دوسرے دن وہ حیرت زدہ سا رہ گیا، جب دیکھا کہ وہی ہمسایہ چَری کا بھاری گٹّھا لیے اِس کے دروازے پر کھڑا ہے، پہلا لفظ جو اُس نے کہا یہ تھا:

تامّل: سوچ، فکر۔ آس: امید، آرزو۔ بلا سے: کوئی پرواہ نہیں۔ جی بھر آنا: رحم آنا، ترس کھانا۔ مُستَعِد: تیار۔ نادان: ناسمجھ۔ ہدایت: رہنمائی۔ حیا: شرم۔ باز رہنا: رک جانا۔ حیرت زدہ رہنا: تعجب میں پڑنا۔ چَری: باجرے وغیرہ کے سوکھے پودے، اناج کے ہرے پودے جو کاٹ کر جانوروں کو کھلائے جائیں عموماً جوار باجرا اور مکئی کے پودے۔ گٹّھا: گھاس یا لکڑیوں وغیرہ کا پُشتارہ، بڑی گٹھڑی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

چوری میں کیا دھرا ہے! ایمان ہے تو سب کچھ	لے گا ئے کی نہ کرنا اے یار فکر اب کچھ

وہ بھی عجیب وقت تھا! غریب کسان کو فوراً معلوم ہو گیا کہ رات کی کارروائی سے میرا ہمسایہ ضرور واقف ہے، وہ خاموش تھا؛ مگر شرمندگی اور خوشی کی بھری نگاہوں سے نیک ہمسائے کا شکریہ ادا کر رہا تھا۔

اتفاق یوں ہوا کہ رات کو اِس کا ہمسایہ اپنے کھیت پر موجود تھا، اور ایک پوشیدہ جگہ میں بیٹھا تمام ماجرا دیکھتا رہا، وہ غیبی آواز اِسی ہمسایہ کی آواز تھی، اگر چہ ممکن تھا کہ وہ اُسی وقت اپنی رحم دلی ظاہر کرتا؛ مگر اُس نے یہی مناسب سمجھا کہ اپنے غریب اور مایوس ہمسایہ کو یکا یک خوش کرے۔

۲۳ راجہ بکر ماجیت

بکر ماجیت راجپوت خاندان کا نہایت گرامی راجہ ہوا ہے، اگر چہ اِس کے زمانہ کو ساڑھے اُنّیس سو برس کے قریب ہوئے؛ مگر ہندوستان کی اعلیٰ قوموں میں اب تک اِس کا نام زندہ ہے، اُجین - جو مالوہ کی سرزمین میں اب بھی ایک مشہور و معروف شہر ہے- اِس کا پائے تخت تھا۔

دانش مندی، انصاف اور شجاعت میں یہ راجہ افضل گِنا جاتا ہے، اِس نے فقیرانہ بھیس بدل کر مدت تک سَیر و سیاحت کی، اور غیر ممالک والوں کے علم

دھرنا: رکھنا۔ ماجرا: واقعہ، کیفیت، حالت۔ رحم دلی: ہم دردی۔ مایوس: نا امید۔ یکا یک: آناً فاناً، اچانک۔ گرامی: مکرّم، معظم۔ پائے تخت: راجدھانی۔ بھیس: لباس، وضع قطع۔ بھیس بدلنا: وضع بدلنا۔ سیر و سیاحت: گھومنا، پھرنا، دورہ، سفر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

وہنر اور عقل وحکمت کو خوب دیکھا بھالا، پچاس برس کی عمر میں ملک گیری کا ارادہ کیا، مالوہ اور گجرات کا خطّہ چند مہینوں میں فتح کرلیا، اور بہت تھوڑے عرصے میں وہ ہند کا مہاراجہ بن گیا۔

راجہ بکر ماجیت کا دربار تو بڑی شان وشوکت کا تھا؛ مگر اُس کی اپنی گذران کا طریقہ ایسا سیدھا سادھا بے تکلف تھا، جیسا بڑے پرہیز گاروں اور درویشوں کا ہوتا ہے، وہ ایک بوریے پر سوتا، اور پانی کی ایک ٹِھلیا کے سوا کچھ سامان اپنے مکان میں نہ رکھتا۔

اِس گیانی اور گُنی راجہ کی سبھا میں بڑے بڑے مشہور عالم، فاضل اور شاعر شریک تھے، جو اُس کی سبھا کے نورتن کہلاتے تھے، کالی داس جو ہندوستان کا نام ور شاعر ہوا ہے، وہ بھی اِس راجہ کی سبھا کا ایک رتن تھا، انصاف اور شجاعت سے جو شہرت راجہ کو حاصل ہوئی، علم کی حمایت اور عالموں کی قدر دانی نے اُس کو اور بھی چمکا دیا۔

راجہ نے اپنی قوم کے دشمنوں پر بڑی فتح حاصل کی تھی، اِس لیے اُس کا عہد نہایت مبارک سمجھا گیا، اور اِسی سے سَمبت شمار ہونے لگا، آج تک ہمارے ملک میں اِس سمبت کا رواج موجود ہے؛ بَہی کھاتوں میں، پَتروں میں اور بہت سے کاغذوں

ملک گیری: ملک حاصل کرنا۔ خطہ: حصہ، علاقہ۔ فتح کرنا: جیتنا۔ مہاراجہ: بڑا راجا۔ ٹِھلیا: چھوٹا گھڑا، پانی یا شراب وغیرہ کا مٹی کا برتن۔ گیانی: عالم، فاضل، عقل مند، سوجھ بوجھ والا۔ گُنی: ہنر مند، کمال والا۔ سبھا: مجلس، محفل۔ نورتن: نو جواہرات، قابل آدمیوں کی کونسل، اکبر اور بکر ماجیت کے نورتن مشہور ہیں۔ حمایت: طرف داری۔ عہد: زمانہ، وقت۔ سَمبَت: ہندی سال جسے راجہ بکر ماجیت نے ۵۷ قبل مسیح میں جاری کیا تھا، یہ سال چیت کے مہینے سے شروع ہوکر پھاگن میں ختم ہوتا ہے۔ بَہی کھاتا: روزنامچہ، حساب کی کتاب۔ پَتر: چٹھی، خط۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

میں وہ سمبت لکھا جاتا ہے، عیسوی سن سے اِس میں ستاون سال کی زیادتی ہے۔

اب تم غور کرو! کہ ایسا بڑا راجہ کس مختصر سامان سے اپنی زندگی بسر کرتا تھا، بے شک انسان کو گذران کرنے کے لیے بہت تھوڑا سامان کافی ہے؛ لیکن عیش وآرام کی ہوَس طرح طرح کے فضول سامان جمع کراتی ہے، اور جب کسی چیز کی آدمی کو عادت ہو جاتی ہے تو وہ چیز ضروری بن جاتی ہے، پھر اُس میں کچھ مزہ نہیں آتا، اُس وقت انسان کو دوسری چیزوں کی طلب ہوتی ہے۔ غرض جتنا عیش کا سامان بڑھتا ہے اُسی قدر خواہش کو ترقی ہو جاتی ہے، اور وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔

۲۴ دھات

دھات صاف اور چمک دار ہوتی ہے؛ مگر شیشے کی طرح نظر اِس کے آر پار نہیں گذر سکتی، اِس کا وزن بھی اور قسم کی چیزوں سے زیادہ ہوتا ہے، مثلاً: لوہا بہ نسبت مٹی اور پانی کے بھاری ہے، ایک خاصیت دھات کی یہ ہے کہ کوٹنے سے چوڑی اور چپٹی پڑ جاتی ہے، مٹی یا پتھر کی طرح ریزہ ریزہ نہیں ہو جاتی، وہ حرارت سے پگھل جاتی ہے؛ مگر لکڑی کے طور پر جلتی نہیں، اِس کا تار کھینچو تو بہت لمبا کھنچ سکتا ہے۔

دھات زمین کے اندر سے نکلتی ہے، جہاں سے کھود کر اُس کو نکالتے ہیں وہ ''کان'' یا ''مَعدِن'' کہلاتی ہے، اور جو دھات کان سے نکلتی ہے اُسی کے نام سے مشہور ہوتی ہے، جیسے: لوہے کی کان، تانبے کی کان وغیرہ۔

ہوَس: خواہش، شوق، آرزو، تمنا۔ دھات: وہ معدنی جوہر جس میں پگھلنے کی صلاحیت ہو، جیسے: لوہا، رانگ، سونا، چاندی وغیرہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کئی قسم کی دھاتیں دنیا میں پائی گئی ہیں: اُن میں سے پلاٹینم، سونا، چاندی کم یاب اور بیش قیمت ہیں، اِن تینوں میں یہ بھی بڑا وصف ہے کہ اِن کو زنگ نہیں لگتا؛ آگ، پانی اور ہوا کی تاثیر سے اِن کی آب وتاب میں کچھ خلل نہیں پڑتا، اِسی خوبی کی وجہ سے اِن تینوں کو اصیل، اور باقی کو رذیل دھات کہتے ہیں۔

(۱) پلاٹینم

یہ دھات دنیا میں بہت کم ملتی ہے، چاندی کی مانند اُجلی اور لوہے کی مثال سخت ہوتی ہے، اِس کا تار سب سے زیادہ باریک اور دراز بن سکتا ہے، وزن میں سونا سب سے زیادہ بڑھیا ہے؛ مگر یہ اُس سے بھی وزنی ہے؛ چناں چہ ہم مقدار خالص پانی سے ۲۲ گُنی بھاری ہوتی ہے، اِس کا پگھلانا بھی مشکل ہے، سب دھاتوں سے زیادہ حرارت چاہتی ہے، گھڑی کے نہایت مہین اور عمدہ پُرزے اِسی دھات کے بنائے جاتے ہیں؛ کیوں کہ وہ بہت پائیدار ہوتے ہیں۔

(۲) سونا یا طِلا

رنگ میں نہایت خوش نما، وزن میں سب سے اعلیٰ، خالص پانی سے ۱۹ گُنا بھاری ہوتا ہے، اِس کے ذرّے آپس میں نہایت پیوستہ ہیں، اِسی وجہ سے زیادہ وزنی ہے، کوٹنے پیٹنے سے بہت بڑھ سکتا ہے، طبق گر جب دو چمڑوں کے بیچ

کم یاب: کم پائی جانی والی۔ بیش قیمت: قیمتی، گراں، مہنگی۔ وصف: خوبی۔ آب وتاب: چمک دمک، رونق۔ اصیل: اصلی، کھری، اعلیٰ قسم کی۔ رذیل: گھٹیا۔ دراز: لمبا، چوڑا۔ ہم مقدار: برابر کی مقدار۔ خوش نما: خوب صورت۔ پیوستہ: ملے ہوئے، جڑے ہوئے۔ طبق گر: سُنار۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

میں رکھ کر اِس کو ہتھوڑے سے کوٹتے ہیں، تو ایسے ہلکے اور مہین ورق بن جاتے ہیں کہ پھونک مارو تو ہوا میں اُڑ جائیں۔

سونے کی اشرفی بنتی ہے جس پر شاہِ وقت کا سکہ ہوتا ہے، انواع واقسام کے زیورات اِس کے بنائے جاتے ہیں، امیروں اور بادشاہوں کے بعض برتن بھی سونے کے ہوتے ہیں۔

سونے کا ملمّع خوب ہوسکتا ہے، اگر ایک چاندی کے تار پر سونا لپیٹ کر اُس کو بڑھانا شروع کریں، تو جس قدر لمبا ہوتا جائے گا سونا بھی اُس پر پھیلتا جائے گا، یہاں تک کہ ۹ میل لمبے تار کے واسطے ایک تولہ سونا کافی ہے۔

سونے میں ایک یہ بھی وصف ہے کہ وہ بہت سخت نہیں ہوتا؛ لیکن سیسے اور رانگ کی طرح بہت نرم بھی نہیں، اِس کا مزاج نرمی اور سختی میں مُعتدل ہے؛ اِسی سبب سے اِس پر ٹھپّہ خوب پڑتا ہے۔

سونے کا کھرا کھوٹا پن اُس کے وزن سے ٹھیک ٹھیک معلوم ہوسکتا ہے، اگر ایک ہی قدوقامت کی دو اشرفیاں ہوں، اور اُن میں ایک کچھ ہلکی ہو، تو سمجھ لو کہ یقیناً اُس میں کسی دوسری دھات کا میل ہے۔

سونے کی کانیں زیادہ تر جنوبی امریکہ، ساحلِ افریقہ، یورپ اور آسٹریلیا میں ہیں، بعض ملکوں کے اندر دریا کی ریت میں سونے کے ذرّات ملے ہوئے پائے جاتے ہیں۔

ملمّع: گلٹ، پالش، سونے یا چاندی کا پانی چڑھایا ہوا۔ معتدل: درمیانی، متوسط۔ ٹھپّہ: نقش، چھاپ، مہر۔ ساحل: سمندر کا کنارہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

(۳) چاندی

یہ تیسرے درجے کی اصیل دھات ہے، سفید اور اُجلی تو ہے؛ لیکن سونے کی صفائی، پائیداری اور چمک دَمک کو نہیں پہنچتی، کوٹنے سے بڑھ سکتی ہے۔

سونے کی بہ نسبت اِس کے ملمّع کا زیادہ رِواج ہے؛ چناں چہ امیروں اور دولت مندوں کے چمچے، پیالے وغیرہ چاندی کے پانی سے قلعی کیے جاتے ہیں، اور دھاتوں کی قلعی کھانے کے ساتھ مل کر آدمی کی صحت میں خلل ڈالتی ہے؛ مگر چاندی کسی طرح مُضر نہیں، اِس کے علاوہ رانگ کی قلعی سے زیادہ اُجلی اور دیرپا ہوتی ہے۔

سونے کی طرح چاندی کے بھی ظُروف، زیور اور سکے بنتے ہیں؛ بلکہ اس کے سکوں کا رواج سونے سے زیادہ ہے، اِس کا وزن سونے سے بہت ہلکا ہے، خالص پانی سے ۱۰ ار گُنی ہوتی ہے۔

(۴) پارہ یا سیماب

تمام دھاتوں میں پارہ ایک عجیب چیز ہے، چاندی سا اُجلا، پانی سا پتلا، ذرا حرکت دی اور اِدھر سے اُدھر بھاگا؛ اِسی واسطے بے تابی اور بے قراری میں پارہ کی مثال دیتے ہیں، جو شخص ایک حالت پر نہیں رہتا یا چُپ کا نہیں بیٹھتا، اُس کو کہتے ہیں: ”آدمی کاہے کو ہے سیماب ہے!“۔

قلعی کرنا: برتنوں پر سفیدی کرنا۔ (قلعی: ایک سفید رنگ کی ملائم دھات جو چاندی سے مشابہت رکھتی ہے، اور تانبے پیتل وغیرہ کے برتنوں پر ملمع کرنے اور مرکب دھات بنانے کے کام آتی ہے)۔ دیرپا: دیر تک رہنے والی۔ ظُروف: (ظرف کی جمع) برتن۔ بے تابی: بے چینی۔ بے قراری: بے اطمینانی، بے چینی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

وہ معمولی حرارت میں سیّال ہوتا ہے؛ لیکن زیادہ سردی پاتا ہے تو منجمد ہوجاتا ہے، اُس وقت اور دھاتوں کی طرح کوٹنے پیٹنے کے قابل ہوجاتا ہے، جب زیادہ گرمی پاتا ہے تو وہ ہَوا ہوجاتا ہے، اور ہمیشہ پانی کی طرح بخار بن کر اُڑتا رہتا ہے۔

پارہ سے گرمی کے اندازہ کرنے کا ایک عمدہ اوزار بتایا گیا ہے، شیشے کی پتلی نلی کو ہَوا سے خالی کر کے اُس میں پارہ بھر دیتے ہیں، جس قدر گرمی زیادہ ہوتی ہے اُسی قدر پارہ پھیلتا ہے، اور جتنی کم ہوتی ہے اتنا ہی سُکڑتا ہے، اِس طرح صحیح پیمائش گرمی کی ہوجاتی ہے۔

اگر پارہ کو گاڑھا کر کے سونے کے ساتھ ملائیں، تو دونوں حَل ہوکر ایک ذات ہوجاتے ہیں، اب اِس کو چاندی یا کسی اور دھات پر پھیلاؤ تو لپٹ جائے گا، پھر اِس کو آنچ دو تو پارہ فوراً اُڑ جائے گا، اور سونے کی جھلک باقی رہے گی، اِس طرح پارہ کی لاگ سے سونے کا مُلَمَّع ہوتا ہے۔

پارہ دوا کے طور پر بھی کام میں آتا ہے، کتنی ہی بیماریوں کو دور کرتا ہے، وہ پانی سے ساڑھے تیرہ گنا وزنی ہے، یعنی: سونے سے ہلکا اور چاندی سے بھاری۔ یورپ، جنوبی امریکہ میں پارہ کی کانیں ہیں۔

(۵) تانبا

تانبے کی رنگت میں سرخی کی دمک ہوتی ہے، وہ بہت بھاری بھی نہیں ہوتا، پھر بھی پانی سے ۹ گنا وزنی ہے۔

سیّال: بہنے والا۔ منجمد ہونا: جمنا۔ حَل ہونا: ملنا۔ آنچ دینا: گرم کرنا۔ لاگ: ربط، تعلق۔ دمک: چمک۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کوٹنے سے اِس کا باریک پتر اور کھینچنے سے باریک تار بن جاتا ہے، گرم تو جھٹ ہوجاتا ہے؛ البتہ اِس کے پگھلانے کو آنچ تیز چاہیے؛ مگر بہت دیر تک جلانے سے میل مٹی سا ہوجاتا ہے، تُرشی اور نمک کے لگنے سے اِس کا زنگار بنتا ہے جو آدمی کے لیے زہر ہے۔

تانبا اَرزاں ہے، اِسی واسطے اِس کے باسَن کثرت سے بنائے جاتے ہیں جن پر رانگ کی قلعی کرلیتے ہیں، اگر قلعی نہ کریں تو کھانا زنگاری ہوجائے، اور کھانے کے قابل نہ رہے۔

کشتیوں اور جہازوں کے پیندے میں پائیداری کی غرض سے تانبے کے پتر جڑ دیتے ہیں، اِس ترکیب سے یہ بھی فائدہ ہے کہ سمندر کے کیڑوں سے لکڑی محفوظ رہتی ہے، تانبے کے سکے بھی بنتے ہیں؛ چناں چہ پیسے اور پائیاں اِسی کی ہوتی ہیں۔

(۲) جَست

جَست کا اصلی رنگ سفید ہے، وہ تانبے کے خلاف بہت دیر میں گرم ہوتا ہے؛ اِسی واسطے پانی رکھنے کی صُراحیاں، گلاس، حُقّے وغیرہ جست کے اکثر بنائے جاتے ہیں۔

وہ دواؤں میں بھی کام آتا ہے؛ مگر کھانے میں نہیں بلکہ لگانے میں، چناں چہ آنکھوں میں لگاتے ہیں، زخموں کے لیے اِس کا مرہم بھی بناتے ہیں، پانی سے سات گنا بھاری ہے، زیادہ جلانے سے سفید راکھ کی مانند ہوجاتا ہے۔

تُرشی: کھٹاس۔ زنگار: تانبے کا زنگ۔ ارزاں: سستا۔ باسَن: برتن۔ پیندے: اندرونی سطح کا نچلا حصہ، تلا۔
صُراحی: پانی یا شراب رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جست اور تانبے کو ملا کر پیتل بناتے ہیں، جو بہت خوش رنگ اور صاف ہوتا ہے، اس کے برتن بہت بنتے ہیں جو سونے کی طرح چمکتے ہیں؛ مگر عیب یہ ہے کہ پیتل ضرب کو برداشت نہیں کرتا؛ اِسی واسطے اس کی کوئی چیز بناتے ہیں تو قالَب میں ڈھال کر بنا لیتے ہیں، پھر اس کو خَرّاد پر چڑھا کر صاف اور سُڈَول کر لیتے ہیں۔

(۷) لوہا

سب سے زیادہ ارزاں اور سب سے زیادہ مفید اور کارآمد یہی دھات ہے، ہمارے بہت سے کام اِس سے نکلتے ہیں؛ غالباً قدرت نے اِسی واسطے دنیا میں لوہا زیادہ پیدا کیا ہے۔

لوہا وزن میں تو سُبک ہے، یعنی: پانی سے صرف آٹھ گنا وزنی ہے؛ لیکن سختی اور مضبوطی میں تمام دھاتوں پر فائق ہے۔

اِس کے گلانے کو سونے سے بھی زیادہ حرارت درکار ہوتی ہے، اِس کو بار بار آنچ دے کر فولاد بناتے ہیں، جو نہایت سخت اور لچک دار ہوتی ہے: چاقو، اُسترہ، نشتر، خنجر، تلوار وغیرہ اکثر فولاد کے بنتے ہیں۔

انسان کے تمام ہنر اور ساری صنعتیں لوہے کے اوزاروں کی محتاج ہیں،

خوش رنگ: خوب صورت۔ ضرب: کوٹنا، پیٹنا۔ قالَب: سانچہ، وہ آلہ جس میں کوئی چیز ڈھالیں۔ خَرّاد: وہ آلہ جس سے لوہے یا لکڑی کو چھیل کر صاف کرتے ہیں اور گول بناتے ہیں۔ سُڈَول: خوش نما، خوب صورت (یہ لفظ سو: اچھا+ ڈول ڈھال: شکل سے بنا ہے)۔ سُبک: ہلکا، خفیف۔ فائق: بڑھا ہوا، اونچا۔ درکار: ضرورت۔ فولاد: نہایت سخت اور اعلی قسم کا لوہا۔ لچک دار: وہ چیز جس میں لچک ہو۔ لچک: وہ قوت جس سے اجسام دب کر، جھک کر یا کھنچ کر اصلی حالت پر آ جاتے ہیں۔ صنعت: کاری گری۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جب تک کوئی قوم اِس دھات کے استعمال سے واقف نہیں ہوتی شائستگی میں ترقی نہیں کرسکتی، زِراعت اور عمارت کے کام لوہے کے اوزاروں سے چلتے ہیں، تم اپنے گھر میں جتنا اسباب وسامان دیکھتے ہو، اُس میں بھی کوئی چیز ایسی نہیں جو لوہے کی اِمداد کے بغیر حاصل ہوئی ہو۔

لوہا اگرچہ نہایت مضبوط شے ہے؛ لیکن نمی اِس کی جانی دشمن ہے، ایسا زنگ لگاتی ہے کہ اِس کو مٹی بنادیتی ہے؛ دنیا میں لوہے کی کانیں کثرت سے موجود ہیں، جتنا بگڑتا ہے اُس سے زیادہ ہر سال نکلتا ہے، طبیب اور ڈاکٹر فولاد کا عَرق اور سُفوف بھی تیار کرتے ہیں، جو اِشتہا کو بڑھاتا ہے اور گردوں کو تقویت دیتا ہے۔

(۸) سیسا

سیسا نہایت نرم مگر بھاری ہوتا ہے، پانی سے اِس کا وزن بارہ گنا ہے، بہت ہلکی ضرب سے چپٹا ہوسکتا ہے؛ مگر اِس کا تار کھنچ سکتا ہے، آنچ دینے سے جلد پگھل جاتا ہے، اِس میں سے میل بہت نکلتا ہے، زیادہ جلایا جائے تو بالکل میل بن کر سرخ انگارہ ہوجاتا ہے۔

کانچ میں سیسا بھی شامل ہوتا ہے، اکثر رنگتیں بھی سیسے کی لاگ سے تیار ہوتی ہیں، بندوق کی گولیاں اور چھرّے سیسے ہی کے بنتے ہیں۔

سیسا پانی اور ہوا میں تو نہیں بگڑتا؛ مگر ترشی کے ساتھ مل کر زہریلا ہوجاتا

شائستگی: قابلیت، لیاقت، اخلاق، تمیز۔ نمی: تری۔ عرق: رس۔ سفوف: پسی ہوئی دوا، برادہ۔ اشتہا: خواہش۔ تقویت: طاقت۔ چھرّا: چھوٹی گولی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ہے، اکثر دغاباز قلعی گر رانگ میں سیسا ملا دیتے ہیں، اور اِس کی قلعی تانبے کے باسنوں پر کرتے ہیں، ایسے برتن میں کھانا صحت کے لیے مضر ہے۔

(۹) رانگ

رانگ سیسے کی بہ نسبت کسی قدر سفید ہوتا ہے، سب دھاتوں سے زیادہ سُبک ہے، پانی سے سات گنا وزنی، نرم بھی بہت ہے، سیسے کی طرح ذرا سی طاقت سے مُڑ سکتا ہے، اِس میں لوہے کی سی لچک نہیں ہوتی کہ موڑنے کے بعد خود بہ خود سیدھا ہو جائے، کم آنچ پر پگھل جاتا ہے۔

زیادہ تپانے سے رفتہ رفتہ میل سا بن جاتا ہے، پیٹنے سے اِس کے ورق تو بن سکتے ہیں؛ لیکن تار کھینچو تو نہیں کھنچ سکتا، رانگ میں یہ بڑا وصف ہے کہ اِس کو زنگ کبھی نہیں لگتا، اِس کے برتن تو نہیں بنتے؛ مگر تانبے اور پیتل کے برتنوں پر اس کی قلعی خوب ہوتی ہے، اور اصل میں رانگ ہی کا نام قلعی ہے۔

۲۵ ایک وقت میں ایک کام

ہے کام کے وقت کام اچھا	اور کھیل کے وقت کھیل زیبا
جب کام کا وقت ہو کرو کام	بھولے سے بھی کھیل کا نہ لو نام
ہاں کھیل کے وقت خوب کھیلو	کودو، پھاندو کہ ڈنڈ پیلو
خوش رہنے کا ہے یہی طریقہ	ہر بات میں چاہیے سلیقہ

قلعی گر: قلعی کرنے والا۔ زیبا: اچھا، مناسب۔ ڈنڈ پیلنا: ڈنڈوں کی ورزش کرنا۔ سلیقہ: ڈھنگ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ہمّت کو نہ ہاریو خدارا	مت ڈھونڈیو غیر کا سہارا
اپنے بُوتے پہ کام کرنا	مشکل ہو تو چاہیے نہ ڈرنا
جو کچھ ہو سو اپنے دم قدم سے	کیا کام ہے غیر کے کرم سے
چھوڑو نہیں کام کو ادھورا	بے کار ہے جو ہوا نہ پورا
اک وقت میں صرف ایک ہی کام	پاسکتا ہے بہتری سے انجام
جب کام میں کام اور چھیڑا	دونوں ہی میں پڑ گیا بکھیڑا
جو وقت گزر گیا اَکارت	افسوس! ہوا خزانہ غارت
ہے کام کے وقت کام اچھا	اور کھیل کے وقت کھیل زیبا

۲۶ ہَوا چلی

ہونے کو آئی صبح، تو ٹھنڈی ہوا چلی	کیا دھیمی دھیمی چال سے یہ خوش ادا چلی
لہرا دیا ہے کھیت کو ہلتی ہیں بالیاں	پودے بھی جھومتے ہیں لچکتی ہیں ڈالیاں
پھلواریوں میں تازہ شگوفے کھلا چلی	سویا ہوا تھا سبزہ اُسے تو جگا چلی
سرسبز ہوں درخت نہ باغوں میں تجھ بغیر	تیرے ہی دم قدم سے ہے بھاتی چمن کی سیر
پڑ جائے اِس جہاں میں تیری اگر کمی	چوپایہ کوئی زندہ بچے اور نہ آدمی
چڑیوں کو یہ اڑان کی طاقت کہاں رہے!	پھر کائیں کائیں ہو نہ غُٹرغوں نہ چہچہے
بندوں کو چاہیے کہ کریں بندگی ادا	اُس کی کہ جس کے حکم سے چلتی ہے یہ سَدا

خدارا: خدا کے لیے۔ بُوتا: طاقت، قوت، زور۔ دم قدم: ذات، وجود، زندگی۔ بکھیڑا: الجھاؤ، انتشار، دشواری۔ غارت: برباد۔ خوش ادا: اچھے انداز والی، اچھی چال والی۔ شگوفہ: کلی، غنچہ۔ بھانا: اچھا لگنا، پسند آنا۔ کائیں کائیں: کوّے کی آواز۔ غٹرغوں: کبوتر کی آواز۔ چہچہانا: چڑیوں کی آواز۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۲۷ انسان کا بدن

انسان کا بدن تین حصوں پر تقسیم ہوسکتا ہے: سر، تن اور اطراف۔ پھر سر کے دو حصے ہیں: ایک کھوپڑی، دوسرا چہرہ۔ تن کے بھی دو حصے ہیں: ایک سینہ، دوسرا شکم۔ اطراف کے دو جوڑے ہیں: ہاتھ اور ٹانگیں۔

کھوپڑی ایک گول ڈِبّے کی مانند ہے جو مضبوطی کے لیے محراب دار بنائی گئی ہے، وہ ایک ہڈی سے نہیں بنی؛ بلکہ اُس کے بہت سے ٹکڑے ہیں، جن کی تعداد بچپن میں زیادہ ہوتی ہے، جس قدر عمر بڑھتی ہے وہ ہڈیاں جُڑتی جاتی ہیں، ابتدائے جوانی میں کھوپڑی کی ہڈیاں ۲۲ ہوتی ہیں، بڑھاپے میں مل ملا کر بہت کم رہ جاتی ہیں۔

کھوپڑی کے دو خانے ہیں، پچھلے خانے میں ایک لوتھڑا سا بھرا ہوتا ہے جس کو دماغ یا بھیجا کہتے ہیں، دماغ ہی کُل حواس اور روحانی کاموں کی جگہ ہے، سامنے کے خانے میں منھ اور حلق ہوتا ہے، منھ میں ۳۲ دانت ہوتے ہیں: ۱۶/ اوپر کے جبڑے میں اور ۱۶/ نیچے کے جبڑے میں۔

چہرے میں پیشانی، آنکھیں، رخسارے، ناک، ٹھوڑی اور لب شامل ہیں، اور اُس کے دونوں طرف کان ہیں۔

آدمی کے پانچ حواس میں سے چار کے مقام چہرہ میں ہیں: بصارت کے دو مقام ہیں، یعنی: آنکھیں؛ سماعت کے بھی دو ہیں، یعنی: کان؛ شامّہ، یعنی:

شکم: پیٹ۔ محراب دار: کمان کی طرح۔ لوتھڑا: گوشت کا بڑا ٹکڑا جس میں ہڈی نہ ہو، منجمد خون کا ٹکڑا۔
حواس: (حاسّہ کی جمع ہے) محسوس کرنے کی قوت۔ حلق: گلا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

سونگھنے کی قوت ناک میں ہے؛ ناک ظاہر میں ایک معلوم ہوتی ہے؛ مگر حقیقت میں اِس کا بھی جوڑا ہے، وہ ایک پردے کے حائل ہو جانے سے دو حصّوں میں تقسیم ہوگئی ہے؛ ذائقہ، یعنی: چکھنے کی قوت زبان میں ہے۔

سینے میں ۲۴/ پسلیاں ہوتی ہیں، یعنی: ہر ایک جانب میں بارہ، اور اِن میں سے اکثر سینے کی ہڈی سے پیوستہ ہیں۔ دوسرا سِرا اِن کا پُشت کی ہڈی میں جُڑا ہے؛ پشت کی ہڈی کو ریڑھ بولتے ہیں، بچپن میں اِس کے ۳۳/ ٹکڑے ہوتے ہیں؛ لیکن بڑی عمر میں ۲۴/ علاحِدہ رہتے اور باقی مِل جاتے ہیں، ریڑھ کے ٹکڑے کو فقرہ کہتے ہیں، اگر یہ جُدا جُدا فقرے نہ ہوتے تو آدمی کو جھکنا مشکل ہوتا۔

سینے کے کمرے میں دو عمدہ عضو حفاظت سے رکھے ہوئے ہیں، اِنھیں دونوں کی حرکت پر انسان کی زندگی کا مدار ہے: ایک تو پھیپھڑا ہے جس کے دو حصّے ہیں، وہ دونوں ہر دم پنکھے کی طرح جُنبش میں رہتے ہیں، اِسی جُنبش سے آدمی دَم لیتا ہے؛ دوسرا اعلیٰ عضو دل ہے، جو پھیپھڑے کے نیچے سینے کے وسط میں رکھا ہوا ہے، اُس کی حرکت سے تمام جسم کے اندر خون رواں ہوتا ہے۔

شکم کے اندر دائیں پسلیوں کے نیچے کو جگر ہے، اور بائیں پسلیوں کے نیچے کو تِلّی، پُشت کی طرف کو دو گُردے ہیں، پیٹ ہی کے اندر معدے کی تھیلی ہے جس میں غذا ہضم ہوتی ہے، معدے کا بالائی حصہ تنگ نالی کی صورت میں حلق سے جاملا ہے، نیچے کا حصہ بہت طویل اور پیچ در پیچ ہے، اِسی کو آنتیں بولتے ہیں۔

حائل: آڑ۔ جُنبش: حرکت، ہلنا۔ رواں: جاری۔ بالائی حصہ: اوپر کا حصہ۔ پیچ در پیچ: الجھا ہوا، لپٹا ہوا، بل کھایا ہوا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ہاتھ شانہ کی ہڈیوں سے پیوستہ ہیں اور ٹانگیں کولھے کی ہڈیوں سے، اِن دونوں کے حصوں میں مطابقت پائی جاتی ہے، بازو کے مقابلہ پر ران ہے، کلائی کے جواب میں پنڈلی، پہنچے کے نمونہ پر ٹخنہ، ہتھیلی کے قرینے پر تلوا، اِسی طرح دونوں میں پانچ انگلیاں ہیں، ہر ایک ہاتھ اور ہر ایک ٹانگ میں ۳۰/ ہڈیاں ہیں۔

آدمی کے تمام بدن پر جِلد بہ طورِ غلاف کے مَڑھی ہوئی ہے؛ اِس جلد کے دو حصے ہیں: اوپر کا خول بھوسی کی طرح ہمیشہ جھڑتا رہتا ہے، اُس میں خراش کرنے سے خون نہیں نکلتا؛ مگر نیچے تہ جو دبیز اور مضبوط ہے اگر زخمی ہو جائے، تو لہو جاری ہو جاتا ہے؛ تَن کے اندرونی طرف میں بھی ایک غلاف چڑھا ہوا ہے؛ مگر وہ کھال بہت نرم و نازک اور سُرخ ہوتی ہے، اور ہمیشہ تر رہتی ہے جیسے منھ کے اندر کی کھال ہے؛ غرض کھال کے اندر گوشت، خون، رگیں، پٹھے اور ہڈیاں پوشیدہ ہیں۔

ایک پورے تن درست اور توانا شخص کے جسم کا وزن ۷۷/ سیر ہوتا ہے، جس میں ۳۳ سیر پانی شامل ہے، اُس کی نبض ایک منٹ میں ۷۵/ بار حرکت کرتی ہے، اور ہر منٹ میں ۱۵/ دفعہ سانس لیتا ہے، اگر آدمی کے بدن کی کل ہڈیاں شمار کرو تو دو سو سے کچھ زیادہ ہوتی ہیں۔

۲۸ دال کی فریاد

ایک لڑکی بگھارتی ہے دال	دال کرتی ہے عرض یوں احوال:

شانہ: مونڈھا، کندھا۔ مطابقت: برابری، مناسبت، مشابہت۔ قرینہ: ڈھنگ۔ جلد: کھال۔ مَڑھنا: کپڑا، کاغذ یا چمڑا چڑھانا، ڈھانپنا۔ خراش کرنا: چھیلنا۔ دبیز: موٹا۔ نبض: نس، رگ، خون کی رگ۔ بگھارنا: (ب کا زبر) بھوننا، تلنا، داغ کرنا، یعنی: گھی یا تیل گرم کرکے دال یا چاول میں ڈالنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ایک دن تھا، ہری بھری تھی میں	ساری آفات سے بَری تھی میں
تھا ہرا کھیت میرا گہوارا	وہ وطن تھا مجھے بہت پیارا
پانی پی پی کے تھی میں لہراتی	دھوپ لیتی کبھی ہَوا کھاتی
مینہ برستا تھا جھونکے آتے تھے	گودیوں میں مجھے کھلاتے تھے
یہی سورج زمین تھے ماں باوا	مجھ سے کرتے تھے نیک برتاوا
جب کیا مجھ کو پال پوس بڑا	آہ ! ظالم کسان آن پڑا
گئی تقدیر یک بہ یک جو پلٹ	کھیت کا کھیت کر دیا تلپٹ
خوب لُوٹا دھڑی دھڑی کرکے	مجھ کو گونوں میں لے گئے بھر کے
ہو گئی دم کے دم میں بربادی	چھِن گئی ہائے! میری آزادی
کیا بتاؤں ! کہاں کہاں کھینچا	دال منڈی میں مجھ کو جا بیچا
ایک ظالم سے واں پڑا پالا	جس نے چکی میں مجھ کو دَل ڈالا
ہُوا تقدیر کا لکھا پورا!	دونوں پاٹوں نے کردیا چورا
نہ سنی میری آہ اور زاری	خوب بَنیے نے کی خریداری
چھانا چھلنی میں، چھاج میں پھٹکا	قید خانہ مرا بنا مٹکا

گہوارا: بچوں کے سلانے یا بہلانے کا جھولا، پالنا (یہاں کھیت کو گہوارے سے تشبیہ دی گئی ہے)۔ گود: آغوش، دامن۔ تلپٹ کرنا: اجاڑنا، برباد کرنا۔ دھڑی دھڑی کرکے: بہت زیادہ، بہ کثرت۔ دھڑی ڈھڑی کرکے لوٹنا: (محاورہ) سب کچھ لوٹنا، کچھ نہ چھوڑنا۔ پاٹ: چکی کا پتھر۔ چھاننا: چھلنی سے آٹا نکالنا، صاف کرنا۔ چھاج: غلہ پھٹکنے کا آلہ۔ پھٹکنا: غلہ کو چھاج میں یا تھال وغیرہ میں ڈال کر اچھالنا تاکہ اُس میں سے کوڑا مٹی وغیرہ علاحدہ ہوجائے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

پھر مقدر مجھے یہاں لایا	تم نے تو اور بھی غضب ڈھایا
کھال کھینچی الگ کیے چھلکے	زخم کیوں کر ہرے نہ ہوں دِل کے!
پھر نمک اور مرچ لگایا خوب	رکھ کے چولھے پہ جی جلایا خوب
اِس پہ کف گیر کے ٹھوکے ہیں	اور ناخن کے بھی کچوکے ہیں
ہائے! تم نے بھی کچھ نہ رحم کیا	گرم گھی کر کے مجھ کو داغ دیا
ہاتھ دھو کر پڑی ہو پیچھے تم	جان پر آ بنی، حواس ہیں گم
اچھی بی بی! تمھیں کرو انصاف	ظلم ہے یا نہیں قصور معاف
کہا لڑکی نے: میری پیاری دال	مجھ کو معلوم ہے ترا سب حال
تو اگر کھیت سے نہیں آتی!	خاک میں مِل کر خاک ہوجاتی
یا کوئی گائے بھینس چر لیتی	پیٹ میں اپنے تجھ کو بھر لیتی
میں تو رُتبہ ترا بڑھاتی ہوں	اب چپاتی سے تجھ کو کھاتی ہوں
نہ ستانا نہ جی جلانا تھا	یوں تجھے آدمی بنانا تھا
اگلی بیتی کا تو نہ کر کچھ غم	مہربانی تھی سب نہ تھا یہ ستم

۲۹ ایک خط

عزیز من! تم کو یاد ہوگا کہ جس روز تم سفر کی تیاری میں مصروف تھے،

ہرا ہونا: تازہ ہونا۔ کف گیر: ڈنڈی والا بڑا چمچہ۔ ٹھوکنا: آگاہ کرنے کے لیے ہاتھ یا پاؤں سے دھکا دینا، کہنی مارنا، آنکس لگانا (آنکس: وہ لوہے کا آنکڑا جس سے ہاتھی کو چلاتے اور مارتے ہیں)۔ کچوکا: کسی نوک دار چیز، مثلاً: چاقو وغیرہ کی نوک کا تھوڑا سا زخم جو آر پار نہ ہو۔ (مجازاً: طعن آمیز باتیں) کچوکا لگنا/لگانا: زخم لگنا/لگانا، نوک دار چیز کا چبھونا۔ داغ دینا: جلانا۔ بیتی: سرگذشت، گذری ہوئی حالت۔ ستم: ظلم۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

میری طبیعت کسی قدر ناساز تھی؛ اِسی وجہ سے تم کو رخصت کرنے کے لیے ریلوے اسٹیشن تک میں نہ جا سکا تھا؛ تمھارے جانے کے بعد علالت اور زیادہ ہوگئی، یہاں تک کہ میں رخصت لینے پر مجبور ہوا، دس دن سے کوئی کام نہ کر سکا، برابر علاج ہو رہا ہے، ڈاکٹر مسیح الدین دونوں وقت تشریف لاتے ہیں، اور ایک اوزار سینے پر رکھ کر پھیپھڑے کی کیفیت کو ملاحظہ کرتے ہیں؛ البتہ دو روز سے مرض میں قدرے تخفیف ہے: کھانسی کم اٹھتی ہے، شب کو نیند بھی آجاتی ہے؛ مگر میں نقیہ ایسا ہو گیا ہوں کہ ابھی گاڑی میں سوار ہو کر ہوا کھانے نہیں جا سکتا، ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ ایک ہفتہ کے بعد چلنے پھرنے کی اجازت ملے گی، ذرا اور توانائی آجائے تو میرا ارادہ ہے کہ سیدھا لاہور چلا جاؤں، وہاں جانے سے صرف تبدیلِ آب وہوا ہی مقصود نہیں ہے؛ بلکہ ضرورت پڑی تو ڈاکٹر شفاء الدولہ سے- جو میرے قدیم عنایت فرما ہیں- معالجہ کا موقع ملے گا، اُمید ہے کہ معاودت کے وقت دو چار روز تمھارے پاس بھی قیام کروں گا، اور ایک دو روز پیشتر تم کو اپنے آنے کی اطلاع دوں گا۔ بچوں کو دعا اور سب احباب کو سلامِ شوق۔ والسلام

راقم: امیر بیگ، از مقام سہارنپور

۱۰/ نومبر ۱۸۹۱ء

۳۰ رات

گیا دن، ہوئی شام، آئی ہے رات	خدا نے عجب شے بنائی ہے رات

ناساز: خراب، ناموافق۔ علالت: بیماری۔ تخفیف: ہلکا پن، آرام۔ نقیہ: کم زور۔ عنایت فرما: مہربانی کرنے والا۔ معالجہ: علاج۔ معاودت: واپسی، لوٹنا۔ راقم: لکھنے والا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

نہ ہو رات تو دن کی پہچان کیا	اٹھائے مزہ دن کا انسان کیا
ہوئی رات خلقت چھٹی کام سے	خموشی سی چھائی سرِ شام سے
لگے ہونے اب ہاٹ بازار بند	زمانے کے سب کار اور بار بند
مسافر نے دن بھر کیا ہے سفر	سرِ شام منزل پہ کھولی کمر
درختوں کے پتّے بھی چپ ہوگئے	ہَوا تھم گئی، پیڑ بھی سوگئے
اندھیرا اجالے پہ غالب ہوا	ہر اک شخص راحت کا طالب ہوا
ہوئے روشن آبادیوں میں چراغ	ہوا سب کو محنت سے حاصل فراغ
کسان اب چلا کھیت کو چھوڑ کر	کہ گھر میں کرے چین سے شب بسر
تھپک کر سُلایا اسے نیند نے	تردّد بھلایا اُسے نیند نے
غریب آدمی جو کہ مزدور ہیں	مشقّت سے جن کے بدن چور ہیں
وہ دن بھر کی محنت کے مارے ہوئے	وہ ماندے تھکے اور ہارے ہوئے
نہایت خوشی سے گئے اپنے گھر	ہوئے بال بچّے بھی خوش دیکھ کر
گئے بھول سب کام دھندے کا غم	سویرے کو اٹھیں گے اب تازہ دم
کہاں چیْن یہ بادشاہ کو نصیب	کہ جس بےغمی سے ہیں سوتے غریب

سرِشام: رات اور دن کے ملنے کا وقت، شام کا شروع۔ ہاٹ: آٹھویں دن میں قصبہ اور گاؤں میں لگنے والا عارضی بازار۔ کمر کھولنا: (محاورہ) آرام لینا، کسی کام سے فارغ ہونا۔ فراغ: فرصت، سکون۔ تھپکنا: بچے کو سلانے کے لیے اُس کے پیٹ یا کروٹ پر آہستہ آہستہ ہاتھ مارنا۔ تردد: خطرہ، اندیشہ، شک۔ مارا: تکلیف رسیدہ، دکھی، ستایا ہوا؛ جیسے: سردی کا مارا، پیاس کا مارا، غم کا مارا۔ ماندے: تھکے ہوئے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۳۱ گنّا

اگرچہ کھجور، ناریل اور دوسرے پودوں سے بھی قند وشکر بناتے ہیں؛ مگر اِن کا سب سے بڑا سرچشمہ گنّا ہے؛ بالخصوص ہمارے ملک میں تو ہر قسم کی شیرینی کا وہی مورثِ اعلیٰ ہے۔

گنا ابتدا میں ایک جنگلی گھاس تھا، جس کو پرورش کرتے کرتے انسانی صنعت نے ایسا نرم رسیلا بنا دیا ہے، اِس کی کئی قسمیں ہیں: کسی کا رنگ سرخ، کسی کا سیاہی مائل اور کوئی سفید ہوتا ہے۔

ہر ملک کی آب وہوا جس طرح انسان وحیوان کے قد وقامت اور رنگ وروغن میں اختلاف پیدا کر دیتی ہے، اِسی طرح نباتات پر بھی اُس کا اثر ہوتا ہے؛ چناں چہ ہر خطے کا گنا بھی مختلف طرز وانداز کا ہوگیا: کہیں بہت موٹا، لمبا، نرم وشاداب؛ کہیں پتلا، چھوٹا، کم رس؛ کہیں اوسط درجے کا ہوتا ہے؛ اکثر سفید رنگ کا گنا تروتازہ اور نرم رسیلا ہوتا ہے، سرخ وسیاہ رنگ کا ذرا سخت۔

بانس اور نَرسل کے مانند گنے میں پُوریاں ہوتی ہیں، اور ہر پوری پر گرہ، اِس کے سرے پر لمبے نکیلے دودھارے پتے ہوتے ہیں، یہ حصہ اَگُولا کہلاتا ہے، اور مویشی

قند: شکر، کھانڈ (قند، کند کا معرب ہے؛ اور کند، کھنڈ یا کھانڈ کا مفرس ہے)۔ سرچشمہ: پانی کے نکلنے کی جگہ، سوتا، منبع (یعنی زیادہ تر مٹھائی اِسی سے بنائی جاتی ہے)۔ شیرینی: مٹھائی۔ مورث اعلیٰ: سب سے بڑا مورث، کسی ورثہ کا سب سے پہلا مالک (یہاں مراد اصل ہے)۔ صنعت: کاری گری، ہنر۔ نباتات: گھاس، سبزہ۔ نرسل: سرگنڈا، ایک قسم کا ڈنٹھل جو دس بارہ فٹ لمبا اور انگلی کے برابر موٹا ہوتا ہے۔ پُوری: گنے یا بانس وغیرہ کا وہ حصہ جو دو گرہوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اگولا: گنے کی چوٹی، وہ پتے جو گنے کی اوپر کی چوٹی میں ہوتے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کے چارے میں کام آتا ہے، یہ بات تو غلط ہے کہ گنے کا تخم نہیں ہوتا، بے شک اِس میں پھول آتا اور بیج لگتا ہے؛ مگر وہ پھولنے پھلنے سے پہلے ہی کھود لیا جاتا ہے۔

گنا اُس قسم کے پودوں میں سے ہے جس کا تخم بھی بویا جاتا ہے اور شاخ بھی لگائی جاتی ہے؛ مگر اِس کی کاشت کا مُروّج طریقہ دوسری قسم کا ہے؛ چناں چہ اِس کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لِٹا کر کھیت میں دبائے جاتے ہیں، ہر گرہ پر آنکھ ہوتی ہے، وہیں سے شاخ پھوٹ نکلتی ہے۔

چیت، بیساکھ میں اِس کی کاشت ہوتی ہے، اور جب تک برسات شروع نہیں ہوتی کسان بڑی محنت مشقت سے اِس کے کھیت کو کنویں یا نہر کے پانی سے سیراب کرتے ہیں، مینہ برستا ہے تو اکھ میں جان پڑ جاتی ہے، خوب بڑھتی اور تروتازہ ہوتی ہے، گنا جب تک بچہ اور کچا رہتا ہے پھیکا اور کھارا ہوتا ہے؛ مگر کنوار کے مہینے میں پختگی پر آجاتا ہے، اُس وقت کھائیں تو شیریں اور خوش ذائقہ معلوم ہوتا ہے۔

کولھو یا بیلن میں دبا کر گنے کا رس نکالتے ہیں، پھر اُس کو بڑے کڑھاؤ میں ڈال کر جوش دیتے ہیں، جب چاشنی تیار ہو جاتی ہے تو اُس کو ٹھنڈا کر کے گڑ، شکر یا رَاب بنا لیتے ہیں: راب کی چاشنی نرم رکھتے ہیں، اور اس کو ہنڈوں اور مٹکوں میں بھر لیتے ہیں، گڑ کی چاشنی راب کی بہ نسبت سخت ہوتی ہے، اور شکر کی اِس سے بھی زیادہ کڑی۔

مروج: رائج۔ بیلن: لکڑی یا لوہے یا کسی اور دھات یا مسالے کا گول لموترا اوزار جو اکثر بیلنے دبانے یا کچلنے کا کام دیتا ہے۔ ہنڈا: بڑی ہانڈی، مٹکا۔ کڑی: سخت۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

راب کی کھانچی ڈالتے ہیں، جہاں یہ کارخانہ ہوتا ہے وہ مکان کھنڈسال کہلاتا ہے، کھانچی میں راب کا شیرہ نچڑ کر الگ ہو جاتا ہے، اور دانہ دار سفید کھانڈ (قند) باقی رہ جاتی ہے، پھر حلوائی اِس کو پکا کر صاف کرتے اور بورا، بتاشا، مصری اؤلا بناتے ہیں، اِسی سے قسم قسم کی مٹھائیاں نفیس اور خوش مزہ تیار ہوتی ہیں۔

جب گنے کے رس کو گھڑے میں بھر کر رکھ چھوڑتے ہیں، تو کچھ عرصے میں وہ سرکہ بن جاتا ہے، سرکہ سے انواع واقسام کی چٹنیاں اور اچار بنائے جاتے ہیں۔

۳۲ مطالعہ اور آموختہ

کتاب کا مطالعہ طالب علم کے واسطے نہایت ضروری کام ہے؛ کیوں کہ اپنے سبق میں جس قدر غور وفکر تم خود کرتے ہو، اُس سے تمھارے ذہن کی قوّت اور اصلی استعداد بڑھتی ہے۔

اگر تم اپنی طبیعت پر زور نہ ڈالوگے اور محض استاد کی تعلیم پر تکیہ کروگے، تو تمھارا حال اُن اپاہج بچوں کا سا ہو جائے گا جو خود پاؤں چلنا نہیں سیکھتے؛ بلکہ دوسروں کی گود میں لدے لدے پھرتے ہیں۔

بے شک ابتدا میں طالب علم کو اِس بات کی طرف زیادہ توجہ کرنی چاہیے،

کھانچی: راب کے تھیلے رکھنے کا پختہ بنا ہوا ہودہ، جس کی منڈیر پر راب کے تھیلے باقی ماندہ شیرہ نتھرنے اور خشک ہونے کو رکھتے ہیں۔ کھنڈسال: شکر بنانے کا کارخانہ، مِیل۔ بورا: باریک شکر۔ بتاشا: صرف شکر سے بنی ہوئی ایک قسم کی مٹھائی۔ اولا: شکر یا قند سے لڈّو کے مثل گول مٹھائی۔ تکیہ: بھروسہ، اعتماد۔ دوسروں کی گود میں لدے لدے پھرنا: محتاج ہونا، عاجز ہونا، دوسروں کے سہارے کام کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کہ جو کچھ استاد بتاتا اور سمجھاتا ہے اُس کو خوب غور سے سُنے اور حرف بہ حرف یاد رکھے، جو ذخیرہ استاد کی تعلیم سے تمھارے حافظے میں جمع ہوجاتا ہے اُس کو ساتھ ہی ساتھ کام میں لانا شروع کرو۔

جو علم تم کو روز بہ روز حاصل ہوتا ہے اُس کو کام میں لانے کا یہی طریقہ ہے، کہ اپنے آئندہ سبق کا مطالعہ کیا کرو، یعنی: اُسے بغیر کسی کی مدد کے اپنے آپ پڑھو، اِس طور سے تمھارا علم بہت جلد ترقی پائے گا، اگر آج دو ہے تو کل چار ہوجائے گا۔

شاید شروع شروع میں یہ کام تم کو بہت دشوار اور ناگوار معلوم ہو؛ لیکن خبردار! گھبرانا مت، ذرا صبر کے ساتھ اِس طریقے پر عمل کروگے تو سب مشکلیں آسان ہوجائیں گی، اور خود بہ خود تمھاری طبیعت کو کامیابی کی راہیں سوجھنے لگیں گی۔

مطالعہ کرنے والوں کی کیفیت ابتدا میں اُن بچوں کی سی ہوتی ہے جو گھٹنوں کے بل چلتے ہیں، پھر کھڑا ہونا سیکھتے ہیں تو گر پڑتے ہیں؛ لیکن وہ اپنی مشق برابر جاری رکھتے ہیں، آخر ایسے شہ زور، چست و چالاک بن جاتے ہیں، کہ اپنی دوڑ دھوپ کے آگے اونچے ٹیلوں اور گہری خندقوں کی بھی کچھ اصل نہیں سمجھتے۔

مطالعہ کے یہ معنی نہیں کہ ایک دو بار آئندہ سبق سرسری طور پر دیکھ بھال لیا، جو سمجھ میں آیا سو آیا، باقی اِس بھروسے پر چھوڑ دیا کہ استاد سے یا کسی ہوشیار ہم سبق سے دریافت کرلیں گے، ایسا مطالعہ بالکل ناکارہ ہے، اِس سے کچھ ترقی تمھاری استعداد میں نہ ہوگی، اگر تمھارے منھ میں دانت ہیں، تو تم دوسروں کے چبائے ہوئے لقمے کے منتظر مت رہو؛ بلکہ خود چباؤ اور کھاؤ۔

ناگوار: ناپسند، خلاف طبع۔ شہ زور: بہت طاقت ور، زور آور۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

مفید طریقہ مطالعہ کا یہ ہے، کہ ایک ایک لفظ اور ایک ایک فقرے پر دل لگا کر غور کرو، کیسی ہی خفیف بات ہو اُس کو بغیر سمجھے نہ چھوڑو، جب تم اِس اندازے سے مطالعہ کرو گے، تو بعض باتیں ایسی پاؤ گے جو پہلے سے تمھارے ذہن میں موجود ہیں، اُن پر غور کرنے سے تمھاری یادداشت تازہ اور پختہ ہو جائے گی، بعض باتیں تمھاری نظر سے ایسی گذریں گی جو تمھاری جانی ہوئی باتوں سے ملتی جلتی ہیں، اُن کو تم تھوڑے تأمل اور فکر سے سمجھ سکو گے، بعض باتیں ایسی بھی پیش آئیں گی جو بالکل نئی ہیں؛ مگر خوب غور کرنے سے وہ تمھارے قیاس میں آجائیں گی، اُس وقت تم کو ایسی مسرت حاصل ہوگی گویا تم نے ایک نیا ملک فتح کیا، اِس کام یابی کے بعد تم کو خود حوصلہ ہوگا، کہ آؤ آگے بڑھ کر دوسرا جھنڈا فتح مندی کا بلند کریں، ایسے مطالعہ کے بعد تم سبق پڑھو گے، تو جو کچھ اپنے استاد کی زبان سے سنو گے، اُس کا یاد رکھنا اور سمجھنا بھی تم کو آسان ہو جائے گا۔

مطالعہ کے لیے ایک خاص وقت مقرر کرو، تنہا جگہ میں بیٹھو، جہاں کوئی غل مچانے والا یا بات کرنے والا نہ ہو، نہ کوئی کھیل تماشے کی چیز سامنے ہو جس کے سبب سے تمھارا دھیان نہ بٹے، چلّا چلّا کر پڑھنے یا گنگنانے کی عادت نہ ڈالو؛ بلکہ ہمیشہ چپ چاپ مطالعہ کیا کرو؛ تاکہ غور وفکر میں خلل نہ پڑے۔ کتاب پر جھک کر مطالعہ کرنا جسم کے لیے مضر ہے: یا تو سیدھے بیٹھو، اور اگر ہو سکے تو چہل قدمی کرتے ہوئے کتاب دیکھا کرو، اگر کتاب کے مطالعہ سے طبیعت اُکتا جائے تو فوراً کام

خفیف: معمولی، ہلکی۔ قیاس: سمجھ، ذہن۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

تبدیل کردو، اور کوئی دوسری کتاب یا دوسرا مضمون اختیار کرو، مثلاً: زبان کی کتاب سے جی بھر جائے تو ریاضی کا مطالعہ کرو، اِس سے بھی طبیعت سیر ہو جائے تو تاریخ وجغرافیہ دیکھو؛ غرض یوں ردّ وبدل کر کے طبیعت کو کام میں مصروف رکھو۔

جس طرح مطالعہ طالب علم کو ترقی کے زینے پر چڑھاتا اور اس کے ذہن کی قوت بڑھاتا ہے، اِسی طرح آموختہ پر نظر کرنا بھی کامیابی کا بڑا گُر ہے، جن باتوں کو تم نے آج اِس قدر محنت اور مشقت سے سیکھا ہے، اگر بے پروائی سے اُن کو بھلا دیا تو افسوس ہے، کہ تمھاری تمام محنت اور وقت رائگاں گیا؛ تیلی کے بیل کے مانند مت بنو جس نے تمام دن سفر کیا اور پھر وہیں کا وہیں رہا، تم کو چاہیے کہ جو کچھ اپنی محنت اور وقت کے عوض میں حاصل کرتے ہو اُس کی خوب حفاظت کرو، جو آج سبق پڑھ چکے ہو اُس کو پھر دیکھ لو، اِسی طرح ایک ہفتے کی خواندگی دوسرے ہفتے میں، اور ایک مہینے کی دوسرے مہینے میں دہراتے رہو، جو طالب علم اپنے کام میں اِس طرح دل سے توجہ اور کوشش کرے گا، تو امید ہے کہ علمی خزانے میں ایک کوڑی کا گھاٹا نہ آنے پائے گا، دن دُونا رات چوگُنا بڑھتا جائے گا، اور دن اُس کو جگت سیٹھ بنائے گا۔

رِیاضی: {Mathematics}، وہ عقلی علم جو وجود خارجی میں مادہ کا محتاج ہے، جیسا کہ مقدار اور عدد جو مادیات میں پائے جاتے ہیں، اس علم میں علم ہندسہ، علم حساب، علم نجوم، علم موسیقی وغیرہ شامل ہیں۔ (تفصیل کے لیے معین الفلسفہ ص ۳۴ دیکھیے)۔ جغرافیہ: وہ علم جس میں زمین کی سطح، شکل وصورت، طبعی حالات وکیفیات، قدرتی اور سیاسی تقسیمیں، آب وہوا، پیداوار، آبادی وغیرہ سے بحث ہوتی ہے۔ رائگاں: بے کار، ضائع، اکارت۔ خواندگی: پڑھائی۔ کوڑی: پرانے زمانے کا سب سے چھوٹا سکہ (مجازا) بہت تھوڑی پونجی، بہت معمولی رقم۔ دُونا: دُگنا، دوچند، دوہرا۔ چوگُنا: چار گنا۔ جگت سیٹھ: بہت بڑا مال دار۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۳۳ حکایت

ایک فاختہ کے گھونسلے پر کسی کوّے نے زبردستی قبضہ کرلیا تھا، اِس بات پر دونوں میں خوب جنگ ہوئی؛ مگر ایک دوسرے کو مغلوب نہ کرسکا۔

اب لڑتے لڑتے دونوں اِس قدر عاجز آ گئے تھے، کہ اُن کو ایک مُنصف تلاش کرنا پڑا، جو انصاف کی راہ سے اُن کا جھگڑا چکا دے اور آپس کا فساد مٹا دے۔

اُس نواح میں ایک بڑھیا بلی تھی جس نے ظاہر میں شکار سے توبہ کرلی تھی، اور رات دن عبادت میں مشغول رہنے کے باعث۔تمام جانور جو اُس کی ظاہری حالت سے واقف تھے۔اُس کو نہایت نیک سیرت اور پارسا خیال کرنے لگے تھے۔

فاختہ اور کوے کو اِس بات کی تمیز کچھ مشکل نہ تھی، کہ وہ بلی کو اپنی قوم کا دشمن سمجھ کر اُس کے پاس جانے سے پرہیز کرتے؛ کیوں کہ اُس کی ڈراونی صورت، نکیلے پنجے اور تیز دانت صاف ظاہر کرتے تھے، کہ وہ پرندوں پر رحم کرنے کے لیے ہرگز نہیں بنائے گئے ہیں۔

افسوس کہ غصہ اور عداوت نے اُن کو ایسا دیوانہ بنا دیا، کہ وہ اپنی عقل اور تمیز کو کام میں نہ لاسکے، اور اُس کی پرہیزگاری کی جھوٹی شہرت پر یقین کرکے فوراً اُس کے روبہ رو حاضر ہوگئے، اور اپنا مقدمہ اِس خواہش سے پیش کیا کہ بِلا رُو رعایت کے طے کردیا جائے۔

مکار بلی دل میں تو بہت خوش ہوئی؛ لیکن ظاہر میں اُن کے آنے کو اِس

مغلوب: ہارا ہوا، عاجز۔ منصف: انصاف کرنے والا۔ نواح: آس پاس، قریب۔ پارسا: نیک، صالح۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

واسطے ناپسند کیا کہ اُس کی عبادت میں خلل پڑا، اِن دونوں نے بہت التجا کے ساتھ عرض کیا کہ: اے بزرگ بلی! دو دشمنوں کا انصاف چکانا اور اُن میں صلح کرانا بھی خدا کی بندگی کرنے سے کچھ کم نہیں ہے، ہم کو اُمید ہے کہ آپ اِس تکلیف کو خوشی سے برداشت فرمائیں گی۔

بلی نے نہایت نرمی اور اخلاق سے جواب دیا کہ: اگر مجھ گنہ گار، کم بخت کی ذات سے خدا کی مخلوق کو کچھ فائدہ پہنچ سکے، تو میں اپنی خوش نصیبی سمجھوں گی، مگر اے صاحبو! میں ضعیفی کی وجہ سے ذرا کم سننے لگی ہوں، جب تک اپنا معاملہ میرے کان کے قریب چلاّ چلاّ کر نہ بیان کرو گے، میں تمھارے حق میں کوئی مناسب فیصلہ نہ کرسکوں گی۔

اب بھی موقع تھا کہ وہ دونوں بے وقوف دادخواہ بلی کے اِس داؤ گھات کو سمجھ جاتے، کہ وہ اپنی کم زوری کے نقصان کو۔ جس کے سبب سے اُن پر حملہ نہیں کرسکتی۔ اِس طرح پورا کرنا چاہتی ہے، کہ بات سننے کے حیلے سے اپنے پاس بلائے اور ان کو آسانی سے شکار کرلے۔

اِن کی سمجھ بوجھ پر اُس وقت ایسا پردہ غصے نے ڈال دیا تھا، کہ انھوں نے کچھ بھی انجام کی فکر نہ کی، اور جو بازو قدرت نے اِن کو اِس غرض سے عنایت فرمائے تھے کہ ہوا میں اُڑ کر اپنے دشمنوں سے محفوظ رہیں، وہ انھیں بازوؤں کے وسیلے سے اپنے جانی دشمن کے بغل میں جا بیٹھے۔

التجا: خوشامد، منّت۔ دادخواہ: فریادی۔ داؤ گھات: مکروفریب، خفیہ تدبیر، حیلہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

نہایت حِلم اور بردباری کے ساتھ بلی نے اپنا سر جھکا لیا، اور خوب غور وتوجہ کے ساتھ دونوں کی تقریر سُنی، اُس کے بھولے چہرے اور اَدھ کھلی آنکھوں سے ایسا معلوم ہوتا تھا، کہ وہ اُن کے معاملے میں غور کر رہی ہے، اب عن قریب اخیر حکم سنانے والی ہے۔

اب تم خود قیاس کر سکتے ہو، کہ ایک بلی کی عدالت سے دو پَرندوں کے حق میں کیا حکم صادر ہوسکتا ہے؟ بے شک وہ اِن دونوں غافل دشمنوں کی موت تھی، جو یکا یک بلی کے ایک ہی جھپٹے میں آن پہنچی، اور اُن کو فرصت بھی نہ دی کہ اپنی غلطی سے واقف ہوسکیں۔

۳۴ معافی اور انتقام

خطا سے پاک، جرم سے بَری عام آدمیوں میں تو کوئی نظر نہیں آتا، نہایت غنیمت ہیں وہ لوگ جن میں خوبیاں زیادہ اور بُرائیاں کم ہیں، اور بہت ہی نیک ہیں وہ لوگ جو اوروں کی تاک میں نہیں رہتے؛ بلکہ اپنے ہی کاموں کو جانچتے ہیں، اُن میں جو خطا، قصور پاتے ہیں عین وقت پر اُن کا علاج کرتے ہیں۔

اگر ہم اپنے تمام فعلوں کو انصاف کی نظر سے دیکھیں، تو معلوم ہو کہ ہم سے بہت سی خطائیں روزمرّہ سرزد ہوتی ہیں، ہمارے اکثر کاموں سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہے؛ لیکن ہم اپنی کرتوت کی جانچ میں غفلت کرتے ہیں؛ اِسی سبب سے نہ اپنی خطاؤں کو پہچانتے ہیں، نہ ان کو بُرا جانتے ہیں۔

صادر: نافذ، جاری۔ عین وقت: ٹھیک وقت۔ سرزد ہونا: واقع ہونا، ظاہر ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

جب کہ ہم اپنے آپ کو بے قصور، بے خطا، بے جرم، بے گناہ نہیں پاتے تو نہایت ناانصافی کی بات ہے، کہ اوروں کی خطا کو سخت نگاہ سے دیکھیں، کیا وجہ ہے کہ ہم اپنے کو تو معذور سمجھیں، اور دوسروں کی ادنیٰ بھول چوک کو بھی معاف نہ کریں! افسوس ہے کہ اپنے قصوروں کو بالکل فراموش کر دیتے ہیں؛ اِسی واسطے دوسروں سے خفیف قصور کا بھی بدلہ چاہتے ہیں۔

نیک آدمی سب کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں، لوگوں کی پوشیدہ خطاؤں کی ٹوہ میں نہیں رہتے، ادنیٰ قصوروں پر گرفت نہیں کرتے، اپنے آپ کو ایسا بنا لیتے ہیں گویا انھوں نے کوئی قصور دیکھا ہی نہیں، اِسی کو چشم پوشی کہتے ہیں۔ جو چشم پوشی کرتا ہے اُس کا رُعب اوروں پر قائم رہتا ہے، جو شخص ذرا ذرا سی باتوں پر بگڑتا اور خفا ہوتا ہے وہ اپنا وقار اور بھرم کھوتا ہے۔

البتہ جو قصور تمھارے مقابلہ میں علانیہ اور قصداً کیا گیا ہو اُس پر ضرور باز پرس کرو، اگر قصوروار اپنے قصور کا اقرار کر لے اور اپنے کام سے نادم ہو کر اپنی خطا کی معافی چاہے، تو فیاّضی اور جواں مردی یہ ہے فوراً معاف کر دو، معافی سے تم کو ایسی خوشی حاصل ہوگی جو انتقام لینے سے ہرگز نہیں ہوسکتی۔ ازمؤلف

نادموں کی خطا معاف کرو	ہے معافی میں لذت اور سرور
اپنے دل میں ذرا کرو انصاف	کون ہے جو ہے بے خطا وقصور؟

ٹوہ: تلاش۔ رُعب: دبدبہ۔ وقار: عزت، قدر۔ بھرم: اعتبار، ساکھ، نیک نامی۔ علانیہ: کھلم کھلا۔ باز پرس: پوچھ گچھ۔ نادم: شرمندہ۔ فیاضی: دریادلی، وسعت ظرفی، کشادہ دلی۔ جواں مردی: بہادری، حوصلہ مندی۔ انتقام: بدلہ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بدلے کے قابل صرف وہ خطائیں ہوتی ہیں جن کا کرنے والا اطلاع پانے کے بعد بھی پشیمان نہ ہو، اور اپنی خطا کو خطا نہ جانے؛ بلکہ اُس پر اصرار کرے، اِس صورت میں انتقام لینا واجب ہے، نہیں تو وہ قصور عادت بن جائے گا، خود قصور کرنے والے کو بلا میں پھنسائے گا، اور دوسروں کو اذیّت پہنچائے گا۔ از مؤلف

جو انتقام نہ لینے سے ہو خطا افزوں	تو یہ تمھاری خطا ہے جو انتقام نہ لو
وہ کام جس سے کہ اوروں کو فائدہ پہنچے	تم اُس کے کرنے سے زنہار ہاتھ تھام نہ لو
جو انتقام سے منظور ہو خوشی اپنی	تو ایسے کام کا تم بھول کر بھی نام نہ لو

نیک اور شریف آدمی اول تو کسی کے آزار کے روادار نہیں ہوتے، اور اگر نادانستہ کسی کے حق میں کوئی ادنیٰ خطا بھی اُن سے ہو جاتی ہے، تو اُن کو بہت افسوس اور بڑی ندامت ہوتی ہے، اور وہ بے تأمل اپنی خطا کا اقرار کرتے اور بہت مِنّت سے اُس کی معافی چاہتے ہیں؛ کیوں کہ خطا پر اصرار کرنا اور اُس کو برا نہ جاننا یہ دوسری خطا ہے، خطا کرنے سے آدمی کے دل میں اِس قدر برائی پیدا نہیں ہوتی، جتنی کہ اپنی خطا کو خفیف سمجھنے سے پیدا ہوتی ہے۔

ہے بیمار تو لیک بچنے کے قابل	جو اپنی خطا کو خطا جانتا ہے
مگر ایسے نادان کا کیا ٹھکانا	کہ جو درد ہی کو دوا جانتا ہے

پشیمان: شرمندہ، نادم۔ اصرار: ہٹ دھرمی، ضد۔ اذیّت: تکلیف۔ افزوں: زیادہ۔ زنہار: ہرگز، خبردار۔ تھام لینا: روکنا۔ آزار: تکلیف۔ روادار: جائز رکھنے والا۔ نادانستہ: بھول کر، انجان پن۔ بے تأمل: بغیر سوچ وفکر، بلا جھجک، بے تردد۔ مِنّت: خوشامد۔ لیک: لیکن کا مخفف۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بُرا مانتا ہے جو سمجھائے کوئی	بُرائی کو اپنی بھلا جانتا ہے
وہ انجام کو روئے گا سر پکڑ کر	نہیں اِس میں دھوکا خدا جانتا ہے

۳۵ معاش

اپنے اور اپنے اہل وعیال کے واسطے کمانا اور معاش پیدا کرنا بھی انسان کی نیکیوں میں سے ایک بڑی نیکی ہے، اور باوجود طاقت وقدرت کے دوسروں کا محتاج بننا ایک گناہ ہے؛ اِس لیے ہر شخص پر واجب ہے کہ وہ معاش پیدا کرنے کے لیے پیشہ اختیار کرے۔

وہ پیشے جن سے معاش حاصل ہوتی ہے بعض ضروری ہیں، جیسے: زِراعت، تجارت، کان کھودنا، آہن گری، نجّاری وغیرہ؛ کیوں کہ اِن پیشوں کے ذریعے انسانوں میں تہذیب پھیلتی اور اُن کی زندگی راحت وآرام سے بسر ہوتی ہے۔

بعض پیشے غیر ضروری ہیں، جیسے: زرگری، بازی گری، نقّالی، مسخراپن وغیرہ؛ کیوں کہ یہ پیشے صرف عیش ونشاط کے لیے ہیں، زندگی کی ضرورت اِن پیشوں پر منحصر نہیں۔

بعض پیشے بالکل مصلحت کے خلاف ہیں؛ کیوں کہ اُن کا کرنے والا نہ خود معاش پیدا کرتا نہ اوروں کو مدد دیتا ہے، جیسے: قمار بازی، جھوٹی گواہی، چوری، قزّاقی وغیرہ۔

معاش: روزی، وہ شے جس سے بسر اوقات کی جائے۔ پیشہ: کام، ہنر۔ آہن گری: لوہار کا پیشہ۔ نجّاری: بڑھئی کا پیشہ۔ تہذیب: آراستگی، شائستگی۔ زرگری: سنار کا کام۔ بازی گری: کھیل تماشہ کا کام۔ نقالی: نقل کرنے کا پیشہ۔ مسخراپن: مذاق۔ عیش ونشاط: خوشی خُرمی۔ منحصر: موقوف۔ قمار بازی: جُوا کھیلنا۔ قزّاقی: راہ زنی، لوٹ مار۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اعلیٰ پیشے وہ سمجھے جاتے ہیں جو دانائی اور شجاعت سے تعلق رکھتے ہیں، جیسے: انتظام عدالت، تعلیم، طِب، حساب کتاب، مساحت، سپاہ گری وغیرہ۔

ادنیٰ پیشے وہ ہیں جو صرف جسمانی طاقت پر موقوف ہیں، جیسے: بوجھ ڈھونا، لکڑیاں چیرنا، مٹی کھودنا وغیرہ۔

مکروہ پیشے وہ ہیں جن کے کرنے سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہے، جیسے: خاک روبی وغیرہ۔

جو لوگ اعلیٰ درجے کی لیاقت حاصل کرتے ہیں وہی اعلیٰ پیشے اختیار کر سکتے ہیں، جو کم لیاقت ہوتے ہیں اُن کو مجبوراً کوئی ادنیٰ پیشہ اختیار کرنا پڑتا ہے، جو شریف آدمی ہیں وہ جائز پیشے کو اختیار کرتے ہیں، خواہ ادنیٰ ہو، خواہ اعلیٰ، وہی نیک معاش کہلاتے ہیں۔ جو لوگ پاجی، کمینے ہیں وہ ناجائز پیشے کرتے ہیں، جیسے: چوری، جُوا وغیرہ، وہی بدمعاش کہلاتے ہیں۔

انسان کو لازم ہے کہ جائز پیشے اختیار کرے، اور جو پیشہ اختیار کرے اُس میں کامل ہونے اور استاد بننے کی کوشش کرے؛ کیوں کہ ناقص اور بے ہنر آدمی کی محنت بہت ضائع ہوتی ہے، وہ بہت سا وقت کھو کر تھوڑا کماتا ہے، کامل اور ہنر مند آدمی تھوڑے وقت میں زیادہ اجرت پاتا ہے۔

کوئی پیشہ ہو، زراعت، یا تجارت، یا کہ علم	چاہیے انسان کو پیدا کرے اُس میں کمال
کاملوں کی عمر بڑھ جاتی ہے خود کر لو حساب	باہنر کا ایک دن، اور بے ہنر کا ایک سال

طِب: ڈاکٹری۔ مساحت: پٹواری گری۔ سپاہ گری: سپاہی کا کام یا پیشہ۔ مکروہ: ناپسند۔ خاک روبی: جھاڑو دینے کا کام۔ اجرت: مزدوری۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ہر ایک پیشے میں سچائی، راست بازی اور ایمان داری سے نفع حاصل ہوتا ہے، دغا، فریب، چالاکی، طرّاری کا انجام ہمیشہ نقصان ہے؛ کیوں کہ دنیا میں اکثر کام ایک دوسرے کے اعتبار پر چلتے ہیں، اور جو ایک بار دغا کرتا ہے اُس کا اعتبار نہیں رہتا، اور جس کا اعتبار نہیں وہ کھوٹا پیسہ ہے جو بغیر بٹے کے ہرگز نہ چلے گا، یا کاٹھ کی ہنڈیا یا کاغذ کی ناؤ ہے جو ایک بار کے سوا کام نہ دے گی، جو شخص اپنے نفع کے واسطے دوسرے کو خسارہ دیتا ہے، وہ حقیقت میں خود خسارہ پاتا ہے۔

کاری گروں کو چاہیے کہ لوگوں کو دھوکے میں ڈالنے کی نیت سے کھوٹی چیزیں نہ بنائیں، تاجروں کا فرض ہے کہ اپنے مال کی جھوٹی تعریف نہ کریں، جو عیب و نقص اُن کو معلوم ہو خریدار کو جتا دیں، کم تولنا، کم ناپنا، فریب دینے کی غرض سے چیزوں میں آمیزش کرنا سخت گناہ ہے، خریدار کو لازم ہے کہ سودے کی دیکھ بھال ہوشیاری سے کرلے، نرخ کے چکانے میں اُس کو حجت کرنے کا اختیار ہے؛ مگر جو ٹھہر گیا ہو اُس سے زیادہ چاہنا، یا داموں میں کمی کرنا، یا کھوٹے دام دینا، یا بیچنے والے کو دھمکانا نہایت کمینہ پن ہے۔

راست بازی: سچائی۔ **طرّاری:** زبان درازی، عیاری، مکاری۔ **اعتبار:** ۔بھروسہ۔ **بغیر بٹے:** بٹا: وہ کمی جو روپیہ پیسہ بھُنانے میں پڑے، تولنے کا وزن۔ بٹا دینا: کمی پوری کرنا۔ بغیر بٹے: کمی پوری کیے بغیر۔ **کاٹھ کی ہنڈیا:** (کاٹھ یعنی: لکڑی، ہَنڈِیا یعنی: چھوٹی ہانڈی) کاٹھ کی ہنڈی: بے کار چیز جو قابل قبول نہ ہو، بولا جاتا ہے کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی، یعنی: جھوٹ اور دغا بازی ہمیشہ نہیں چل سکتی۔ **کاغذ کی ناؤ:** (ناؤ: کشتی) کاغذ کی ناؤ (کنایۃً) ناپائیدار چیز، کم زور۔ مثل ہے ''کاغذ کی ناؤ میں کون پار اترا ہے''یعنی: ناپائیدار سہارے پر کیا بھروسہ۔ **آمیزش:** ملاوٹ۔ **نرخ چکانا:** دام دینا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

راستی سیدھی سڑک ہے جس میں کچھ کھٹکا نہیں
کوئی رہرو آج تک اِس راہ میں بھٹکا نہیں

۳۶ نمک

کھانے میں نمک نہ ہو تو کیسا پھیکا اور بے مزہ معلوم ہوتا ہے؛ مگر نمک کے استعمال سے صرف یہی منفعت نہیں، کہ وہ ہماری خوراک کو مزے دار بنا دیتا ہے؛ بلکہ بڑا فائدہ یہ ہے کہ وہ غذا کو ہضم کرتا ہے، اِس کے کھانے سے خونِ صالح پیدا ہوتا ہے، اگر آدمی نمک نہ کھائے تو بعض بیماریوں میں مبتلا ہو جائے۔

نمک ایک مُرکّب شے ہے، وہ قدرتی طور پر دو عناصر سے مل کر بنا ہے، اگر وہ دونوں عنصر خالص حالت میں استعمال کیے جائیں، تو بہ جائے نفع کے نقصان پہنچائیں، یہ خدا کی حکمت ہے کہ اِن دونوں کو ترتیب دے کر ایسی ضروری اور مفید چیز بنا دی۔

نمک کی بہت قسمیں ہیں، جو نمک ہمارے کھانے میں آتے ہیں وہ نمکِ طعام کہلاتے ہیں، وہ بھی کئی طرح کے ہیں: بعض سفید شفاف، بعض گلابی، بعضے خاکی یا نیل گوں، نمک کی صفت یہ ہے کہ وہ آسانی سے توڑا اور پیسا جا سکتا ہے، پانی میں بہت جلد گھل مِل جاتا اور مرطوب ہوا میں سِیل جاتا ہے۔

تم نمک تو روز مرّہ کھاتے ہو، غالبًا یہ نہ معلوم ہو گا کہ وہ کس جگہ بنتا اور کہاں

کھٹکا: خوف، خطرہ، اندیشہ۔ رہرو۔ مسافر، راستہ چلنے والا۔ بھٹکنا: راستہ بھولنا۔ خونِ صالح: صاف خون۔ مُرکّب شے: ملی ہوئی چیز۔ عنصر: مادّہ، اصل۔ نمکِ طعام: کھانے کا نمک۔ شفاف: نہایت صاف اور جھلکنے والا۔ نیل گوں: آسمانی رنگ والا۔ مرطوب ہوا: گیلی ہوا۔ سِیل جانا: گیلا ہونا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

سے آتا ہے، اِس کی پیداوار ہر ملک میں جُدا جُدا اطور پر ہے: کہیں پہاڑ سے نکلتا ہے، کہیں سمندر سے، کہیں جھیل سے، ایک قسم کالاہوری نمک کہلاتا ہے، اِس کا سبب یہ ہے کہ پنجاب کی مغربی حدود میں کوہِ نمک سار ہے، وہاں سے وہ نمک نکلتا ہے، قدیم زمانے میں اِس کی منڈی لاہور تھی؛ اِس لیے لاہور کے نام سے معروف ہوگیا۔

بنگال، مدراس اور بمبئی میں سمندر کے پانی کو پکا کر نمک نکالتے ہیں، ہمارے ملک میں جو نمک زیادہ تر کھایا جاتا ہے وہ راجپوتانے کی سانبھر جھیل سے آتا ہے، اور اِسی لیے سانبھر کہلاتا ہے، یہ جھیل جے پور، جودھپور کی سرحد میں واقع ہے، ۲۰ر میل لمبی اور قریب ۵ر میل کے چوڑی ہے، پانی اِس کا نہایت شوْر ہے، جھیل کے کنارے کیاریاں بنا کر پانی سے لبریز کر دیتے ہیں، کچھ عرصے میں پانی تو خاک کے اندر جذب ہوجاتا ہے اور نمک کی تہ جم کر رہ جاتی ہے، جہاں اِس کو کھود کر کنارے پر ڈالا اور پانی چھڑکا صاف ستھرا لُوْن نکل آتا ہے، ہر سال لاکھوں روپے کا نمک تاجروں کے ہاتھ فروخت ہوتا ہے، اور گرد ونَواح اَضلاع کو لدا چلا جاتا ہے، محصول اِس کا سرکاری خزانے میں داخل ہوتا ہے، اِس زمانے میں تجارت کی آسانی کے لیے جھیل کے کنارے تک ریل بنادی گئی ہے، اِس کے علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی جھیلیں اور کنویں ہندوستان میں ہیں، جن کے پانی سے نمک نکالا جاتا ہے۔

کوہِ نمک سار: نمک پیدا ہونے کا پہاڑ۔ شور: نمکین، کھاری۔ کیاریاں: کھیت یا باغ کا چھوٹا حصہ یا تختہ، تختۂ باغ۔ جذب ہونا: چوسنا۔ لُوْن: نمک۔ گرد ونَواح: آس پاس۔ اضلاع: (ضلع کی جمع) ضلع: صوبے کا وہ حصہ جو ڈی۔ ایم۔ کے ماتحت ہو۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۳۷ صبح کی آمد

خبر دن کی آنے کی میں لا رہی ہوں ۔ اجالا زمانے میں پھیلا رہی ہوں
بہار اپنی مشرق سے دکھلا رہی ہوں ۔ پکارے گلے صاف چلا رہی ہوں

اٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

میں سب کاربہوار کے ساتھ آئی ۔ میں رفتار و گفتار کے ساتھ آئی
میں باجوں کی جھنکار کے ساتھ آئی ۔ میں چڑیوں کی چہکار کے ساتھ آئی

اٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

اذاں پر اذاں مرغ دینے لگا ہے ۔ خوشی سے ہر ایک جانور بولتا ہے
درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے ۔ سُہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے

اٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

یہ چڑیاں جو پیڑوں پہ ہیں غل مچاتی ۔ اِدھر سے اُدھر اُڑ کے ہیں آتی جاتی
دُموں کو ہلاتی پَروں کو پھلاتی ۔ مری آمد آمد کے ہیں گیت گاتی

اٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

جو طوطے نے باغوں میں ٹیں ٹیں مچائی ۔ تو بلبل بھی گلشن میں ہے چہچہائی
اور اونچی مُنڈیروں پہ شاما بھی گائی ۔ میں سو سو طرح دے رہی ہوں دُہائی

اٹھو سونے والو! کہ میں آ رہی ہوں

بہار: رونق، چمک۔ کاربہوار: کام کاج۔ جھنکار: شیشے یا چینی وغیرہ کے برتن ٹوٹنے کی آواز، باجے کی آواز۔ گلشن: چمن، پھلواری۔ مُنڈیر: سرِدیوار، دیوار کا اوپر کا حصہ جو ڈھلوان ہوتا ہے تاکہ پانی اوپر سے دیوار کے اندر سرایت نہ کرے۔ شاما: ایک خوش الحان چھوٹا پرندہ۔ دُہائی دینا: آواز دینا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ہر اِک باغ کو میں نے مہکا دیا ہے　　نسیم اور صبا کو بھی لَہکا دیا ہے
چمن سرخ پھولوں سے دَہکا دیا ہے　　مگر نیند نے تم کو بہکا دیا ہے

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

ہوئی مجھ سے رونق پہاڑ اور بَن میں　　ہر ایک ملک میں دیس میں اور وطن میں
کھلاتی ہوئی پھول آئی چمن میں　　بجھاتی چلی شمع کو انجمن میں

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

جو اِس وقت جنگل کی بوٹی جڑی ہے　　سو وہ نو لکھا ہار پہنے کھڑی ہے
عجب یہ سماں ہے عجب یہ گھڑی ہے　　کہ پچھلے کی ٹھنڈک سے شبنم پڑی ہے

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

ہرن چونک اٹھے چوکڑی بھر رہے ہیں　　کُلیلیں ہر اِک کھیت میں کر رہے ہیں
ندی کے کنارے کھڑے چر رہے ہیں　　غرض مرے جلوے پہ سب مر رہے ہیں

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

میں تاروں کی چھاں آن پہنچی یہاں تک　　زمیں سے ہے جلوہ مرا آسماں تک
مجھے پاؤ گے دیکھتے ہو جہاں تک　　کروگے بھلا کاہلی تم کہاں تک

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

پُجاری کو مندر کے میں نے جگایا　　مؤذن کو مسجد کے میں نے اٹھایا

نسیم: پچھلی رات کی نرم و معطر ہوا، صبح کی ٹھنڈی ہوا۔ صبا: پُر واہوا۔ لَہکا دینا: تیز چلانا، تر و تازہ ہونا۔ دَہکانا: بھڑکانا۔ شمع: موم بتی۔ انجمن: محفل، مجلس۔ نولکھا ہار: نولاکھ کا ہار۔ چوکڑی بھرنا: ہرن یا گھوڑے کا اچھلنا، چھلانگ مارنا۔ کُلیل: چوپایوں کا خوشی میں اچھلنا کودنا۔ چھاں: سایہ۔ جلوہ: رونق، نظارہ، نمائش کرنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بھٹکتے مسافر کو رستہ بتایا	اندھیرا گھٹایا اُجالا بڑھایا

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

لدے قافلوں کے بھی منزل سے ڈیرے	کسانوں کے ہل چل پڑے منھ اندھیرے
چلے جال کندھے پہ لے کر مچھیرے	دَلِدّر ہوئے دور آنے سے میرے

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

بُگل اور طَنبُور سَنکھ اور نَوبت	بجانے لگے اپنی اپنی سبھی گت
چلی توپ بھی دن سے حضرت سلامت	نہیں خوب غفلت نہیں خوب غفلت

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

لو ہشیار ہو جاؤ اور آنکھ کھولو	نہ لو کروٹیں اور نہ بستر ٹٹولو
خدا کو کرو یاد اور منھ سے بولو	بس اب خیر سے اٹھ کے منھ ہاتھ دھولو

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

بڑی دھوم سے آئی میری سواری	جہاں میں ہوا اب مرا حکم جاری
ستارے چھپے رات اندھیری سِدھاری	دکھائی دیے باغ اور کھیت کیاری

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

میں پورب سے پچھّم پہ کرتی ہوں دھاوا	زمیں کے کُرّہ پر لگاتی ہوں کاوا
میں طے کر کے آئی ہوں چیِن اور جاوا	نہیں کہتی کچھ تم سے اِس کے علاوہ

اٹھو سونے والو! کہ میں آرہی ہوں

دَلِدّر: افلاس، محتاجی۔ بگل: ایک قسم کا باجہ، نرسنگا۔ طنبور: ایک قسم کا باجہ جس میں تین تار لگے ہوتے ہیں۔ سنکھ: ایک قسم کا باجہ جس کو ہندو لوگ عبادت کے وقت بجاتے ہیں۔ نوبت: نقارہ۔ سِدھارنا: جانا، رخصت ہونا۔ دھاوا کرنا: حملہ کرنا، چڑھائی کرنا۔ کُرّہ: گول دائرہ، ہر گول چیز۔ کاوا: چکّر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۳۸ سچ کی تاثیر

ایک شریف خاندان کا نوعمر لڑکا علم و کمال حاصل کرنے کے شوق میں اپنے عزیز وطن کو چھوڑ دینے پر آمادہ ہے، وہ اپنی ضعیف ماں سے عرض کرتا ہے: اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک قافلے کے ساتھ سفر کرنا چاہتا ہوں، جو عن قریب ہمارے ملک کی دارالسلطنت کو جانے والا ہے؛ کیوں کہ میں سنتا ہوں کہ اُس بڑے شہر میں ہر قسم کے کامل لوگ موجود ہیں، اور وہاں علم کا چرچا ہے۔

اِس یتیم لڑکے کی یہ درخواست اگر چہ ماں کے دل کو غم گین کرنے والی تھی؛ لیکن اِس دانا ماں کی محبت کا ولولہ عقل کے قابو سے باہر نہ تھا؛ اِس لیے وہ اپنے پیارے بچے کی جدائی کو علم کی دولت کے مقابلہ میں گوارا کر سکتی تھی؛ چناں چہ اُس نے ہونہار بچّے کے اِس نیک خیال کو بہت پسند کیا، اور نہایت خوشی کے ساتھ اِس کی درخواست کو منظور فرمایا۔

بزرگ ماں نے ضروری سامانِ سفر تیار کیا، اور جب کہ قافلے کی روانگی کا وقت آیا، تو چالیس روپے جن کا اُس عہد میں رواج تھا لڑکے کو حوالے کیے؛ لیکن اِس نقدی کے علاوہ ایک اور چیز بھی عطا کی، جو کہ دنیا کے تمام جواہرات سے زیادہ بیش قیمت تھی: وہ نفیس چیز کان یا دریا سے نکلی ہوئی نہ تھی؛ بلکہ وہ نورانی دل کے سرچشمہ سے پیدا ہوئی تھی۔

دارالسلطنت: راجدھانی۔ دانا: عقل مند، ہوشیار۔ ولولہ: شوق، امنگ، جوش۔ ہونہار: لائق، قابل۔ نقدی: روپیہ، مال وزر، قیمتی روپے پیسے۔ جواہرات: (جوہر کی جمع الجمع صرف اردو میں مستعمل ہے) قیمتی پتھر، لعل، گوہر۔ بیش قیمت: زیادہ قیمتی۔ سرچشمہ: سوتا، منبع (نورانی دل کے سرچشمہ سے: یعنی نورانی دل کے اندر سے)۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

وہ بے بہا چیز صرف یہ نصیحت تھی، کہ میرے پیارے بچے ہمیشہ سچ بولیو! اپنے دل زبان اور ہاتھ کو سچا رکھیو! کیسا ہی خوف وخطر پیش آئے سچ بات پر ثابت قدم رہیو! اب تو مجھ سے عہد کر کہ: ہمیشہ اِس نصیحت پر عمل کروں گا، سعادت مند لڑکے نے مہربان ماں کی باتیں غور سے سنیں، اور سچے دل سے عہد کیا کہ: میں کسی حال میں اِس کے خلاف نہ کروں گا، یہ کہہ کر سلامِ رخصت کیا، اور قافلے کے ہم راہ بغداد کو روانہ ہوا۔

شاید قافلے نے دو تین ہی منزلیں طے کی تھیں، کہ اِس نوعمر مسافر کی آزمائش کا وقت آن پہنچا؛ ناگاہ ایک زبردست گروہ قزاقوں کا نمودار ہوا، اہل قافلہ اُن کا مقابلہ نہ کر سکے، ہر ایک شخص خوف زدہ اور بے قرار تھا، سوائے اِس لڑکے کے جس کو اپنی سچائی پر پورا اعتماد تھا، اِس کو یقین تھا کہ سچ مجھ کو ہر آفت سے بچائے گا، اور سچائی کی تلوار کا وار کبھی خالی نہ جائے گا۔

جب قزاق ہر مسافر کی پوشیدہ نقدی طلب کر رہے تھے، اور جو شخص کچھ حیلہ یا عذر کرتا وہ اُن کے بے رحم ہاتھوں سے بُری طرح ستایا جاتا تھا، ایک قزاق نے لڑکے سے سوال کیا کہ: جو کچھ تیرے پاس ہو بیان کر، لڑکے نے بے تأمل اپنے روپے کی تعداد بتادی، اِس دلیرانہ سچے جواب نے قزاق کو دھوکے میں ڈال دیا، اِسی طرح چند قزاقوں نے پوچھا؛ مگر اپنے رفیق کی طرح لڑکے کی طرف کسی نے توجہ نہ کی۔

آخر کار تمام قزاق مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے لیے ایک مقام پر جمع

بے بہا: اَنمول، زیادہ قیمتی۔ سعادت مند: نیک بخت، لائق۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ہوئے، اُس وقت اپنے سردار سے لڑکے کا ماجرا بیان کیا، اُس کو یہ بات ایسی عجیب معلوم ہوئی، کہ فوراً اُس لڑکے کو طلب کر کے خود دریافت کرنے لگا، جب اُس نے معلوم کیا کہ وہ عجیب لڑکا اپنے عہد پر ایسا ثابت قدم ہے، اور اپنی مہربان ماں کے حکم کی ایسی تعظیم کرتا ہے، تو اُس کی حالت میں ایک بڑی تبدیلی پیدا ہوئی۔

اُس کو اپنے دل کے اندر سے ایک آواز آئی او احمد الفی! کیا تجھ کو شرم نہیں آتی! کہ یہ بچہ اپنی ماں کے عہد پر قائم ہے، اور تو اُس بڑے مالک کے عہد کی بھی کچھ پرواہ نہیں کرتا، ناحق اُس کی خلقت کو ستاتا اور غارت کرتا ہے، اِس آواز کے سنتے ہی قزاقوں کے سردار نے اپنے ظالمانہ پیشے سے فوراً توبہ کی، اور اُس کے تمام رفیقوں نے بھی اِس کا ساتھ دیا۔

وہ تمام غارت گر جن کے سامنے لوٹ کے مال کا انبار لگا ہوا تھا، یکا یک ایسے رحم دل پارسا بن گئے، انھوں نے ہر ایک شخص کا مال واپس کر دیا، جن کو اذیت پہنچائی تھی اُن سے معافی چاہی، اور آئندہ تمام عمر نیکی کے ساتھ بسر کی، وہ سچا لڑکا جس کے سچ کی ایسی تاثیر ظاہر ہوئی، آئندہ زندگی میں ایک بڑا بزرگ شخص ہوا جس کا نام آج تک زندہ ہے، اور وہ حضرت شیخ ''عبدالقادر جیلانیؒ'' کے نام سے مشہور ہیں۔

۳۹ سچ اور جھوٹ

سچ کہو، سچ کہو ہمیشہ سچ	ہے بھلے مانسوں کا پیشہ سچ

مانس: انسان۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

سچ کہوگے، تو تم رہوگے عزیز	سچ تو ہے، کہ سچ ہے اچھی چیز
سچ کہوگے، تو تم رہوگے شاد	فکر سے پاک رنج سے آزاد
سچ کہوگے، تو رہوگے دلیر	جیسے ڈرتا نہیں دلاور شیر
سچ سے رہتی ہے تقویت دل کو	سہل کرتا ہے سخت مشکل کو
جس کو سچ بولنے کی عادت ہے	وہ بڑا نیک باسعادت ہے
سچ ہے سارے معاملوں کی جان	سچ سے رہتا ہے دل کو اطمینان
سچ میں راحت ہے اور آسانی	سچ سے ہوتی نہیں پشیمانی
سچ ہے دنیا میں نیکیوں کی جڑ	سچ نہ ہو تو جہان جائے اُجڑ
سچ کہوگے تو دل رہے گا صاف	سچ سے ہوجائیں گے قصور معاف
سچ سے زِنہار درگذر نہ کرو	دل میں کچھ خوف اور خطر نہ کرو
وہی دانا ہے جو کہ ہے سچا	اِس میں بوڑھا ہو یا کوئی بچا
ہے برا جھوٹ بولنے والا	آپ کرتا ہے اپنا منھ کالا
فائدہ اِس کو کچھ نہ دے گا جھوٹ	جائے گا ایک روز بھانڈا پھُوٹ
جھوٹ کی بھول کر نہ ڈالو خو	جھوٹ ذلت کی بات ہے اَخ تھو

۴۰ ماں کی ممتا

ممتا ماں کی جانتے ہیں سب	ماں ہے بچے کی پرورش کا سبب

دلاور: بہادر، شجاع۔ دانا: عقل مند، ہوشیار، دانش مند۔ اپنا منھ کالا کرنا: اپنے آپ کو رسوا کرنا۔ بھانڈا پھوٹنا: بھید کھل جانا، راز افشا ہوجانا۔ خو: عادت۔ اَخ تھو: کھنکھارنے کی آواز، نفرت اور کراہت کا اظہار۔ ممتا: محبت۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بھوک بچے کو ہے ستاتی جب	ماں سے کرتا ہے رو کے دودھ طلب
دودھ دیتی ہے پیار کرتی ہے	جان اُس پر نثار کرتی ہے
بچہ سینے سے جو رہا ہے چمٹ	نہیں لے سکتی بے دھڑک کروٹ
پاؤں کی بھی ذرا نہ ہو آہٹ	کبھی ننھے کی جائے نیند اُچٹ
اُوں اُوں کرتی تھپکتی جاتی ہے	ہَولے ہَولے سرکتی جاتی ہے
جب گیا وہ نہالچے پر سُو	چھوٹے تکیے لگا دیے دو دو
کیے سب کام تھے ضروری جو	پر نہیں بھولتی ہے بچے کو
لیتی رہتی ہے ماں خبر ہر دم	اپنے بچے پہ ہے نظر ہر دم
ماں کو آرام کی کہاں فرصت؟	سوئی بے ڈھب تو آ گئی شامت
کپڑے لتّوں کی ہو گئی کیا گت	ہے بچھونا بھی تر بہ تر لت پت
صبح اٹھ کر کھنگالتی ہے تمام	جاڑے پالے کا وقت اور یہ کام
بچہ اتنے میں چونک اٹھا سو کے	ناک میں دم کیا ہے رو رو کے
ماں نے پھر لے لیا ہے خوش ہو کے	نیا کُرتا بدل کے منھ دھو کے
باتیں کرتی ہے پیار سے جوں جوں	بولتا ہے جواب میں "آغوں"

نثار کرنا: قربان کرنا۔ اُچٹنا: جاتی رہنا۔ اُوں اُوں: ایک قسم کی آواز۔ ہَولے ہَولے: آہستہ آہستہ۔ سرکنا: ہٹنا، کھسکنا۔ نہالچہ: بچے کا بستر۔ بے ڈھب: بے طرح، بے موقع۔ شامت: مصیبت۔ گت: حالت، کیفیت۔ تر بہ تر: بالکل گیلا، شرابور۔ لت پت: بھرا ہوا، آلودہ۔ کھنگالنا: سرسری طور پر دھونا۔ جاڑا: سردی، ٹھنڈ۔ پالا: نہایت سردی، برف کی طرح ایک سفید چیز جو آسمان سے گرتی ہے۔ ناک میں دم کرنا: پریشان کرنا۔ آغوں: دودھ پیتے بچے کی آواز۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

رات کو لوریاں سُناتی ہے	گود میں لے کے بیٹھ جاتی ہے
کس قدر زحمتیں اٹھاتی ہے	بچہ ہے اور ماں کی چھاتی ہے
کبھی کُنڈی بجا کے بہلایا	کبھی کندھے لگا کے ٹہلایا
ماں کداتی اچھالتی ہے اُسے	دیکھتی اور بھالتی ہے اُسے
ہرطرح پر سنبھالتی ہے اُسے	اللہ آمیں سے پالتی ہے اُسے
دیکھ کر اس کا چاند سا مُکھڑا	بھول جاتی ہے اپنا سب دُکھڑا
جب لگایا ہے آنکھ میں کاجل	پڑا بچے کی تیوریوں میں بل
دونوں آنکھیں جو اِس نے ڈالیں مل	بچہ بے چین ہے تو ماں بے کل
چپ کیا جھنجھنا بجا کے اُسے	سوئی خود پیشتر سُلا کے اُسے
اُس کا ہپّا جدا پکاتی ہے	انگلیوں سے اُسے چٹاتی ہے
باتیں کرنا اُسے بتاتی ہے	پاؤں چلنا اُسے سکھاتی ہے
ماں کو بچے سے جو محبت ہے	در حقیقت خدا کی رحمت ہے

۴۱ تندرستی

جسم اور دماغ کے کاموں کا ٹھیک طور پر ہونا صحت اور تندرستی ہے، تندرستی

لوری: وہ گیت جو عورتیں بچوں کو سلانے یا بہلانے کے لیے آہستہ آہستہ گاتی ہیں۔ زحمت: پریشانی، تکلیف۔ کنڈی: دروازے کی زنجیر۔ ٹہلانا: پھرانا، چہل قدمی کرنا۔ اللہ آمین سے پالنا: (محاورہ) دعائیں مانگ مانگ کر پرورش کرنا، کمالِ محبت اور شفقت سے پالنا، لاڈ پیار سے پالنا۔ مُکھڑا: چہرہ۔ دُکھڑا: رنج وغم، پریشانی، تکلیف۔ کاجل: چراغ کا دھواں جو آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔ تیوریوں میں بل پڑنا: غصہ ہونا، ناراض ہونا۔ بےکل: بےچین۔ جھنجھنا: بچوں کا ایک کھلونا جس میں کنکر پڑے ہوتے ہیں۔ ہپّا: بچوں کا کھانا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

ہی سے زندگی خوش گوار معلوم ہوتی ہے۔

تنگ دستی اگر نہ ہو سالک	تندرستی ہزار نعمت ہے

بہت سی آفتیں انسان کے پیچھے لگی ہوئی ہیں جن سے تندرستی میں خلل پڑتا ہے؛ لیکن اُن میں سے اکثر ایسی ہیں جن سے بچنا انسان کے اختیار میں ہے، بہ شرطے کہ وہ اپنی عقل و تمیز کو کام میں لائے، قدرتی قاعدوں کو سمجھے اور اُن پر عمل کرے؛ ہوا، پانی، غذا، لباس، موسم، زمین، مکان اور ورزش یہ ایسی ضروری چیزیں ہیں جن کے وسیلے سے تندرستی قائم رہتی ہے، جہاں اِن میں خلل پڑا تندرستی میں فتور آیا۔

۴۲ ہوا

ہَوا سب سے زیادہ ضروری چیز ہے، دم بھر نہ ملے تو دم ہَوا ہو جائے؛ اِسی لیے قدرت نے اِس کو ایسا بنایا ہے کہ ہم کو بے تردّد، ہر جگہ اور ہر وقت مل سکتی ہے، یہ قدرتی قاعدہ ہے کہ آدمیوں اور جانوروں کے سانس لینے سے، آگ یا چراغ کے جلنے سے، گھاس پات یا مُردار کے سڑنے سے اور ہر قسم کی عُفونت کے پھیلنے سے ہَوا خراب ہو جاتی ہے، کبھی یہ خرابی اتنی بڑھ جاتی ہے کہ انسان کے حق میں زہرِ قاتل ہوتی ہے؛ مگر قدرت نے اِس خرابی کا علاج بھی رکھ دیا ہے، جب تازہ ہَوا کے جھونکے چلتے ہیں تو خراب ہَوا کو اُڑا لے جاتے ہیں، اِس طرح اِس کا نقص

خوش گوار: اچھی، دل پسند۔ سالک: راہ چلنے والا، پابندِ شرع، زاہد، خدا دوست، مرزا غالب کے ایک مشہور شاگرد، مرزا قربان علی بیگ کا تخلص۔ وسیلہ: سبب، ذریعہ۔ فتور: خرابی۔ دم ہَوا ہو جانا: روح نکل جانا، مر جانا۔ بے تردّد: بغیر روک ٹوک و پریشانی کے۔ گھاس پات: کوڑا کرکٹ، سبزی۔ عفونت: گندگی، بدبو۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

دور ہو جاتا ہے، پس ہوا کے چلنے اور بدلنے کے رستے کو ہرگز نہ روکنا چاہیے۔

درختوں سے بھی ہوا صاف ہوتی ہے، جو ناقص ہوا آدمیوں کے لیے مُضر ہے وہ اِن کے لیے مفید ہے، پتوں کے ذریعے سے درخت اُس کو چوس کر تروتازہ ہوتے ہیں؛ مگر درختوں کے قریب رات کو سونا اچھا نہیں، اُس وقت وہ ہوا اِن میں سے نکلتی ہے جو انسان کے لیے مضر ہے۔

۴۳ پانی

ہوا کے بعد پانی کی زیادہ احتیاج ہے، اُسی سے نباتات وحیوان کی حیات ہے، خالص پانی تمام روئے زمین پر ایک سا ہے؛ مگر زمین کی چیزیں جو گھل مِل جاتی ہیں وہ اُس کے ذائقہ اور تاثیر کو بدل دیتی ہیں، کہیں کا پانی ہاضم اور شیریں ہوتا ہے، کسی جگہ کا ناگوار و شور۔

بڑے دریاؤں کا پانی چھوٹے ندی نالوں سے بہتر ہوتا ہے؛ مگر کپڑوں کے دھونے، جانوروں کے نہلانے، مُردوں کے بہانے اور غِلاظت کے ڈالنے سے دریا کا پانی بھی خراب ہو جاتا ہے۔

کنواں جس قدر زیادہ گہرا ہو پانی اچھا ہوتا ہے، جو پانی قریب نکلتا ہے اُس میں زمین کی گندگی زیادہ گھلی ہوتی ہے، آب نوشی کا کنواں ایسی زمین میں نہ

مُضر: نقصان دینے والا۔ نباتات: سبزیاں، ترکاریاں۔ حیات: زندگی۔ ذائقہ: مزہ۔ تاثیر: اثر، خاصیت۔ ہاضم: ہضم کرنے والا۔ ناگوار: ناپسند۔ شور: نمکین، کھاری۔ غلاظت: گندگی۔ گھلی: گھلنا، پگھلنا۔ آب نوشی: پینے کا پانی۔ آب نوشی کا کنواں: پینے کے پانی کا کنواں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کھودنا چاہیے جہاں مدت تک نجاست ڈالی گئی ہو، یا جس میں قبرستان ہو۔

کنویں کے پاک صاف رکھنے میں چند باتوں پر خاص توجہ لازم ہے:

۱) مَن اتنی اونچی اور ڈھالو ہو کہ باہر کا پانی اندر نہ جا سکے۔

۲) کنویں کے پاس پانی کا گڑھا یا کیچڑ یا کسی قسم کی غلاظت ہرگز نہ ہو۔

۳) کنویں کے کنارے نہانا اور کپڑے دھونا نہ چاہیے۔

۴) کنویں کے اندر درختوں کے پتے نہ جانے پائیں۔

۵) ڈول اور رسی کی صفائی کا بھی لحاظ رہے، لوٹوں کو مٹی مل کر کنویں میں ڈالنا برا دستور ہے۔

۶) کبھی کبھی کنویں کی تہ سے کیچڑ مٹی کو نکال ڈالنا مناسب ہے۔

۴۴ غِذا

جو چیزیں ہم کھاتے ہیں ان کی خاصیتیں مختلف ہیں: بعض تو بدن کی پرورش کرتی اور طاقت بڑھاتی ہیں، جیسے: گیہوں، چنا، دودھ؛ بعض چیزیں صرف گرمی کو قائم رکھتی ہیں، جیسے: روغن اور شکر؛ ہو سکے تو ہر قسم کی چیزیں کھاؤ؛ تاکہ ہر طرح کا فائدہ حاصل ہو، میوے اور ہری ترکاریاں بھی اکثر کھانی چاہئیں، اگر مدت تک یہ چیزیں نہ ملیں تو خون فاسد ہو جاتا ہے؛ بعض چیزوں کی کثرت بھی مضر ہے، مثلاً: گھی شکر چاول سے بدن میں چربی بڑھتی ہے، چربی کی افزائش سے

نجاست: گندگی، ناپاکی۔ مَن: منڈیر۔ ڈھالو: ترچھا، ڈھلوان، ایک طرف سے اونچا دوسری طرف سے نیچا۔ خاصیت: اثر۔ روغن: تیل۔ افزائش: بڑھوتری، زیادتی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

موٹاپا زیادہ اور طاقت کم ہوجاتی ہے، جو غذائیں حرارت کو بڑھاتی ہیں، جیسے: گھی گوشت اور مغزیات، اُن کا بھی کھانا زیادہ سرد ملک اور سرد موسم میں مناسب ہے، گرم ملک اور گرم موسم میں غلہ، دودھ، ترکاری اور پھل زیادہ موافق آتے ہیں۔

مصالحہ کی بھرمار بھی معدے کو بگاڑ دیتی ہے، صرف اتنا چاہیے جس سے کھانے کے ذائقے اور تاثیر کی اصلاح ہوجائے، کھانا اُس وقت کھاؤ جب کہ پہلا کھانا ہضم ہو چکا ہو، رات کا کھانا اتنی دیر کر کے نہ کھاؤ کہ کھاتے ہی سو جاؤ، ایک بار بہت کھانے سے کئی بار تھوڑا تھوڑا کھانا بہتر ہے، کم کھانے سے اتنی مضرت نہیں پہنچتی جتنی زیادہ کھانے سے، کچا کھانا، سڑا بُسا کھانا نہایت مضر ہے، جن برتنوں میں کھانا پکتا ہے اُن کو خوب صاف رکھنا لازم ہے، اگر تانبے کے ہوں تو اُن پر قلعی ہونی چاہیے، تانبے کا زنگار سخت زہر ہے۔

۴۵ لباس

باہر کی گرمی سردی کی شدت سے بدن کو محفوظ رکھنا واجب ہے؛ تاکہ اُس کی اندرونی حرارت اعتدال کے ساتھ قائم رہے، بدن کی جِلد سے بھی یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے؛ مگر اِس سے کامل حفاظت نہیں ہوسکتی، جانوروں کو کھال کی امداد کے لیے اُون اور پَر عطا کیے گئے ہیں، انسان کو لباس تیار کرنے کی حکمت دی گئی ہے، پس

حرارت: گرمی۔ مغزیات: خشک میوے۔ سرد: ٹھنڈا۔ بھرمار: زیادتی۔ سڑا: سڑا ہوا، خراب۔ بُسا: بدبودار (یہ بُسنا۔ یعنی: سڑنا، بدبو دینا۔ سے بنا ہے)۔ زنگار: تانبے کا زنگ۔ اعتدال: درمیانی روِش، برابری۔ جلد: کھال۔ امداد: مدد، سہارا۔ حکمت: عقل مندی، دانائی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

لباس ایسا ہونا چاہیے کہ سردی کے وقت اندرونی حرارت کو خارج ہونے سے، اور گرمی کے وقت بیرونی گرمی کو بدن میں سرایت کرنے سے روکے، سخت موسموں میں اون یا روئی کے دبیز کپڑے موزوں ہوتے ہیں، معتدل موسم میں ہلکے کپڑے۔

تمام جسم میں سر اور دھڑ زیادہ حفاظت کے قابل ہیں، بچوں کو لباس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے، سردی کھانے سے وہ بہت جلد بیمار ہو جاتے ہیں، بڑھاپے میں اصلی حرارت کم ہو جاتی ہے؛ اس لیے جوانوں کی بہ نسبت بوڑھوں کو لباس کی زیادہ حاجت ہے۔

سونے کی حالت میں بدن کی اصلی گرمی زیادہ نکلتی ہے، خصوصاً فصلِ بہار میں پچھلی رات کی خنکی اور شبنم بہت بُرا اثر کرتی ہے، ایسے وقت میں بدن کو گرم رکھنے کے لیے سایہ کی جگہ، یا اوڑھنے بچھونے کا معقول سامان ہونا چاہیے، تَر لباس پہننا ہمیشہ مضر ہے، اُس کو جھٹ پٹ سکھا لو یا بدل ڈالو، میلا کثیف اور بدبودار لباس بھی تندرستی میں خلل ڈالتا ہے، موٹے جھوٹے کم قیمت کپڑے کا مضائقہ نہیں؛ مگر صاف اور سُتھرا ضرور ہو۔

کپڑے کو دھوپ دکھانے سے پسینہ وغیرہ کی بو رفع ہو جاتی ہے، گرد و غبار جھاڑنے جھٹکنے سے اور میل کچیل دھونے سے دور ہوتا ہے۔

لباس کی مقدار اور وضع حیا اور ادب کے برخلاف نہ ہونی چاہیے، بدن

سرایت کرنا: اثر کرنا۔ دبیز: موٹا۔ موزوں: مناسب۔ خنکی: ٹھنڈک۔ معقول: مناسب، تسلی بخش۔ کثیف: گندا۔ دھوپ دکھانا: دھوپ دینا، کسی چیز کو دھوپ میں رکھ کر سکھانا۔ رفع ہونا: دور ہونا۔ وضع: ڈھنگ۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

کے وہ حصے ضرور پوشیدہ رہیں جن کا پوشیدہ رکھنا واجب ہے، خوش رنگ پھول دار اور زریں کپڑے زیب وزینت کے لیے ہوتے ہیں؛ مگر ایسا مہین کپڑا پہننا جس سے نہ بدن کی حفاظت ہو نہ پردہ، محض فضولی اور حماقت ہے۔

۴۶ موسم

مناسب درجے کی گرمی، تری صحت کے لیے مفید ہوتی ہے، زیادہ گرم و سرد یا زیادہ خشک وتر موسم بھی تندرستی میں فُتور ڈالتا ہے۔

۴۷ زمین

جس قطعۂ زمین پر مکان بنایا جائے وہ خشک اور پاکیزہ ہونا چاہیے، خشک وہی مقام رہتا ہے جو بلند اور پانی ڈھال ہو، نشیب کی جگہ، یا جھیل، تالاب اور دلدل کے قریب تری نمی رہتی ہے، اور تری نمی سے ہوا خراب ہوتی ہے، جس زمین کے نیچے گندگی دبی ہوئی ہو وہاں رہنا یا مکان بنانا ہرگز نہ چاہیے، زمین کے سوراخوں میں ہوا گھس جاتی ہے، اُس کے ساتھ اندر کی کثافت باہر آتی ہے، اور اُس جگہ کی تمام ہوا کو بگاڑ دیتی ہے۔

۴۸ مکان

مکان کے بنانے کی بڑی غرض تو یہ ہے، کہ دھوپ بارش اور سردی کی اذیت

زریں کپڑا: ریشمی وسنہرا کپڑا۔ فضولی: بے کاری۔ حماقت: بے وقوفی۔ قطعۂ زمین: زمین کا حصہ۔ پانی ڈھال: (ڈھال، ڈھلوان، نیچی جگہ) پانی ڈھال: وہ جگہ جہاں سے پانی نیچے کی طرف جائے۔ نشیب: نیچی جگہ۔ دلدل: کیچڑ۔ کثافت: گندگی۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

سے پناہ ملے؛ مگر اس کے ساتھ روشنی اور حرارت کے اعتدال کا اور ہَوا کی تبدیلی کا بھی لحاظ رکھنا نہایت ضروری ہے، اِس مقصد کے واسطے دریچے، روشن دان مناسب طور سے رکھنے چاہئیں۔

تنگ وتاریک مکان میں جہاں روشنی اور ہَوا کا گذر بہ خوبی نہ ہو، انسان تن درست نہیں رہ سکتا، تنگ اور بند مکانوں میں آدمیوں کا ہجوم ہونا یا آگ کا جلنا نہایت خوف ناک بات ہے، زچّہ اور بچّہ کو تازہ ہَوا اور روشنی سے محروم رکھنا برا طریقہ ہے؛ اِسی وجہ سے اکثر بچے ضائع ہوتے ہیں، آدمی جس مکان میں رہتے ہوں وہیں جانوروں کا باندھنا بہت برا ہے۔

مکان کے فرش اور صحن کو مٹی اور کوڑے سے، چھتوں اور دیواروں کو مکڑی کے جالوں سے ہمیشہ پاک صاف رکھنا چاہیے۔

کبھی کبھی سوندھی مٹی سَنی سے لیپنا پوتنا، چونے کی سفیدی پھیرنا ہوا کی صفائی اور مکان کی خوش نمائی کے لیے ضروری بات ہے، مناسب موقعوں پر بیل بوٹوں کا لگانا اور پھلواری کا بونا بھی مفید ہے؛ مگر زیادہ سبزی اور جھاڑ جھنکاڑ کا ہونا بھی اچھا نہیں، برتنوں اور کپڑوں کا دھوون اور غسل کا پانی صحن میں مت بہاؤ، نہ گھر کی زمین میں جذب ہونے دو، اِس کے بہ جانے کے لیے نالی بنا دینی چاہیے۔

دریچہ: کھڑکی۔ روشن دان: روشنی آنے کا سوراخ۔ ہجوم: بھیڑ۔ زچہ: بچہ جننے والی عورت چالیس دن تک زچہ کہلاتی ہے۔ سوندھی مٹی: تازہ مٹی۔ سَنی: چمک دار۔ پوتنا: قلعی کرنا، سفیدی، کھریا یا کسی قسم کے رنگ کے پانی سے دیواروں کو اُجالنا۔ جھاڑ جھنکاڑ: جنگل کے خاردار درخت اور جھاڑیاں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

پاخانے کی صفائی پر زیادہ توجہ لازم ہے، جب تک غلاظت اٹھائی جائے مٹی یا راکھ اُس پر ڈال دینی چاہیے، اِس سے ہوا میں بدبو نہ پھیلنے پائے گی۔ گھر کے آس پاس کوڑے کا انبار یا مُرجھائی ہوئی نباتات کا ڈھیر ہرگز نہ لگنے دو، اگر بستی میں صفائی کا انتظام نہ ہو، تو جہاں تک ہو سکے گھر سے بہت دور فاصلے پر کوڑا ڈالو۔

۴۹ غُسل

ہمارے بدن کی جلد میں نہایت باریک باریک سوراخ ہیں جن کو مَسام کہتے ہیں، اِن مسامات کی راہ سے ہر دم ناقص اور فضول چیزیں نکلا کرتی ہیں، جلد کا بیرونی چھلکا بھی ہمیشہ مُردار ہوتا رہتا ہے، گرد و غبار بھی ہوا میں سے جلد پر بیٹھ جاتا ہے، اِس طرح میل کی تہیں جمتی چلی جاتی ہیں اور مسامات کو بند کر دیتی ہیں، اِن کے رُکنے اور کھال کے میلے رہنے سے بعض بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں، اِس لیے تن درست آدمی کو ہر روز غسل کرنا مفید ہے، غسل سے طبیعت کو فرحت اور ہاضمے کو تقویت ہوتی ہے، صبح کے وقت نہانا بہتر ہے؛ مگر کھانا کھاتے ہی یا شدت کی بھوک میں نہانا مضر ہے۔

بچے، بوڑھے اور ناتواں آدمی کے لیے نیم گرم، جوان اور قوی کے واسطے سرد پانی سود مند ہے؛ مگر موسم کے لحاظ سے پانی کے مزاج کو تبدیل کرنا مناسب ہے، پانی صاف ستھرا ہو، میلا یا مُکدّر نہ ہو، زیادہ دیر تک پانی میں رہنا اچھا

انبار: ڈھیر۔ جلد: کھال۔ مُکدّر: گدلا، میلا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

نہیں، مگر جھوٹ موٹ تھوڑا سا پانی بہا لینا بھی کچھ مفید نہیں، بدن کو خوب دھونا اور صاف کرنا چاہیے، اگر میسّر ہو تو صابون کا استعمال بھی کرو، اِس سے پسینے کا کھار اور میل خوب کٹ جاتا ہے، غسل کے بعد فوراً بدن اور بالوں کو صاف کپڑے سے پونچھ ڈالو، بدن کے تر رہنے اور ٹھنڈی ہَوا کے لگنے سے نقصان ہوتا ہے۔

۵۰ آدمی

(نظیر اکبرآبادی)

دنیا میں بادشاہ ہے، سو ہے وہ بھی آدمی	اور مفلس و گدا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
زردار بے نوا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی	نعمت جو کھا رہا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی
ٹکڑے جو مانگتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی	
یاں آدمی پہ جان کو وارے ہے آدمی	اور آدمی کو تیغ سے مارے ہے آدمی
پگڑی بھی آدمی کی اُتارے ہے آدمی	چلّا کے آدمی کو پکارے ہے آدمی
اور سن کے دوڑتا ہے، سو ہے وہ بھی آدمی	
ایک آدمی ہیں جن کے یہ کچھ زرق برق ہیں	روپے کے ان کے پاؤں ہیں، سونے کے فرق ہیں
جھمکے تمام غرب سے لے تا بہ شرق ہیں	کمخواب، تاش، شال، دوشالوں میں غرق ہیں

جھوٹ موٹ: یوں ہی۔ مفلس: کنگال، نادار۔ گدا: فقیر، بھکاری۔ زردار: مال دار، دولت مند۔ بے نوا: بے سامان، فقیر۔ واری ہونا: قربان ہونا۔ تیغ: تلوار۔ پگڑی اتارنا: ذلیل کرنا۔ زرق برق: شان و شوکت۔ روپہ: چاندی۔ فرق: مانگ، سر (روپے کے اُن کے پاؤں ہیں سونے کے فرق ہیں: یہ مصرع کثرتِ مال سے کنایہ ہے)۔ جھمکنا: چمکنا، دمکنا۔ غرب: پچھّم۔ شرق: پورب۔ کمخواب: ایک قسم کا ریشمی کپڑا جو زری کی تاروں کی آمیزش سے بُنا جاتا ہے۔ تاش: ایک قسم کا ریشمی زری کا کپڑا۔ شال: اونی ریشمی چادر۔ دوشالہ: اونی دوہری چادر۔ غرق: ڈوبا ہوا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اور چیتھڑوں لگا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

اَشراف اور کمینے سے لے شاہ تا وزیر	ہیں آدمی ہی صاحبِ عزت بھی اور حقیر
یاں آدمی مرید ہیں اور آدمی ہی پیر	اچھا بھی آدمی ہی کہاتا ہے اے نظیرؔ

اور سب میں جو بُرا ہے سو ہے وہ بھی آدمی

۵۱ ملمّع کی انگوٹھی

مؤلف

چاندی کی انگوٹھی پہ جو سونے کا چڑھا جھول
اوچھی تھی لگی بولنے اِترا کے بڑا بول!
چاندی کی انگوٹھی کے نہ مَیں ساتھ رہوں گی
وہ اَور ہے مَیں اَور، ذِلت نہ سَہوں گی
مَیں قوم کی اونچی ہوں بڑا میرا گھرانا
وہ ذات کی گھٹیا ہے، نہیں اُس کا ٹھکانہ
میری سی چمک اُس میں، نہ میری سی دمک ہے
چاندی ہے کہ ہے رانگ، مجھے اِس میں بھی شک ہے
میری سی کہاں چاشنی میرا سا کہاں رنگ؟
وہ مول میں اور تول میں میرے نہیں پاسنگ

چیتھڑا: بوسیدہ کپڑے کا ٹکڑا۔ جھول: ملمع، گلٹ، خول۔ اوچھا: کم ظرف، ہلکا۔ اِترانا: کسی بات پر گھمنڈ کرنا/ رہونا۔ بڑا بول بولنا: غرور کرنا۔ سَہنا: (سین کا فتحہ، نیز سین کا کسرۂ مجہول) برداشت کرنا، جھیلنا۔ مول: دام، قیمت۔ پاسنگ: برابر۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اے دیکھنے والو! تم ہی انصاف سے کہنا
چاندی کی انگوٹھی بھی ہے کچھ گہنوں میں گہنا!
یہ سنتے ہی چاندی کی انگوٹھی بھی گئی جل
اللہ رے ملمع کی انگوٹھی! ترے چھل بل
سونے کے ملمع پہ نہ اِترا مری پیاری
دو دن میں بھڑک اِس کی اتر جائے گی ساری
مت بھول کبھی اصل کو اپنی اری احمق!
جب تاؤ دیا جائے گا ہوجائے گا منھ فق
سچے کی تو عزت ہی بڑھے گی جو کریں جانچ
مشہور مَثَل ہے کہ: ”نہیں سانچ کو کچھ آنچ“
کچھ دیر حقیقت کو چھپایا بھی تو پھر کیا!
جھوٹوں نے جو سچوں کو چڑایا بھی تو پھر کیا!
کھوٹے کو کھرا بن کے نِکھرنا نہیں اچھا
چھوٹے کو بڑا بن کے اُبھرنا نہیں اچھا

گہنا: (گ کا فتحہ مجہول) زیور، جواہرات یا سونے چاندی کی بنی ہوئی چیز۔ جلنا: غصہ ہونا، دل شکستہ ہونا۔ اللہ رے: تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ چھل بل: فریب، شوخی۔ بھڑک اترنا: چمک اترنا۔ تاؤ دینا: گرم کرنا، آگ میں لال کرنا۔ منھ فق ہونا: خوف، حیرت یا بیماری کے سبب چہرے کا رنگ اڑ جانا۔ سانچ کو آنچ نہیں: (محاورہ) سچ کو کوئی ضرر نہیں پہنچ سکتا۔ نکھرنا: چمکنا، سنورنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۵۲ ریل گاڑی

مؤلف

حیواں ہے وہ نہ انساں، جن ہے نہ وہ پَری ہے
سینے میں اُس کے ہر دم اِک آگ سی بھری ہے
کھاپی کے آگ پانی چنگھاڑ مارتی ہے
سر سے دھواں اُڑا کر غصہ اتارتی ہے
وہ گھوُرتی گرجتی بھرتی ہے اِک سپاٹا
ہفتوں کی منزلوں کو گھنٹوں میں اُس نے کاٹا
آتی ہے شور کرتی، جاتی ہے غل مچاتی
وہ اپنے خادموں کو ہے دور سے جگاتی
بے خوف و بے مُحابا ہر دم رواں دواں ہے
ہاتھی بھی اُس کے آگے اِک مورِ ناتواں ہے
آندھی ہو یا اندھیرا، ہے اُس کو سب برابر
یکساں ہے نور و ظلمت اور روز و شب برابر
اُتّر سے لے دَکھّن تک، پورب سے لے پچّھاں تک
سب ایک کردیا ہے، پہنچی ہے وہ جہاں تک

چنگھاڑ مارنا: ڈراؤنی آواز نکالنا۔ گھوُرنا: غور سے نظر جما کر دیکھنا، آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا۔ سپاٹا بھرنا: دوڑ لگانا۔ بے محابا: بے دھڑک، بے خوف۔ مور: چیونٹی۔ ظلمت: تاریکی، اندھیرا۔ پچّھاں: پچّھم۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بجلی ہے یا بگولا، بھونچال ہے کہ آندھی
ٹھیکے پہ ہے پہنچتی، بچنوں کی ہے وہ باندھی
ہر آن ہے سفر میں، کم ہے قیام کرتی
رہتی نہیں معطّل، پھرتی ہے کام کرتی
پردیسیوں کو جھٹ پٹ پہنچا گئی وطن میں
ڈالی ہے جان اُس نے سوداگری کے تن میں
ہر چیز سے نرالی ہے چال ڈھال اُس کی
پاؤ گے صنعتوں میں کمتر مثال اُس کی
برکت سے اُس کی بے پَر پَردار بن گئے ہیں
ملک اُس کے دم قدم سے گل زار بن گئے ہیں
ہم کہہ چکے مُفصّل جو کچھ ہے کام اس کا
جب جانیں تم بتادو بن سوچے نام اس کا
جی ہاں! سمجھ گیا میں، پہلے ہی میں نے تاڑی
وہ دیکھو! آگرے سے آتی ہے ریل گاڑی

بگولا: (ب کا فتحہ) گردباد، گردوغبار لیے ہوئے چکر کھاتی ہوئی ہوا۔ بھونچال: زلزلہ۔ ٹھیکا: ٹھکانا، جائے قرار۔ بچنوں کی باندھی: بچن یعنی: عہد و پیمان؛ بچنوں کی باندھی یعنی: وعدہ کی پابند، عہد پورا کرنے والی۔ معطّل: بے کار، نکما۔ پَر دار بننا: کم وقت میں زیادہ مسافت طے کرنا۔ دم قدم سے: بہ دولت، وجہ سے۔ مفصل: تفصیل سے، واضح طور پر۔ جب جانیں: ہم اُس وقت مانیں گے یا قائل ہوں گے۔ تاڑنا: سمجھ جانا، بھانپنا۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

۵۴ زِراعت

(۱) کھیتی کے کام

آپ نے یہ تو فرمایا تھا کہ کھیتی کے کاموں کو زراعت کہتے ہیں، اب مہربانی فرما کر یہ بتا دیجیے کہ زراعت کے لیے کیا کیا چیزیں ضروری ہیں؟ سنو!

زمین[1]: اول تو بڑی چیز زمین ہے، جو زمین نہ ہو تو کھیت کہاں بنائیں؟ اگر کھیت نہ ہو تو غلّہ جس کے کھانے پر ہماری زندگی کا مدار ہے کیوں کر پیدا ہو؟

ہل[2]: یہ بھی ضروری اوزار ہے جس کے ذریعہ سے کھیت جوت کر مٹی کو ملائم کرتے ہیں، جمی جمائی سخت مٹی میں بیج نہیں بویا جاسکتا، اگر ہل نہ ہو تو تم ہی بتاؤ کھیت کیوں کر جوتیں؟

سَراون[3]: اِس اوزار سے جوتے ہوئے کھیت کے ڈھیلے ٹوٹ پھوٹ کر مٹی باریک ہوتی، اونچی نیچی مٹی برابر ہو کر دب جاتی، اور کھیت چورس بن جاتا ہے۔

بَیل[4]: یہ تو بہت ہی بڑا مددگار ہے، جو بیل نہ ہوں تو ہل اور سراون کون چلائے؟ بیج بونے کے لیے کھیت کیوں کر تیار ہو؟

نوٹ: (۱) فن زراعت میں زمین سے مراد مٹی ہے ایسے کھیت طلبہ کو دکھانے چاہئیں جن کی مٹیاں مٹیار دومٹ اور بھوڑ ہوں۔ (مٹیار: اعلیٰ درجہ کی زمین جس میں ریت نہ ہو۔ دومٹ: وہ زمین جس میں مٹی اور ریت ملی ہوئی ہو۔ بھوڑ: ریتیلی زمین)۔ (۲) جو ہل کسی مقام پر مستعمل ہو طلبہ کو دکھا کر اس کا نام بتانا چاہیے۔ (۳) سراون کو کہیں ہینگا کہیں پٹیلا بھی کہتے ہیں مگر طلبہ کو سراون ہی یاد کرانا چاہیے۔ (۴) بیل بھی دکھانے چاہئیں اچھی ذات اور اچھے کھیت کے اور ان کی ذات اور کھیت بتانا چاہیے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

بیج[1]: اصل چیز یہ ہے جس سے نیا پودا پیدا ہوتا ہے، جو بیج ہی نہ ہوں تو بوئیں کیا خاک؟ پھر تو سب چیزیں بے کار ہیں۔

جُوتائی، بُوائی، سنچائی، نِرائی، کٹائی، مَڑائی (گاہنا) اور اوسائی یہ سب زراعت کے کام ہیں، جو زمین سے پیداوار حاصل کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔

(۲) ہل اور جوتائی

لو دیکھو! یہ ہل ہے جس سے کھیت کی جوتائی کرتے ہیں۔

سارا ہل لکڑی کا بنا ہوا ہے، صرف یہ پھال لوہے کی ہے جس کی نوک زمین میں دھنستی ہے، یہ تو بتایئے ہل کیوں کر چلاتے ہیں؟ آؤ! تم کو ہل چلا کر دکھائیں: دو بیلوں کے کاندھے پر ماچی رکھی، پھر ماچی سے ہل کی یہ لمبی لکڑی ہریس باندھی، ہل کی مُٹھیا ہاتھ میں پکڑ کر بیلوں کو سیدھا ہانک دیا؛ دیکھو! بیلوں کے چلنے سے ہل کی پھال زمین کے اندر اندر آگے بڑھتی ہے، زمین پھاڑتی مٹی کو

نِرانا: نرائی کرنا، باغ یا کھیت سے خودرو گھاس پھونس نکالنا۔ اُوْسانا: (واو غیر ملفوظ) گاہا ہوا اناج ٹوکریوں میں بھر کر ہوا کے رخ کھڑے ہو کر زمین پر گرانا۔

---

(۱) پکا اور گدَّر بیج اچھا ہوتا ہے گھُنا سڑا بونے کے لائق نہیں ہوتا مٹر اور چنے اور گیہوں کے بیج ایک رات اور ایک دن بھگو کر رکھے جائیں جب وہ جمنے لگیں تو ان کا جمنا اور اکھوے کا نکلنا طلبہ کو دکھا یا جائے۔ (گھنا: کرم خوردہ۔ یہ گُھنا - بہ معنی گُھن (کیڑا) لگنا - سے بنا ہے)۔

نوٹ: جو ہل مدرسے کے گرد و نواح میں چلتا ہو وہ طلبا کو دکھایا جائے اس کے پُرزوں کے نام اور کام بتائے جائیں پھر بیلوں کی جوت سے ہل کا باندھنا کھیت میں چلانا اس کے کونڑ کا بننا بھی ضرور دکھانا چاہیے۔

جوتائی کی عمدگی یہ ہے کہ وہ کونڑوں کے بیچ میں بے جوتی زمین (ستر) نہ چھوٹنے پائے کونڑ سیدھی اور اس کی گہرائی یکساں ہو۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

توڑتی ایک نالی بناتی چلی جاتی ہے، اِس نالی کو کونڑ کہتے ہیں؛ بس اِسی طرح سارے کھیت میں ہل چلانے سے جمی ہوئی مٹی اکھڑ کر ٹوٹ جاتی ہے۔

یہ بھی یاد رکھو کہ ایک دفعہ سارا کھیت کھڑا (لمبائی میں) دوسری مرتبہ سارا کھیت آڑا (چوڑائی میں) جوتتے ہیں، کئی بار کی آڑی اور کھڑی جوتائی سے کل کھیت کی مٹی چھ سے لے کر آٹھ انگل تک اکھڑتی اور ٹوٹتی ہے، ہر جوتائی کے بعد سراون چلاتے ہیں، اِس سے کھیت کی اونچی نیچی مٹی برابر ہو کر دب جاتی ہے۔

(۳) سراون اور میائی

سراون کیا ہے؟ یہ ہی لکڑی کی موٹی دَھنّی ہے جس سے کھیت میاتے ہیں۔

سراون کیوں کر چلاتے ہیں؟ اس کے دونوں سروں کے پاس دو کھونٹیاں ہیں: ایک کھونٹی میں ایک ایک یا دو دو بیل رسّی سے باندھ دیتے ہیں، اور ہانکنے والے سراون پر کھڑے ہو کر بیلوں کو ہانکتے ہیں۔

ہانکنے والے سراون کے اوپر کیوں کھڑے ہوتے ہیں؟ ان کے کھڑے ہونے سے یہ فائدہ ہے کہ سراون کے اوپر بوجھ زیادہ پڑتا ہے، جس سے مٹی خوب ٹوٹتی اور دبتی ہے۔

میائی کسے کہتے ہیں؟ سراون میں بیل باندھ کر جوتے ہوئے کھیت میں اس کو چلانا؛ تاکہ کھیت کی مٹی ملائم اور باریک ہو جائے، اِس کام کو میائی کہتے ہیں۔

نوٹ: بعض اضلاع میں سراون کے بدلے کاٹ کا بیلن میائی کے واسطے استعمال کیا جاتا ہے بیلن اور سراون کا کام تو ایک ہی ہے فرق صرف اتنا ہے کہ بیلن سخت چکنوٹ مٹیوں کے لیے اور سراون نرم دومٹ قسم کی مٹیوں کے واسطے مفید ہے اس کام کو سراون دینا میانا ہنگانا پھٹہ یا میڑا دینا بھی کہتے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

یہ بتایئے کہ میائی سے کیا فائدہ ہے؟ میائی سے کھیت کے ڈھیلے ٹوٹتے اور مٹی باریک ہوتی ہے، اونچی جگہ کی مٹی کھسک کر نیچی جگہ آ جاتی ہے اور کھیت چورس بن جاتا ہے، اور مٹی دب جاتی ہے۔

مٹی کو پہلے اکھیڑنا پھر دبانا، اِس سے کیا حاصل؟ مٹی کے اکھیڑنے سے تو یہ مطلب ہے کہ وہ ریزہ ریزہ اور باریک ہو جائے، پھر دبا دینے سے یہ فائدہ ہے کہ کھیت کی رطوبت یا تری جلدی نہیں سوکھنے پاتی۔

کھیت کو بار بار جوتنے اور میانے سے کھیت کی مٹی رس پر آتی ہے، اور کھیت بیج بونے کے واسطے تیار ہو جاتا ہے۔

(۴) بَیل

بتاؤ! یہ کیا جانور ہے؟ یہ تو بَیل ہے، دیکھو! کیا خوب صورت اور محنتی جانور ہے۔

محنتی جانور جیسے: بَیل گائیں، بھینسے اور بھینسیں مویشی کہلاتے ہیں، مویشی زراعت کے کیا کیا کام کرتے ہیں؟ ہل چلاتے ہیں جس سے ہمارے کھیتوں کی جمی ہوئی مٹی ٹوٹتی اور اکھڑتی ہے، سراون چلاتے ہیں جس سے بوئے ہوئے کھیتوں کی مٹی ٹوٹ کر باریک ہوتی اور دبتی ہے، کھیت چورس ہو جاتا ہے، مویشی کنویں سے پانی کھینچتے ہیں جس سے ہمارے بوئے ہوئے کھیتوں کے پودوں کی سنچائی ہوتی ہے،

رس پر آنا: مٹی میں موجود پودوں کی غذا کا دھوپ اور ہوا کے اثر سے ترکیب پانا، اور نمک یا شکر کی طرح زمین کی رطوبت میں گھل کر اِس قابل ہو جانا کہ پودوں کے کام آئے۔

نوٹ: کھیتی کے کام میں بھینسے گھوڑے اونٹ خچر اور کہیں کہیں گائیں اور بھینسیں بھی لگائی جاتی ہیں ہمارے ملک میں تو بیل زراعت کے لیے نہایت ضروری جانور ہے۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

اور وہ اپنی کھاد پانی ہی کے ساتھ زمین سے چوستے ہیں۔

مویشی اور بھی بہت سے کام زراعت کے کرتے ہیں، ہماری کاٹی ہوئی فصل کو ماڑتے (گاہتے) ہیں، جس سے دانہ اور بھوسہ جدا جدا ہوتا ہے، مویشی کھاد بھی ڈھوتے ہیں، جس سے ہمارے کھیت زوردار ہوتے اور بوئے ہوئے پودے غذا پاتے ہیں، ہماری گاڑیاں اور بَہلیاں بھی کھینچتے ہیں، جو مویشی نہ ہوں تو ہمارے بہت سے کام معطّل رہیں۔

(۵) بیج اور بوائی

تم بتا سکتے ہو بیج کیا چیز ہے؟ بیج دانے ہیں جو پھلوں کے اندر ہوتے ہیں، اِن کے بونے سے نیا پودا اُگتا ہے، اچھا! بوائی کسے کہتے ہیں؟ بیج کو نرم و باریک مٹی میں دبا دینا بوائی کہلاتا ہے۔

بیج بونے کے کیا کیا طریقے ہیں؟ ایک تو اس طرح بویا جاتا ہے کہ تیار کھیت میں بیج کو ہاتھ سے چھیٹ دیا اور ہل چلا کر مٹی میں دبا دیا، اِس کو چھیٹواں بوائی کہتے ہیں؛ مگر زیادہ تر اِس طرح بوتے ہیں کہ تیار کھیت میں ایک آدمی تو ہل

بَہلی: یکّے کی مانند بیلوں کی چھوٹی گاڑی۔

نوٹ: نائی ہل ایک چھوٹا ہل ہے جس میں عموماً پھال نہیں ہوتی اس میں ایک نلکی باندھ دیتے ہیں جس کو بخارا کہتے ہیں اس میں اناج ہاتھ سے ڈالتے جاتے ہیں اناج کونڑ میں برابر گرتا ہے اور اس پر مٹی پڑ جاتی ہے خشک موسم اور خشک زمینوں میں اس ہل سے بیج بونا اچھا ہے۔
ضلع علی گڑھ اور ضلع آگرہ میں اس کا استعمال بہت ہے بخارے کو ورنا بھی کہتے ہیں۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

چلاتا ہے، دوسرا آدمی ہل کے پیچھے کونڑ میں بیج ڈالتا جاتا ہے، اِس کو کونڑواں بوائی یا ہل کے پیچھے بوائی کہتے ہیں۔

سب سے بہتر طریق یہ ہے کہ سیدھی قطاروں میں بیج بویا جائے، اول ہل چلا کر کھیت میں سیدھی کونڑیں بناؤ، اور برابر دوری پر بیج کو ہاتھ سے ڈالتے چلے جاؤ، پھر سراون چلا کر کھیت کی مٹی برابر کرو، اِس کو لین کی بوائی کہتے ہیں۔ نائی ہل سے بھی بیج خوب بویا جاتا ہے، اِس کے سوا اور بھی اوزار ہیں جن سے بیج اچھی طرح بو سکتے ہیں، بونے والے کو بھی آرام ملتا ہے اور بیج بھی خراب نہیں ہوتا۔

یاد رکھو! اچھے بیج کا پودا بھی اچھا ہی ہوتا ہے؛ اِس لیے کھیت میں اچھا اچھا بیج چُن چھانٹ کر بونا چاہیے، اور بونا بھی اس انداز سے کہ بیج برابر پڑے: ایسا نہ ہو کہ کہیں زیادہ کہیں کم، اگر بیج برابر نہ پڑے گا تو پودے کہیں گھنے ہوں گے کہیں چھِدرے، یہ بھی لحاظ رہے کہ بیج یکساں گہرائی میں دبایا جائے؛ ورنہ بیج آگے پیچھے جمیں گے، اور اسی طرح آگے پیچھے پک کر تیار ہوں گے۔

(۶) کھاد

تم جانتے ہو! کھاد کس کو کہتے ہیں؟ جی ہاں! کھاد پودے کی غذا ہے جس کو جڑیں زمین سے لیتی ہیں۔

یہ بتاؤ! کھاد جو پودے کو زمین سے ملتی ہے تو کس حالت میں؟ پودے کو اُس کی کھاد زمین سے اُسی حالت میں مل سکتی ہے جب کہ وہ پانی میں گھُلی ہوئی ہو۔

چھدرا: چھیددار، فرق سے؛ جیسے: چھدرے بال، چھدری گھاس۔

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

فرض کرو: زمین بالکل خشک ہوجائے، تری نام کو نہ رہے تو پودے کی کیا کیفیت ہو؟ پھر تو سب پودے سوکھ ساکھ کر مرجائیں، بس پانی کیا ہے؟ گویا پودوں کی کھاد ہوتی ہے۔

کیا سب زمینوں میں پودے کی کھاد ہوتی ہے؟ بے شک اچھی زمینوں میں تو ضرور ہوتی ہے، اِن کو قابل زراعت یا کھتار زمینیں کہتے ہیں؛ لیکن بعض میں نہیں بھی ہوتی، اِن کو نا قابل زراعت یا اُوسر زمینیں کہتے ہیں۔

زمین میں کھاد کہاں سے آتی ہے؟ مرے ہوئے پودوں سے، اِن کے حصوں سے جیسے پتیاں ہیں، جانوروں کے گوبر اور مینگنی سے، مرے ہوئے جانوروں کے سڑنے گلنے سے کھاد زمین میں جمع ہوتی رہتی ہے۔

زمین میں گڑھے کھودتے ہیں، پھر نباتی اور حیوانی چیزیں اُن میں بھر کر بند کر دیتے ہیں، تو وہ چیزیں سڑ گل کر آخر کار کھاد بن جاتی ہیں، اِس کھاد کو ہم کھیتوں میں دیتے ہیں، کھیتوں میں کھاد کو برابر برابر پھیلاتے، پھر ہل سے جوت کر مٹی میں ملا دیتے ہیں۔

اُوسر: بنجر زمین جس میں کچھ نہ پیدا ہوتا ہو۔

نوٹ: پودے جس چیز کو مٹی سے لے کر پرورش پاتے ہیں اُسی کو کھاد کہتے ہیں جب تک کھاد زمین میں رہتی ہے پودے اُس پر اُگتے اور بڑھتے ہیں جب زمین میں کھاد باقی نہیں رہتی تو وہ بنجر یا اُوسر ہوجاتی ہے اصل چیز جس پر زمین کی قدر و قیمت ہوتی ہے وہ پودے کی کھاد ہے اور کھاد زمین میں اُسی وقت جمع ہوتی ہے جب کہ زمین کُھدی ہوئی ہو اور دھوپ میں رہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551

My Telegram Channel : New Madarsa

IDARATUSSIDDEEQ
P.O.DABHEL, DIST. NAVSARI,
GUJARAT, INDIA (396415)
CELL & : +91 9913319190 / 9904886188
Email:idaratussiddiq@gmail.com

Website: NewMadarsa.blogspot.com
9045272713, 9359351551